مصنف — بابر سلطان قادری

حقائق ہمزاد

مصنف — بابر سلطان قادری

آپ عمل ہمزاد، نورانی یا سفلی جو بھی اپنی پسند کا " **حقائق ھمزاد**" سے کرنا چاہیں بصد شوق انتخاب کرکے حسب شرائط کر سکتے ہیں۔ لیکن عملیات کا مسلمہ اصول ہے۔ عمل جلالی ہو یا جمالی اگر اس کو کسی عامل کامل سے اجازت لے کر کیا جائے تو اس میں یقینی طور سے کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔ محنت اکارت اور ضائع جانے کا احتمال ختم ہو جاتا ہے۔

آپ بھی " **حقائق ھمزاد**" میں سے کوئی عمل کرنے سے پہلے عامل شاہ زنجانی ثانی صاحب قبلہ سے اجازت نامہ اور دیگر ہدایات حاصل کرلیں تو یہ آپ کے لئے کلید کامیابی اور بحفاظت عمل ہمزاد کا ضامن ہوگا۔

منیجر شعبہ روحانیات

ادارہ روحانی ماہنامہ آئینہ قسمت

لاہور / کراچی

قارئین روحانیات کے لئے ہم اس سے قبل کتاب " تسخیرات ہمزاد" شائع کر چکے ہیں جو کہ مقبول عام ہے۔ اپنے جسم لطیف "ہیولا" یا ہمزاد کی تسخیر کا تصور ہر مذہب وملت اور قوم میں پایا جاتا ہے۔ اس کی تسخیر کے کئی طالبین کا دنیا بھر میں مقبول عام ہیں۔ جواں سال **بابو سلطان** نے اپنے سوال کے مطالعہ کے بعد تسخیر ہمزاد کے سلسلے میں روحانی ماہنامہ آئینہ قسمت لاہور کے لئے مضامین لکھے جنہیں ہم نے بہت پسند کیا اور کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ کیا۔

آج آپ کی خدمت میں **حقائق ھمزاد** کے نام سے کتاب پیش کرکے روحانی خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ ایسے افراد جن کی تسخیرات ہمزاد پڑھ کر تھوڑی بہت تشنگی رہ گئی ہو وہ **حقائق ھمزاد** کے مطالعہ سے پوری ہو جائے گی۔ اس کتاب کو پڑھ کر اپنی نیک آرا سے نوازیں تاکہ آپ کی روحانی خدمت کے لئے ہم جس طرح شب و روز مصروف ہیں اس میں اور نکھار پیدا کرسکیں۔

دعاگو

عامل شاہ زنجانی ثانی

۲۵ ستمبر ۱۹۹۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بابر سلطان ہمارا روحانی فرزند ہے اللہ اسکے مدارج بلند فرمائے اس نے ضد کی ہے کہ تسخیر ہمزاد پر کتاب ضرور لکھے گا جبکہ ہم نے اسے اس بات سے باز رکھنے کی بہت کوشش کی اب اس پر طرّہ یہ کہ مجھ جیسے حقیر گمنام فقیر کو اس کتاب پر رائے لکھنے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ یہ ہمارا پیارا بچہ ہے اور اسکی بات رد کرنے کو جی نہیں چاہتا مگر برائے مہربانی اس حقیر کو گمنام ہی رہنے دیا جائے اور کوئی صاحب ہمزاد کے سلسلہ میں ہم سے رابطہ قائم نہ کریں۔ یہ تو عزیزم بابر سلطان کی محبت ہے جو ہمیں اس کتاب پر رائے زنی کرنے کے لئے مجبور کر رہی ہے۔ اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس۔ نفس کلیہ جو اس پوری کائنات کا مجموعہ ہے اور اس پوری کائنات کا جو نفس اور روح ہے اسے نفس کلیہ کہا جاتا ہے۔ اسی نفس کلیہ کے تنزلات سے مختلف اشیاء اور مظاہر وجود میں آئے ہیں اور اسی نفس کلیہ تک پہنچ جانا وحدت الوجود کا اصل منبع ہے۔ نفس کلیہ حق سبحانہ وراءالورا ثم وراءالورا کی وجوہ میں سے ایک وجہ خاص ہے۔

اسی وجود کل نفس کلیہ کے تنزلات میں سے انسان کا نفس ناطقہ ہے۔ نفس ناطقہ انسان کے اندر ایک آئینہ کی طرح ہے جو ہر اچھے اور برے اثرات کو اخذ کرتا ہے۔ اور ہر اچھی اور بری چیز کا اثر قبول کرتا ہے۔

روح ہوائی اسی نفس ناطقہ کے تحت ہے۔ اس نفس ناطقہ کی وسعت کو بیان کرنا [illegible] کام نہیں ہے یہ تمام چیزوں کی اصل ہے اور تصوف و سلوک میں بھی اسی کی

اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ اسی نفس ناطقہ پر تصور توجہ اور خیال کی قوت کے اثرات ہوتے ہیں۔ یہ نفس ناطقہ ہر طرح کے اثرات کو قبول کرتا ہے اور ان اثرات کو قبول کر کے اسکا نتیجہ بھی فوراً ظاہر کرتا ہے۔

اس میں عجیب قوت پوشیدہ ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نور کا مظہر ہے۔ اسکے بے حد مدارج ہیں۔ اور اس کی لطافت کی بے شمار تہیں ہیں۔ جب لطافت کی ایک تہہ اترتی ہے تو دوسری ظاہر ہو جاتی ہے اور جب دوسری اترتی ہے تو ایک اور اس سے بھی لطیف تہہ برآمد ہوتی ہے حتیٰ کہ لطافت کی انتہا میں یہ نفس اللہ کے دیدار اور مشاہدہ میں دوام [illegible] ہو جاتا ہے جس طرح لطافت کی مختلف تہیں ہیں اسی طرح اس نفس ناطقہ کی [illegible] کی مختلف تہیں ہیں۔ جب اس میں برے عوامل سے برے اثرات اپنا اثر مرتب [illegible] اسفل سافلین تک پہنچ جاتا ہے نفس ناطقہ کی اس قدر تشریح اور اسے [illegible] کے بعد اب ہم ہمزاد کی طرف آتے ہیں۔ ہمزاد دراصل کئی طریق [illegible] سب میں اصولی باتیں ایک سی ہیں مگر فروعی اختلاف بہت ہیں

[illegible] ہمزاد اول ریاضت سے نفس ناطقہ میں ایک صورت منقش کر دینا جس سے [illegible] توجہ، تفکر، خیال اور ارادہ کی مسلسل تکرار سے نفس ناطقہ میں ایک خاص صورت [illegible] بیٹھ جاتی ہے اور پھر یہ صورت ظہور پکڑتی ہے۔

[illegible] الفاظ کے اور آیات کے اثرات کے ساتھ ساتھ توجہ اور تصور کی قوت نفس ناطقہ [illegible] ہو جاتی ہے اور صورت ظہور میں آتی ہے جسے تسخیر ہمزاد کہا جاتا ہے

[illegible] آیت یا الفاظ کی تاثیر سے نفس ناطقہ نفس کلیہ سے اصول الٰہیہ کے تحت ایک قوت حرکت میں آتی ہے مگر اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ پہلے الفاظ یا آیت کا

نقش نفس ناطقہ میں اچھی طرح سرائیت کر جائے۔

اب یہ تین درجات ہوئے نفس ناطقہ پر ہمزاد کی تاثیر مرتب کرنے کے اسی طرح سفلی اعمال میں نفس ناطقہ پر کثیف اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ظلماتی قوت کلیہ حرکت میں آکر ظہور کرتی ہے۔

ہمزاد اسی طرح کا ہوتا ہے جس طرح کے اثرات نفس ناطقہ میں جاگزیں کیے جائیں کسی بات کو نفس ناطقہ میں جاگزیں کرنے کا نام عمل ہے۔ نفس ناطقہ میں کوئی بات اس وقت نقش ہوتی ہے جب کسی بات کو صمیم قلب سے سوچا جائے اور اعتقاد و یقین سے اس پر دن رات عمل کیا جائے اور ایک ہی توجہ میں غرق رہا جائے۔

یہ بات خواہ ہمزاد یا سفلی قوتوں کے حصول کے لئے ہو یا خدائی قوتوں کیلئے لیکن ہمزاد والا یا تسخیرات و اعمال والا راستہ اختتام پذیر ہے مگر الٰہی طاقتوں والی شاہراہ ناقابل اختتام ہے اور بہترین انجام ہے۔ اب اگر ایک شخص یقین و اعتقاد اور صمیم قلب و خشوع خضوع سے دن رات شریعت مطہرہ پر عمل کرتا ہے اور روزہ نماز ادا کرتا ہے ہمہ وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتا ہے ذکر اذکار کو اپنی زندگی کا حاصل بناتا ہے تو یقینی طور پر اسکے نفس ناطقہ میں ایک عظیم لگن پیدا ہوگی جو مشاہدہ الٰہی کا سبب بنے گی اور اگر دوسرا شخص دن رات ہمزاد کے خیال میں غرق رہتا ہے تو یقیناً ایک روز مشاہدہ ہمزاد کا موجب بنے گا

احقر العباد

سید حیدر شاہ سروری قادری عفی اللہ عنہ

فیضان نظر

سلطان العارفین حضرت باہوؒ

ارشاد عالی

آدمی کے وجود میں چند باطنی جسم ہیں۔ اور ان جسموں کی کئی قسمیں ہیں اور ہر قسم کے مطابق اسکا ایک اسم ہے۔ کیونکہ آدمی کا اپنا وجود باطنی خزانے پر مثل طلسم ہے۔ اس طلسمی جسم کا معمہ صاحب طلسم بذریعہ اسم حکمت کھول دیتا ہے۔ اور دولت و نعمت باطنی لے لیتا ہے۔ وہ باطنی جُسے مفصلہ ذیل طور پر ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض جُسے مثل روحانی بعض جُسے زندہ قلب یا حیات جاودانی بعض جُسے غرق فنافی اللہ اور مقام قرب ربانی۔ بعض جُسے دوام صاحب مطالعہ علم علوم از کتاب مطول معرفت حیّ قیوم درورق تجلی برتی تجلی برق انوار رحمت درس دیدار خوانی۔ بعض جُسے صاحب عقل و شعور و ملت انسانی۔ بعض جُسے ناسوتی مردہ دل مطلق نفسانی۔ بعض جُسے پُر خطرات وسوسہ واہمات کمین گاہ خناس خرطوم شیطانی بعض جُسے مشغول اکل و شرب و شہوت مثل گاؤ خر احمق حیوانی۔ بعض جُسے مشرف دیدار شرک و کفر سے بیزار مطابق شرع شریف محمدی مسلم عارف صاحب عیانی۔ بعض جُسے بدخصلت العادۃ لا یرد الا بالموت مثل طفل نادان ان مذکورہ بالا جسموں میں سے ہر ایک اپنے عمل کے لئے پیشوا ہے۔ اور مستحق جزا و سزا ہے جو شخص چاہے کہ مطلق بے حساب و بے حجاب ہو کر جملہ ثواب ایک ثواب میں حاصل کرے اور نور ایمان سے منور ہو کر سیدھا بہشت میں داخل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ لگن سے کلمہ طیب پڑھے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ لیکن عام طور پر لوگوں کا جسم دو طرح پر ہوتا ہے اول جلالی دوم جمالی اے عالم حکیم عارف عاقل اور اے احمق غافل جاہل سن لے لا تکلم کلام الحکمۃ عند الجھل یعنی ایسی حکمت کی باتیں جاہلوں کے سامنے نہیں بیان کی جاتیں

دیکھنا بے سر ہے دیدار خدا
سر کی آنکھوں سے مشکل دیکھنا
چشم مخلوق کہاں دیکھے اسے
اس کو نوری آنکھ سے ہی دیکھئے
جُسے نو ہوتا ہے عارف پادار
ہوتے ہر جُسے میں ہیں جُسے بے شمار

واضح ہو کہ مرتبہ **موتوا قبل ان تموتوا** کی شرح یہ ہے کہ اس مرتبۂ موت کو معرفت بھی کہتے ہیں اور اسکو حیات القرب لمشاھدۃ الانوار اور شرف دیدار بھی کہتے ہیں اہل ناسوت نفسانی لوگ جب مرتے ہیں تو قبر میں انکا جُسہ گندہ خراب اور معذب ہو کر خاک و خاکستر اور نابود ہو جاتا ہے۔ لیکن عارف اہل لاہوت لامکان کا باطنی جسم یعنی لطیفۂ قلب زندہ اور جسم نوری روح القدس پاک زیر خاک صحیح سلامت قبر میں شاداں و مسرور ہوتا ہے۔ اور مجلس انبیاء و اولیا میں دوام حضور ہوتا ہے۔ اس موت کو قرب المعبود کہتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی نظر میں عالم حیات اور عالم ممات برابر ہوتے ہیں۔ بلکہ عالم حیات سے عالم ممات میں انکا درجہ بسبب قرب الٰہی زیادہ بڑھ جاتا ہے

الا اِنّ اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من الدار الی الدار ٥ اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلے جاتے ہیں۔ جو عارف عالم حیات میں عالم ممات کے مدرجات اور مقامات حاصل کر لیتا ہے وہ فقیر درویش واصل باللہ ہو جاتا ہے اللہ بس ماسوائے اللہ ھوس۔

عارف باللہ کے وجود سے ۹ نو جُسے باہر آتے ہیں۔ چار جُسے نفس کے
۱۔ نفس امارہ کا جسم ۲۔ نفس لوامہ کا جسم ۳۔ نفس ملہمہ کا جسم ۴۔ اور جُسہ نفس مطمئنہ + اور تین جُسے قلب کے ہیں۔ ۱۔ قلب سلیم کا جسم ۲۔ قلب منیب کا جسم ۳۔ قلب شہید کا جسم + اور دو جُسے روح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ جُسہ روح جمادی ۲۔ جُسہ روح نباتی
جب تمام جُسے اہل جُسہ کے ساتھ ہمکلام ہوتے ہیں اور ہم صحبت ہوتے ہیں ایک جُسہ غیب الغیب جسے جُسۂ توفیق الٰہی کہتے ہیں مثل تجلی برق انوار نمودار ہو جاتا ہے۔ نورالھدیٰ۔ ان مراتب کو جو حضرت سلطان العارفین مرشد نورالھدیٰ نے بیان فرمائے ہیں تمسخر سے نہ دیکھ اس بیان پر یقین کر اور بار بار پڑھ کر ذھن نشین کرے۔

نور علیٰ نور

ارشاد نورانی

حضرت فقیر نور محمدؒ سروری قادری کلاچوی
انسان کے اندر مختلف غیبی لطیف جُسے ہوتے ہیں ان میں سے جس غیبی لطیف جُسے کو زندہ اور بیدار کر کے اس کی باقاعدہ طور پر معنوی تربیت کی جائے تو اس میں بڑی باطنی قوت اور روحانی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ نفس کے لطیفے اور باطنی جُسے الگ ہیں اور قلب کے ملکوتی جُسے علیحدہ ہیں اسی طرح روح کے روحانی لطائف الگ ہیں۔ اسی طرح سرّ خفی واخفی اور انا کے لطیف در لطیف غیبی جُسے ہوتے ہیں۔ حال ہی میں اہل یورپ نے انسان کے اندر ابتدائی لطیفہ نفس کا پتہ لگایا ہے جُسے نفس تحت الشعوری یا سب کانشس مائنڈ (SUBCONSCIOUS.MIND) کہتے ہیں۔
مسمریزم اور ہپناٹزم کا ماہر یعنی ایک قوی توجہ عامل اپنے سے کمزور شخص کو معمول بنا کر اسے توجہ اور پاسنگ کے ذریعے مقناطیسی اور مصنوعی نیند سلادیتا ہے۔ اور اس کے اندر لطیفہ نفس کی باطنی شخصیت کو بیدار کر دیتا ہے یہ باطنی شخصیت چونکہ غیبی عقل اور ادراک سے بہرہ ور ہوتی ہے اور اسے غیبی روحانی طاقت حاصل ہوتی ہے اس لئے عامل اس سے بڑے بڑے کام نکالتا ہے۔ اس کے ذریعے وہ لوگ سلب امراض کرتے ہیں اور ماضی مستقبل کے حالات اور مخفی واقعات معلوم کرتے ہیں علاوہ ازیں یورپ میں اسی باطنی

شخصیت کے ذریعے اور واسطے سے ایک نیا علم ایجاد ہوا ہے جسے سپرچولزم یعنی علم روحانیت کہتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے اندر فطری اور پیدائشی طور پر یہ لطیفہ زندہ اور بیدار ہوتا ہے جسے یہ لوگ میڈیم یعنی وِسط کہتے ہیں۔ میڈیم کے جُسّے پر ایک غیبی روح مسلط ہوتی ہے جسے ہم اپنی اصطلاح میں جن بھوت یا ہمزاد کہتے ہیں۔ اور وہ لوگ اسے سپرٹ یعنی متوفی کی روح بتاتے ہیں۔ اور گائڈ سپرٹ بھی کہتے ہیں۔ میڈیم یعنی وِسط پر اس جن یا روح کو مسلط کرنے کے لئے گانا بجانا یا قوالی کی جاتی ہے۔ اس طرح وہ جلدی حاضر ہو کر میڈیم یا وِسط پر مسلط ہو جاتا ہے۔ میڈیم اور وِسط خواہ مرد ہو یا عورت اکثر اس جن بھوت اور روح کے استیلاء سے بے ہوش ہو جاتا ہے اور وہ جن بھوت یا روح اسکے منہ سے بولتی ہے اور ہر کام کرتی ہے۔ ہمارے ملک میں بھی اس عمل کا رواج ہے اور لوگ اس جن بھوت سے بعض غیبی باتیں پوچھتے ہیں یعنی بعض گمشدہ اشیا، یا بعض امراض کی دوا وغیرہ دریافت کرتے ہیں۔

یورپ کے لوگوں نے اس سفلی عمل کو بہت ترقی دی ہے اور اسے ڈو یلپ کیا ہے یورپ کے لوگ شیاطین جن اور ملائکہ وغیرہ کو نہیں مانتے وہ انہیں مردہ اور متوفی لوگوں کی روحیں کہتے ہیں۔ جو زندہ لوگوں پر کسی نامعلوم وجہ سے مسلط ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ یہ روحیں خود حلقوں میں آکر بتاتی ہیں کہ ہم فلاں متوفی کی روح ہیں۔ اگر بالفرض وہ کوئی سفلی روح بھی ہو تو وہ متوفی انسان کا کوئی لطیف غیبی سفلی جُسہ یا اسکا ہمزاد ہو گا جو موت کے بعد رہ جاتا ہے۔

اور قبرستان اور مرگھٹ میں کچھ مدت تک پھرتا رہتا ہے۔ اور کبھی کبھار متوفی کے کسی خویش واقارب پر یا کسی غیر شخص پر مسلط ہو جایا کرتا ہے۔ یہ انسان کا اصلی روحانی جُسہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حدیث میں آیا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ پیدائش کے وقت ایک جن شیطان پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اس کا ایک لطیف جسم ہوتا ہے چنانچہ صحابہ نے آنحضرت صلعم سے دریافت کیا کہ آپؐ کے ساتھ وہ شیطان اور جن پیدا ہوا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں میرے ساتھ بھی ایک شیطان پیدا ہوا ہے لیکن میرا جن شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ غرض یہ وہی چیز اور غیبی جُسہ ہے جسے یورپ کے سپرچولسٹ

(SPIRITUALIST) اپنے روحانی حلقوں میں حاضر کرتے ہیں۔ اور ان سے طرح طرح کے کام لیتے ہیں۔ اسی لطیفے کی تربیت (DEVELOP) کر کے روشن ضمیری حاصل کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعے سے لوگوں کو ماضی اور مستقبل کے حالات بتاتے ہیں۔ اس کو انگریزی میں (CLAIRVEYANCE) کلیروائنس کہتے ہیں۔ بعض میڈیم کسی چیز کو ہاتھ میں لیکر اگلی پچھلی ساری تاریخ بتا دیتے ہیں۔ اس علم کو (PSYCHOMETRY) کہتے ہیں۔ بعض میڈیم روحوں کو حاضر کرتے ہیں اور ان سے کلام کرتے ہیں۔ کبھی تو روح میڈیم یعنی عامل کی زبان پر بولتی ہے گاہے علیحدہ بلاواسطہ آواز سے کلام کرتی ہے۔ یورپ میں اس علم کا بڑا چرچا ہے۔ گھر گھر اسکی سوسائٹیاں ہیں روحیں ان کے حلقوں میں آتی جاتی ہیں ہم کلام ہوتی ہیں بند مقفل کمروں کے اندر باہر کی چیزیں لا کر ڈال دیتی ہیں اور اندر کی چیزیں باہر لے جاتی ہیں۔ ان روحوں کی ملموس مجسم صورتوں کے باقاعدہ فوٹو لئے جاتے ہیں۔ ان حالات و واقعات اور اس علم کے عینی مشاہدات اور تجربات کی ہزاروں کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور بے شمار رسالے اخبارات اس علم کی اشاعت میں مصروف ہیں۔

[illegible] نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ از حق نمائے نور الہدیٰ [illegible] سلطان العارفین سلطان باھوؒ۔ اگر ان باتوں کا بغور آپ مطالعہ کریں تو اجمالاً ہمزاد کو سمجھ لیں گے

از مصنف

گفت مصنف

فی زمانہ جسقدر عملیات و روحانیت کا زور ہے اسی قدر مادیت اور دہریت پروان چڑھ رہی ہے۔ روحانیت سے بیزاری پائی جاتی ہے۔

بعض نفوس قدسیہ جن میں ازلی روحانی استعداد ودیعت ہے وہ روحانیت کی طرف راغب ہیں۔ اور اپنے اصل ورثہ علم آدم الاسماء کلھا کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔

اور بعض نفوس رذیلہ ظلماتی روحانیت کی تکذیب اور مادیت کی افادیت کو روحانیت پر سبقت دینے میں سرگرم ہیں۔

گویا یہ دور ایک میزان کی حیثیت رکھتا ہے اس میں دونوں قوتیں اپنی پوری آب و تاب سے سرگرم عمل ہیں اور اس میں دونوں قسم کے افراد موجود ہیں۔ اگرچہ فی زمانہ روحانی اقدار بہ نسبت مادیت کے اتنی بلند نہیں ہیں تاہم جسقدر بھی ہیں وہ ان مادی علوم کی برابری کر سکتی ہیں اور کر رہی ہیں روحانی علوم ہمارے آباؤاجداد کا ورثہ ہیں۔ اور بعض نیک طینت نفوس اس ورثہ کی حفاظت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کئے ہوئے ہیں اور بعض بد طینت نفوس روحانیت کا سوانگ رچا کر "پدرم سلطان بود" کے مصداق روحانی اقدار کو گندہ کر رہے ہیں۔ دراصل یہی لوگ عوام الناس کی گمراہی کا اصل سبب ہیں اور جو کچھ تھوڑی بہت کسر باقی بچی تھی اسے مادہ پرست عفریتوں نے پورا کر دیا اور ان دو عظیم عفریتوں کے مسلسل حملوں سے جو پونجی ہمارے پاس بچی ہے وہ اتنی قلیل ہے کہ ہم صرف اس وراثت روحانی کی لاج رکھ سکتے ہیں۔

یہ تصنیف لکھنے کا میرا واحد مقصد اسی باقی ماندہ قلیل روحانی ورثہ کے ایک شعبہ سے عوام الناس کو دعوت عمل دینا ہے۔ اگرچہ روحانیت کا موضوع بہت بلند ہے اگر کسی صاحب نے اصل روحانی اقدار کو اپنانا ہو تو آجکل روحانی کتب کثرت سے دستیاب ہیں ان کا مطالعہ کریں بالخصوص عرفان حصہ اول و دوئم مصنف جناب نور محمد کلاچوی" اور لوح و قلم مصنف جناب بابا قلندر اولیاء" سیف الرحمن ' اللہ جل شان۔ حق سبحان مصنف جناب نور محمد جلالپوری

اگر آپ نے اس کتاب کے مندرجات پر غور کر کے انہیں سمجھ لیا اور اس پر عمل کیا تو امید ہے کہ آپ مادہ پرستوں کی مادیت کی حقیقت جان لیں گے فی زمانہ روحانیت کے بہت سے شعبے منظر عام پر آئے ہوئے ہیں جن میں خاص طور پر تصوف ' علوم سریہ یعنی عملیات ' نجوم۔ جفر۔ رمل۔ علم الحروف۔ علم الاعداد۔ علم روحانیت۔ وغیرہ جن میں عملیات کا ایک خاص شعبہ تسخیرات بھی ہے۔ تسخیرات میں مختلف طرح کی تسخیرات ہوتی ہیں جس میں۔ تسخیر ملائکہ۔ تسخیر ہمزاد۔ تسخیر ارواح۔ تسخیر افلاک۔ تسخیر ارواح

خبیثہ۔ تسخیر اجنہ۔ وغیرہ آجکل لوگ ہمزاد سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور یہ تسخیرات میں سے تسخیر کا ایک اعلیٰ شعبہ ہے اس لئے ہم اس کتاب میں باقی تسخیرات سے بحث نہیں کریں گے بلکہ ہمزاد کے موضوعات پر روشنی ڈالیں گے۔ ہم نے کتاب میں مختصراً" سب ضروری موضوعات کو درج کر دیا ہے اس میں ایک بھی چیز محض اوراق کے اضافہ کے لئے نہیں لکھی گئی اگر آپ نے اس کتاب کا دن رات ژرف نگاہی سے مطالعہ جاری رکھا تو مختلف حقائق سامنے آئیں گے اور آپ عمل ہمزاد کی اصل روح کو سمجھ لیں گے۔ میری استدعا ہے کہ جب تک کوئی شخص اس کتاب کو کم از کم تین بار از اول تا آخر مکمل نہ پڑھ لے عمل ہمزاد شروع نہ کرے ہم نے بہت مختصراس کتاب میں بیان کیا ہے اور طالب کی فہم پر انحصار کیا ہے کہ وہ ہماری مختصریات کو تفصیلاً" سمجھ لے۔

آج بازار میں بیسیوں کتب ہمزاد پر ملیں گی ان میں کیا ہے یہ ہم اور آپ بخوبی سمجھتے ہیں۔ اس کتاب میں سابقہ سب کتب سے صرف نظر کرتے ہوئے بھرپور تحقیقی نظر سے موروثی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے صاحب علم آباؤ اجداد کی لسان گوہر فشاں سے نکلے ہوئے الفاظ کے پیش نظر اصول و قوانین مندرج کئے گئے ہیں۔ ان پر عمل [illegible] کامیاب ہو گا اگر مجھ سے کسی طرح کی وضاحت مطلوب ہو تو میں حاضر

بابر سلطان

پی او بکس 846 فیصل آباد

ہمزاد کیا ہے؟

ہمزاد کی تعریف قریباً سب کتب میں ایک سی درج ہے۔ سوائے فروعی اختلافات کے جو کہ بے بنیاد ہیں۔ ہم اپنی اس کتاب میں ہمزاد کی مکمل اور جامع تشریح کریں گے تاکہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ کو مزید معلومات کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ہمزاد

کی مجموعی طور پر چار اقسام ہیں۔ ہمزاد چار طرح کا ہوتا ہے قبل اسکے کہ ہم ہمزاد کی اقسام بیان کریں ضروری خیال کرتے ہیں کہ ہمزاد کا وجود ثابت کریں۔ لیکن چونکہ یہ ایک فروعی قسم کی بحث ہوگی جو آپکو دیگر کتب میں بھی مل سکتی ہے۔ اس لئے ہم اختصار سے کام لیں گے۔ ہمزاد کے مختلف نام ہیں۔ عبرانی میں اسے ' لیت ' اور کئی دیگر ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ عربی میں قرین ' ہمزات وغیرہ سنسکرت میں سایہ (اسکے عمل کو سایہ پرشی) ' فارسی میں ہمزاد اور اردو میں بھی اسے ہمزاد ہی کہتے ہیں۔ بعض ہمنام بھی کہتے ہیں اسلام میں صوفیہ کرام اسے جسم لطیف روح حیوانی، جسم مثالی وغیرہ کہتے ہیں۔

یوں تو انگریزوں کے مذہب سپرچولزم میں اس کی حقیقت کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ اور فن از خود نویسی میں بعض دفعہ اپنی روح یعنی ہمزاد کی طرف سے بھی اطلاعات موصول ہوتی ہیں۔ یہ نیا مذہب سپرچولزم کیا ہے اس کا تعارف تو ہم شائد آئندہ صفحات میں مختصراً کرائیں۔ لیکن یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ ہمارے آجکل کے نام نہاد عاملوں سے کئی گنا آگے ہے اور ہماری روحانیت کی ابتدائی سیڑھی کے قریب ہے۔ ہم لوگ اپنے آباؤ اجداد کے ودیعت کردہ علوم کو فراموش کر چکے اور یورپ کے بیان کردہ لفظوں کو سچ خیال کرتے ہوئے اپنے آباؤ اجداد کو کم فہم، توہم پرست اور دقیانوسی خیالات کے گردانا اور یورپ کے بیان کردہ سحری الفاظ کے سحر کی بدولت اپنے علوم سے پہلوتہی کی۔ جبکہ وہی یورپ والے آج انہی علوم کو مان رہے ہیں جو ہمارے آباء ارشاد فرما گئے۔ اور یہ لوگ اپنے خیالات میں ترمیم کر چکے ہیں اور تسلیم کر چکے ہیں کہ ہمارے اس مادی عالم کے علاوہ بھی کوئی روحانی عالم ضرور ہے جو ہماری فہم سے بالا تر ہے۔ لیکن ہمارے لوگ ابھی تک انہی سحرانگیں خیالات کے سحر میں مسحور ہیں جو یورپ نے اپنی ایجادات دکھا کر ہمارے علوم کے متعلق ہمارے لوگوں کے اذہان میں ڈالے تھے۔ ہمزاد کو انگریزی میں Twin angel اور "ڈبلی کیٹ "کہتے ہیں۔

قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر اسکا ثبوت مل سکتا ہے۔ عربی میں ایک لفظ ہے " زوج " جس کے معنی ہے جوڑا یا دو اور ایسے عدد کو بھی زوج کہتے ہیں جس کے دو برابر حصہ ہو سکیں اور زوج بیوی کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ مرد کا ایک حصہ ہے نر و مادہ کو بھی

زوج کہا جاتا ہے اور کسی چیز کے ایک جیسے جوڑے کو جن میں نر و مادہ کی تخصیص نہ ہو اسے بھی زوج کہا جاتا ہے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے **وانہ خلق الزوجین الذکر والانثی** ترجمہ:۔ اور وہی پیدا کرتا ہے زوجین مذکر و مونث اس میں مذکر و مونث کی تخصیص ہو گئی۔

یعنی قرآن حکیم کا اسلوب بیان کیا خوب ہے کہ لفظ زوجین کی شرح کر دی کہ جوڑا سے مراد اس آیت میں مذکر و مونث ہے۔ اب ایک دوسری آیت بھی غور سے پڑھیں۔

جعل فیھا زوجین اثنین بنایا اس نے زوجین دو ' دو

اس جگہ کیا خوب ارشاد ہے یعنی والذکر والانثی کی جگہ اثنین یعنی دو ' دو آ گیا۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم کے ارشاد کا مفہوم کچھ یوں سمجھ میں آتا ہے کہ یہاں زوجین سے مراد [illegible] نہیں بلکہ دو ' دو ہے۔ گویا مذکر مونث کے علاوہ بھی کچھ چیزیں دو ' دو ہو سکتی [illegible] اب [illegible] ایک اور آیت سے ثابت ہوتا ہے آیت **ومن کل الثمرات جعل فیھا زوجین اثنین** ترجمہ:۔ اور ان میں کل پھلوں کو زوجین دو ' دو بنایا۔ اس جگہ بھی لفظ [illegible] قرآن حکیم نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ اس آیت میں زوجین سے مراد دو ' دو [illegible] ایک جامع آیت مبارکہ پڑھیں اور اسکے مفہوم پر غور [illegible]۔ **ومن کل شیء خلقنا زوجین لعلکم تذکرون** o ترجمہ:۔ اور ہم نے ہر شے کو جوڑا جوڑا تخلیق کیا تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اس آیت کی ہمہ گیری پر غور کریں۔ یہاں عورت مرد سے مراد زوج نہیں ہے۔ بلکہ یہاں پر ایک فرد واحد بھی زوج بنا ہوا نظر آتا ہے جیسا کہ ایک اور آیت ہے **خلق الازواج کلھا** o ہم نے ہر شے کو جوڑا جوڑا بنایا۔ اب ایک فرد واحد کے ساتھ خدا کا کلام دیکھیں **جعلکم ازواجا** o تم لوگوں کو بھی جوڑا جوڑا بنایا۔ **سبحان الذی خلق الازواج کلھا مما تنبت الارض ومن انفسھم و مما لا یعلمون** o "پاک ہے وہ ذات" (صرف وہی جوڑا نہیں ہے) جس نے زمین سے تمام اُگنے والی چیزوں کو اور خود ان کو ' اور جن کی لوگوں کو خبر نہیں سب کو جوڑا جوڑا بنایا۔"

معلوم ہوتا ہے انسان کا اگر ظاہر ہے تو ضرور کوئی باطن ہوگا اور جسم کثیف کا کوئی جسم لطیف ہوگا۔ اور جسم اصل کا ضرور کوئی مثل ہوگا جسے جسم مثالی کہتے ہیں۔ کیونکہ

کائنات میں یہ کلیہ جاری ہے اور دو ، دو کی ہمہ گیری کو ہم قرآنی نصوص قطعی سے ثابت کر چکے ہیں۔ جھوٹ کا متضاد سچ ہے۔ اگر سچ نہ ہو تو جھوٹ جھوٹ نہیں رہتا۔ ضرور اگر کوئی نیک ہے تو بد موجود ہے اگر بد نہ ہو تو نیک کا نام نیک بھی نہ ہو۔ ضروری ہے کہ اگر معبود ہے تو کوئی عابد بھی ہو اگر عابد نہ ہو گا تو معبود نہ ہو گا بلکہ کچھ اور ہی ہو سکتا ہے اسی طرح اگر انسان کا ظاہر ہے تو باطن ضرور ہے۔ یعنی اگر جسم ظاہر کا ہونا ہے تو اصولی کلیہ کے تحت جسم باطن کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اور اگر اس جسم ظاہر کی مراعات اقتدار کم ہیں اور محدود ہیں تو ضرور اس باطنی جسم کی مراعات زیادہ اقتدار زیادہ اور لا محدود ہے۔ لیکن خلق ہونے کے ناطے محدود ہے۔

یہ تو ہم نے مذہبی نقطۂ نظر سے ثابت کر دیا کہ ہمزاد ہے بلکہ یہ ایک صاف اور واضح حقیقت ہے اگر آیات کی بے جا تاویل پیش کرتے رہے تو کام نہیں بنے گا۔ یورپی نظریات کو سند ماننے والے حضرات سے میری اپیل ہے کہ وہ یورپ کے نئے مذہب سپرچولزم کا مطالعہ کریں۔ اور یورپ کے کئی مشہور سائنسدان جو کے روحانیت کے تسلیم کرنے والے تھے ہو گزرے ہیں انکا مطالعہ کریں تاکہ ہمیں زیادہ صفحات نہ سیاہ کرنا پڑیں۔ علامہ شاول کی کتاب مغناطیسہ حیوان کا مطالعہ کریں۔ اور عقلی دلائل وہاں سے بہت ملیں گے۔ یورپ پسند حضرات سے استدعا ہے کہ وہ نئے لٹریچر کو پڑھیں اور یورپ سے رابطہ قائم رکھیں۔ تاکہ ان کو نئی معلومات ملیں اور وہ ان خیالات کو بھول جائیں جو یورپ کے آج سے دو چار سو برس قبل تھے۔ دراصل ہمارے ساتھ ہوا یہ کہ جب انگریزوں نے ہمارے ملک (اس وقت ہندوستان تھا) پر قبضہ کیا تو انہوں نے اپنے اس وقت کے خیالات کو ہندوؤں کے کچے ذہنوں میں ڈالا اور اسلام کے علمبرداروں کو بھی اپنے اس وقت کے سائنسی شعبدہ جات دکھا کر خود کو بڑے فیلسوف اور دانا کہلوایا اور انکو روش مستقیم سے ہٹا دیا۔ پھر جو باتیں ہمارے بڑے کرتے آئے وہ ہمارے معاشرہ میں پھیلتی گئیں اس طرح ہم اب تک انگریزوں کی ان پرانی باتوں کو دہرا رہے ہیں اب وہ کہاں ہیں ان کے نظریات کیا ہیں ان سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں رہا آپ سے میری استدعا ہے کہ آپ یورپ کی دور حاضر کی روحانیت پر طبع شدہ کتب کا مطالعہ کریں بالخصوص مندرجہ

ذیل اصحاب اور کتب خانوں کی کتب اگر ولائی لامہ رامپا کی کتب کا مطالعہ کریں تو بہت اچھا ہے۔ یورپ میں تو (OCCULTISM) نے ایک سائنس کی حیثیت اختیار کر رکھی ہے اور اس کی سوسائٹیاں مختلف مقامات پر قائم ہیں اگر آپ (STEINER) کی کتاب (THE WAY OF INITIATION) کا مطالعہ کریں تو بہت سے حقائق روحانیت آپ پر واہو نگے اور اگر یورپین ساحر اعظم (ELIPHAS - LEVI) کی کتب کا مطالعہ کریں تو حقیقتیں آپ سے کلام کریں گی اور اگر محقق روحانیات (EVELYN UNDERHILL) کی کتابوں کا مطالعہ کریں اس میں بھی روحانیت واضح ہو کر سامنے آتی ہے۔ خاص طور پر اسکی کتاب جسکا نام (MYSTICISM) ہے اسکو ضرور پڑھیں۔ اگر آپ ڈاکٹر مسمر (ANTON FRNSMESMER) جس نے حیوانی مقناطیسی نظریہ پیش کیا جسے (ANIMAL - MAGNATISM) کہتے ہیں اس نظریہ کو بھی پڑھیں۔ اگر مافوق الفطرت واقعات کی تفتیش کرنا ہو تو آپ تفصیلی طور پر (PIERRE JANEY) کی دو کتابیں دیکھیں جن کے نام یہ ہیں
OF PSYCHOLOGY) (PSYCHOLOGICAL HEALING)
(PRINCIPLES ایک کتاب (SUPER - NATURE) جسکا مصنف
(LYALLWATSON) اور دوسری کتاب (PSYCHICKNOWLEDGE
(THE BOOK OF) جسکا مصنف (HSRBERT B GREENHOUSE) ہے
ضرور مطالعہ کریں

جن اصحاب کو مزید کتب کے متعلق معلومات لینا ہوں مجھ سے رابطہ قائم کریں میں انہیں لندن اور نیویارک کے مختلف کتب خانوں اور پبلشرز کے ایڈریس بھی فراہم کر سکتا ہوں اور بعض کتب کا مطالعہ بھی کرا سکتا ہوں۔

ہمزاد کی اقسام

ہمزاد کی مجموعی طور پر چار (۴) اقسام ہیں۔ جن کا تذکرہ ہم باتفصیل کر رہے ہیں۔ دراصل تصور ہمزاد ہر مذہب میں کسی نہ کسی صورت میں اور کسی نہ کسی انداز میں رہا ہے اور اس تصور کو ایک قسم کی ہمہ گیری حیثیت حاصل ہے۔ یعنی جنات ہیں اب انہیں ہم مسلمان تو مانتے ہیں مگر ہندو نہیں مانتے اور کئی دیگر مذاہب نہیں مانتے لیکن ہر مذہب ہمزاد کو کسی نہ کسی صورت میں ضرور مانتا ہے۔ اور کوئی ایسا مذہب نہیں ہے یا کوئی ایسی قوم نہیں ہے جس میں ہمزاد کو کسی نہ کسی روپ میں نہ مانا جاتا ہو۔ ان سب اقسام کی مجموعی چار قسمیں ہیں۔

طلسمات اور ہمزاد

یونان قدیم اور قدیم اعرابی مصری بھی ہمزاد کے وجود کو تسلیم کرتے تھے۔ بلکہ وہ اس فن میں مہارت تامہ رکھتے تھے اسی لئے ان کے بعض کارنامے آج تک دور جدید کے سائنس دانوں کو بھی حیرت زدہ کیے ہوئے ہیں۔

ان لوگوں نے حروف میں کچھ ایسا ربط قائم کیا ہوتا تھا کہ اسی ربط کے تحت حروف کی ذاتی قوت حرکت میں آجاتی تھی۔ اور گویا وہ قوت ایک آئینہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ جسے ہم کوئی نام نہیں دے سکتے۔ اور جو عامل اس قوت مراۃ کو حرکت میں لاتا وہ اسی کے روپ میں حاضر ہو جاتی۔ اور اسے شخصی قوت' طیف یا اسی طرح کے دیگر ناموں سے موسوم کیا جاتا۔

اس طرح کی کئی مربوط عبارات ان لوگوں نے اپنے علم کی بدولت ترتیب دی ہوئی تھیں۔

اصل میں اس کو "قوت مراۃ" یا آئینہ کی قوت کہنا چاہیے۔ کیونکہ یہ جو بھی قوت تھی اس کی ذاتی کوئی شکل نہیں ہوتی تھی بلکہ عامل کو اس قوت میں اپنا آپ ہی نظر

آجاتا تھا۔ اصل میں وہ عامل کی وہ قوت نہیں تھی جسے ہم ہمزاد کہتے ہیں۔ لیکن کئی معنوں میں وہ بھی ہمزاد تھا۔ لیکن فرق یہ تھا کہ اس طرح کی کئی عبارات چونکہ مصریوں اور یونانیوں عبرانیوں کے پاس موجود تھیں وہ جس عمل کو پڑھتے اسی کی قوت مراۃ حرکت میں آجاتی اور عامل کے روپ میں حاضر ہو جاتی۔ وہ لوگ اس عبارت بے ربط کو طلسم کہتے تھے۔ یہ طلسمات مختلف نوعیت کے ہوتے تھے بعض میں فقط خبریں معلوم کرنے کی خاصیت تھی اور جو قوت مراۃ حرکت میں آتی اس سے پیدا ہونے والی قوت ہمزاد صرف خبریں ہی دیتی۔

اور جو امراض دور کرنے کے طلسم سے قبضہ میں آتی وہ فقط امراض ہی دور کرتی۔

اس طرح مختلف افعال کے لئے مختلف طلسمات ہوتے اور ہر ایک سے الگ کام لیا جاتا اور ان سب کو ہمزاد کہتے۔ ایک ایک عامل اگر ہزار ہزار طلسمات سے عمل کرتا تو ہزار ہزار ہی ہمزاد یا قوت مراۃ اس کے پاس ہوتی۔ اب طلسمات اس قدر سریع الاثر نہیں جس قدر اس زمانہ میں تھے وجہ صرف یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد طلسمات وغیرہ کے اثرات زائل ہو گئے تھے۔ اور جو زمانہ قدیم میں خرافات اور [illegible] وہ زائل کر دیے گئے۔ اور بہتوں میں جو جنات شیاطین [illegible] انہیں [illegible] دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم طلسمات کی قدیم کتب دیکھتے ہیں تو ان میں اس قدر آسان عمل درج ہوتے ہیں کہ ہم متحیر ہو جاتے ہیں لیکن جب ان طلسمات کو پڑھا جائے تو حسب بیان اثرات ظاہر نہیں ہوتے۔ وجہ یہی ہے کہ اس وقت شیاطین اور جنات اور ایسی ہی شریر مخلوقات انسانوں کو زیادہ ورغلاتی تھیں اور ڈرا دھمکا کر اپنی پرستش کرنے پر مجبور کرتی تھیں اور انسانوں کے اس قدر قریب تھیں کہ وہ چند بار ان شیطانی مخلوقات کو پکارتا تو وہ آدھمکتیں جبکہ فی زمانہ ایسا نہیں ہوتا۔ اگرچہ ہوتا ہے لیکن انہی لوگوں سے ہوتا ہے جن کا ان بد ارواح اور بد اعمال سے گہرا تعلق ہے۔ اور جن کا قلب غلیظ ہو چکا ہے اور ان میں نور ایمان داخل نہیں ہے۔

ایسے اشخاص آج بھی اگر کوئی شیطانی عمل کریں تو کامیاب ہوتے ہیں کیونکہ شیطان تو انہی کی تاک میں بیٹھا ہوتا ہے" اور یہی لوگ تو اس کے خلفاء ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ طلسمات

کے ذریعے قدیم زمانے میں تو ہمزاد تسخیر ہو جاتے تھے اور کئی کئی ہوتے تھے مگر اس دور میں خاص کر مسلمانوں سے ممکن نہیں ہے اور اگر ہے تو وہ ایسے اشخاص ہیں جن کے اندر نور ایمان یا تو بہت کم ہے یا پھر ہے ہی نہیں۔ جن کے اندر نور ایمان بہت کم ہے وہ تو اگر ایسے کریں تو نور ایمان معدوم ہو جائیگا اور وہ بہت جلد کامیاب ہو جائینگے۔ اور جو اشخاص نور ایمان سے محروم ہیں وہ تو ہونگے ہی۔

اسی لیے ہم اپنی اس کتاب میں طلسمات کے ذریعے تسخیر ہمزاد کو بھی بیان کرینگے مگر متنبہ کرینگے کہ کوئی مسلمان بھائی اسے نہ کرے کیونکہ ان اعمال میں ہمزاد کے روپ میں شیطان ہوتا ہے اور وہ محض شیطانی قوت ہوگی۔

ہمارے بعض احباب کو اس سے اختلاف ہوگا مگر ہم ذاتی تجربات و مشاہدات اور بزرگان سے حاصل کردہ معلومات لکھ رہے ہیں۔ جو آپ کے تجربہ پر بھی درست ثابت ہوں گی ہم جو طلسمات لکھیں گے اگر اسے کوئی نمازی پرہیزگار آدمی کرے گا تو خود دیکھ لیگا کہ اس میں روحانی بیزاری اور بے اطمینانی کا دور دورا ہو جائیگا جو کلمہ طیبہ کے ورد سے دور ہوگا۔ آپ کسی بھی اچھے طلسم کو آزما لیں آپ کو یہی کیفیت محسوس ہوگی اور کلمہ طیبہ کے ورد سے ختم ہوگی ظاہر ہے شیطان ہے۔

ہمزاد اور ہندومت

ہندوؤں میں بھی تصور ہمزاد موجود ہے اور آج سے ہزاروں برس قبل بھی موجود تھا۔ اس کا طریقہ بھی تقریباً مصری اور یونانی ساحروں کی طرح ہے۔

ہندوستان میں یہ علم دو طریقوں سے مراج ہے۔ پہلا طریقہ قوت خیال کا ہے۔ ہندو رشی منی سادھو سنت اور گیان دھیان کے ماہرین مہان پنڈت اس علم ہمزاد کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

یہ لوگ ہمزاد تسخیر کرنے میں تصور اور خیال کی پختگی کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ منش کے اندر ایک مہان قوت موجود ہے جو ایک خیال ہو کر حاصل ہوتی ہے

یہ لوگ سایہ پر مختلف طریق سے مشقیں کرتے ہیں اور توجہ میں ایک ہو کر اپنے تصور کی قوت کو متحرک کرتے ہیں۔ اور بذریعہ قوت متخیلہ ایک صورت انسانی اپنی شکل جیسی تخلیق کرتے ہیں۔ پھر قوت ارادی کی بدولت یہ قوت تمام کام انجام دیتی ہے۔ اس علم کو یہ لوگ سایہ پُرشی کہتے ہیں۔ کیونکہ عموماً یہ لوگ ان مشقوں کے لئے سایہ کو مرکز بنا کر توجہ یکسو کرتے ہیں۔

کبھی پانی میں عکس دیکھتے ہوئے عمل کرتے ہیں اور کبھی سورج کی طرف پشت کر کے دھوپ میں سایہ پر نگاہ جما کر توجہ مرکوز کرتے ہیں کبھی رات کو چندرماں کی طرف پشت کر کے رات کو چاند کی روشنی میں اپنے سایہ پر نگاہ جماتے ہیں۔ اور کبھی الگ کمرہ میں چراغ وغیرہ پشت پر جلا کر سایہ پر مشق کرتے ہیں۔ اور اندھیرے میں کبھی یہ لوگ عمل کا ایک مخصوص طریقہ تعلیم کرتے ہیں۔ اور بعض رشی منی ان مشقوں کے دوران کچھ منتر کے لئے بھی تعلیم کرتے ہیں۔

حقیقت میں وہ پڑھنا صرف قوت یقین پختہ کرنے کے لئے ہوتا ہے ورنہ اصل کام ان اعمال میں جو کہ وہ تعلیم کرتے ہیں تصور اور قوت متخیلہ و قوت ارادی کا ہوتا ہے اور جو چند الفاظ منتر وغیرہ پڑھنے کے لئے بتاتے ہیں وہ فقط یقین قائم کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

اور دوسرا طریقہ جو ان اقوام میں رائج ہے وہ منتروں کی قوت کا ہے۔ ان میں مہان سادھو سنت اور پنڈت جو گیان دھیان اور اپنی ودیا میں کامل ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایسے ایسے منتر ترتیب دیئے ہیں کہ جن کی مخصوص آواز اور ردھم اور حروف کے تانے بانے سے ایک خاص قوت پیدا ہوتی ہے جو باطنی دنیا کو متحرک کرنے کے لئے مفید ہوتی ہے دراصل یہ ویسی ہی قوت ہے جیسی عبرانی لوگ طلسمات سے پیدا کرتے ہیں۔

ہندوستان کی قدیم آریاء نسل اور عبرانیوں کے عقائد و اعمال اس حد تک ملتے ہیں کہ ہندو حیران ہوتا ہے۔ بت پرستی اور بچھڑے کی پوجا ان دونوں مقامات پر ہوتی ہے فرق اتنا ہے کہ بجائے بچھڑے کے گؤ ماتا کی پوجا ہے دراصل یہ لوگ عبرانیوں میں سے

ہی ہیں - یہ کیسے ہیں یہ ایک لمبی بحث ہے جو ہمارا موضوع نہیں ہے - لیکن اتنا ضرور بیان کردیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جب سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کی پوجا کرنے لگی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سحر کو باطل کردیا پھر یہ قوم موسیٰ علیہ السلام کی قوت سے خائف ہو کر دور دراز علاقوں کی طرف قافلوں کی صورت میں روانہ ہو گئی - آخر ان میں سے کچھ قافلے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں پہنچے اسی لئے بیشتر خیالات ان دونوں قوموں کے ملتے ہیں - اور منتروں اور طلسمات میں بھی یہ قدر مشترک نظر آتی ہے ہاں تو ہم بیان کر رہے تھے کہ یہ لوگ منتروں کے ذریعے بھی ہمزاد تسخیر کرتے ہیں - اور اس معاملہ میں یہ عبرانیوں اور مصریوں کے ہم پلہ ہیں بلکہ ان سے دو قدم آگے -

ان لوگوں میں ایسی ایسی روحانی تصریفات پائی جاتی ہیں کہ عقل انسانی نے کسی اور علاقہ میں محسوس نہ کی ہونگی اور یہ خطہ ارض ویسے بھی پر اسرار اور جادو وغیرہ کا گڑھ سمجھا جاتا ہے -

ان لوگوں میں ہمزاد کے علاوہ ایسی ایسی چیزیں تسخیر کرنا رائج ہے کہ اتنی چیزیں اور ایسے خیالات اور اعمال کسی اور خطہ زمین پر نہ پائے جاتے ہونگے ہم آئندہ صفحات میں ہندوؤں کے ان دونوں طریقوں پر بھی روشنی ڈالینگے -

تصور ہمزاد اسلام میں

اسلام میں بھی تصور ہمزاد پایا جاتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں ہمزاد کا جو تصور ہے اور جس انداز میں ان لوگوں نے اس قوت کو حاصل کیا ہے یہ سب سے جامع اور سب سے بہتر ہے ہمزاد کے متعلق ثبوت ہم آیات قرآنیہ سے دے چکے ہیں -

اور لفظ " زوج " کی شرح میں ہمزاد کا ثبوت پیش کر چکے ہیں اگرچہ نبی اکرم محمد مصطفیٰ رؤف و رحیم نے تو ایسا کوئی عمل تعلیم نہیں کیا جس سے ہمزاد تسخیر ہوتا ہو مگر پھر بھی کئی احادیث سے ہمزاد کا وجود ثابت ہوتا ہے -

اور بعد میں تبع تابعین کے بعد جب نور نبوت لوگوں میں معدوم ہونا شروع ہوا تو

لوگوں کو روحانی امداد کی ضرورت محسوس ہوئی لوگوں نے مختلف آیات قرآنی اور سورتوں کے اعمال اور سخت قسم کے وظائف کر کے نتیجے اخذ کیے یہ تصوف کا ابتدائی دور کہلاتا ہے لوگوں نے بھوک پیاس برداشت کر کے اپنے آپ کو سخت محنت اور مشقت میں ڈال کر مختلف آیات کو اصول و قوانین کے مطابق بطور وظائف پڑھا اور کئی روحانی قوتوں کا سراغ لگایا - اس کے بعد کے لوگوں نے ان مجاہدات میں اور اضافہ کیا اور پہلے لوگوں سے بھی آگے نکل آئے -

یہی زمانہ علوم اسلامیہ کے فروغ کا زمانہ تھا یہی وہ وقت تھا جب تمام اقوام اسلام کی محتاج ہو کر رہ گئی تھیں -

کشف و کرامات خوارق عادات عام تھیں اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں تھا جس کے پیرو اسلام کے پیروؤں کے سامنے آ سکتے - یہ وہی دور ہے جسے آج ہم توہمات اور کم فہمی کا زمانہ اپنی کم فہمی کی بناء پر سمجھتے ہیں -

اسی زمانہ میں جہاں اور بے شمار علوم کا انکشاف ہوا وہیں ہمزاد پر تصرف کے طریق بھی وضع کئے گئے - مختلف اسماء الٰہیہ کو بطور ورد پڑھنے سے اور آیات قرآنیہ کو وظیفہ کے طو[illegible] منتروں او طلسمات سے ہزار گنا زیادہ اثرات مرتب ہوئے تھے - یہ قرآن حکیم کا اعجاز ہے کہ جو علم جس زمانے میں بھی ایجاد ہوگا قرآن حکیم میں مفصل اور جامع موجود ہوگا - اور قرآن سے ہی صوفیا کرام نے اسے اخذ کیا اور عوام میں شائقین کو تعلیم کیا - پھر یہ علم ترقی کی منازل طے کرتا رہا - بذریعہ اسماء الٰہیہ اور نصوص قرآنیہ جو ہمزاد تسخیر ہوتا ہے وہ جامع ہوتا ہے اور ایک ہمزاد کے بعد بار بار ہر کام کے لئے الگ ہمزاد تسخیر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی - یہ تو ہے اعلیٰ درجہ - دوسرے ادنیٰ مدارج بھی اولیاء اللہ نے ترتیب دیئے تھے تاکہ اگر کوئی شخص ایک ہی مخصوص کام کا خواہاں ہو تو اسے اسی قسم کا عمل بتا دیا جائے یعنی کلیت اور جزئیت دونوں مرتبے اعمال ہمزاد میں موجود ہیں - جبکہ طلسمات اور منتروں سے جو ہمزاد تسخیر ہوتا ہے اس کی قوت محدود ہوتی ہے اور ایک مقررہ حد تک کام کرتا ہے جبکہ اسلامی طریق پر ہمزاد تسخیر کرنے سے ہمزاد کی قوت دیگر طریق سے بہت اعلیٰ ہوتی ہے اور تمام اعمال کا جامع ہمزاد ہوتا ہے - قرآن حکیم

میں بھی ہمزاد کے متعلق ایک واضح اشارہ موجود ہے ہم قبل ازیں عرض کر چکے ہیں کہ اسلام میں تمام طریق کا جامع طریقہ موجود ہے جیسے ہندو لوگ سایہ پر کرتے تھے تو اسلام میں بھی سایہ پر کیا جا سکتا ہے۔ وہ لوگ منتر اور طلسمات پڑھتے تھے تو اسلامی طریقہ سے بھی اسماء اور آیات پڑھی جا سکتی ہیں۔

بذریعہ سایہ تسخیر ہمزاد کا اشارہ سورۃ فرقان کی آیت نمبر ۴۵،۴۶ میں موجود ہے جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

کیا تو نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا؟ کہ کیونکر اس نے سایہ کو پھیلایا ہے اور اگر چاہتا البتہ کر دیتا اسے تھما ہوا

اور پھر کیا ہم نے سورج کو اس کی نشانی پر نہیں کھینچا کہ تم اسے اپنی طرف کھینچو آہستہ آہستہ

اس آیت میں صاف سایہ پرستی یا سایہ بینی کی طرف اشارہ ہے اگرچہ تصوف میں اس کا مفہوم کچھ اور ہے لیکن جہاں اور مفہوم ہے وہاں یہ بھی ہے۔ جو ہم نے بیان کیا ہے۔ اور جو ہمارا مقصد ہے۔ تاویل ہماری بھی ہے اور ان کی بھی ہے گویا اسلام میں گذشتہ سب اعمال کو اعلیٰ طریق سے اپنایا گیا ہے۔ کسی بت کا تصور کر کے عمل نہیں پڑھنا پڑتا۔ کوئی انسانی خون نہیں بہانا پڑتا اور نہ دل و کلیجے چبانا پڑتے ہیں۔ اسلام نے تو ہر برے عمل کو نکھار کر پیش کیا ہے اس طرح کہ اس کی ساری برائی دھل گئی اور صرف اچھائی ہی اچھائی باقی رہی اور یہی ایک مسلم کا شیوہ ہے یعنی برائی الگ کر کے اچھائی کو اپنانا۔ بعد میں صوفیاء کرام کا دور ختم ہو گیا۔ مسلمان قوم اپنی کم علمی آزاد خیالی اور کم فہمی کی وجہ سے دوسروں سے متاثر ہونے لگی اور متاثر ہونا ہی غیر شعوری طور پر غلام ہونا ہے۔ جب یہ قوم غلام ہو گئی تو اپنے علوم فراموش کر بیٹھی قحط الرجال کے دور میں دوسروں نے خوب لوٹ مچائی اور جو تھوڑی بہت روحانی غذا کتابوں کی صورت میں بچی تھی وہ دشمن لے گئے اور دوسروں کو صرف سبز باغ دکھاتے رہے۔ اور یہ اب تک سبز باغ دیکھ رہے ہیں اور وہ مزے لوٹ رہے ہیں انہی کی جوتی انہی کا سر چیز ہماری ہمیں دیکر غلام بنا رہے ہیں قحط الرجال کے دور میں بھی چند خدا رسیدہ بندے موجود تھے جنہوں نے

اپنی علمی قوت کی بدولت مختلف اعمال اور وظائف ترتیب دیئے اور اعمال جفریہ سے ہمزاد کی عزیمتیں تیار کیں، دماغی مشقیں مندرج کی گئیں۔ مگر ان میں تحریف ہوتی رہی کیونکہ قوم بے شعور ہو چکی تھی۔

اب ہمارے پاس جو سرمایہ رطب ویابس موجود ہے وہ تحریف شدہ ہے۔ جو شیدا اٹھتا ہے وہ جب اعمال کرتا ہے رنج و تکلیف اٹھاتا ہے اور ناکام ہوتا ہے تو اس علم سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے اور دوسروں کو بھی اس طرف نہ آنے کی ہدایات جاری کرتا رہتا ہے۔

اس زمانہ قحط ارجال میں ہمارے پاس روحانی غذا کچھ نہیں ہے سوائے چند تحریف شدہ علوم اور غیر مکمل ناپائیدار باتوں کے۔ اگر علم نجوم ہے تو نامکمل۔ علم رمل نامکمل۔ عملیات نامکمل اور یہ نامکمل کیوں ہے؟ فقط اس وجہ سے کہ ہم سے ان کی حفاظت نہ ہو سکی۔ اب ہمارے پاس صرف کہانیاں ہیں کہ فلاں نجومی نام بذریعہ نجوم فوراً بتا دیتا تھا اور سیار گان کے ذریعے دادا پر دادا کا نام بہن بھائی چور کا نام جائے غائب اور رہائش بتا دیتے تھے۔ فلاں رمال بڑے کامل تھے وہ فلاں کام کر لیتے تھے۔ میں پوچھتا ہوں آج وہ علم کہاں گیا اگر ہے تو پھر آپ ویسے کام کیوں نہیں کر سکتے اور اگر نہیں کر سکتے تو تسلیم کریں کہ جو کچھ ہمارے پاس موجود ہے یہ نامکمل ہے۔ اور یہ بھی تسلیم کریں کہ یہ مکمل ہمارے پاس ہی تھا کسی اور کے پاس یہ صرف ہماری وجہ سے پہنچا ہے۔

(علم مومن کی کھوئی ہوئی میراث ہے جہاں سے ملے لے لیں)

اب اس قحط سالی کے دور میں ہمیں سخت جد و جہد کی ضرورت ہے خاص طور پر نوجوانوں کو چاہیے کہ علم حاصل کر کے اسے مکمل کریں اور اس بحران علمی کو دور کریں۔ ہم سے جو کچھ ہو سکا ہم آپ کو پیش کرتے رہیں گے۔ اس کتاب میں اسلام کے گم شدہ اعمال بھی درج کیے جا رہے ہیں۔ تاکہ کچھ کمی پوری ہو سکے۔

جسم لطیف اور صوفیاء کرام

چوتھی قسم کے اعمال ہمزاد صوفیاء کرام سے منسوب ہیں۔ دراصل یہ لوگ روحانیت کی اس معراج پر تھے جہاں حقائق ان پر روشن ہوتے ہیں اور یہ پاک لوگ حقائق کو اپنے اعیان میں پاتے تھے۔ اور ان پر ہر شے واضح ہوتی تھی ہر شے کی حقیقت ان پر آشکار تھی۔ انہوں نے آیات قرآنیہ اور نصوص فرقانیہ اور امتزاج حروف سے طبائع میں تبدیلیاں پیدا کرنے والے قوانین کے فارمولے کو مخصوص حروف اور نقوش کی مدد سے عالم روحانی سے عالم مادی میں حرکت کا قانون اخذ کیا۔ اور اس قانون کے تحت بہت سے کلیات وضع کیے۔

یہ وہ اعمال نہیں تھے جو ہندو لوگ کرتے تھے اور نہ ہی وہ تھے جنہیں ہم طلسمات کہتے ہیں۔ اور نہ ہی آیات قرآنیہ تھیں بلکہ امتزاج حروف سے آیات فرقانیہ کی مدد سے ایک عجیب روحانی تاثیر کو حرکت میں لاتے۔ اور اسے مختلف ریاضات کے ذریعے سامنے لا کر کام لیتے۔ دوسرا طریقہ جو ہمزاد کے سلسلے میں صوفیاء کرام کے ہاں رائج تھا وہ روحانی ریاضتوں کا طریق ہے یہ لوگ مخصوص صرف ہمزاد کے لئے عمل نہیں کرتے تھے بلکہ ہوتا یوں تھا کہ مسلسل صوم اور کم بولنا کم سونا مسلسل ریاضت فکر صحیح اور مراقبہ کے تسلسل سے ان کی پوشیدہ قوتیں خود بخود حرکت میں آ جاتیں جن میں ایک قوت ہمزاد بھی تھی۔ یعنی دو قسم کے ہمزاد صوفیاء کرام کے تحت ہوتے تھے ایک تو اختیاری جس کو بذریعہ اعمال تسخیر کیا جاتا تھا اور یہ چیدہ چیدہ صوفیاء کرتے تھے ورنہ ان لوگوں کا یہ مسلک ہی نہیں تھا۔ اور دوسرا غیر اختیاری یعنی دوران ریاضت جہاں اور بہت سی پوشیدہ روحانی قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں ہمزاد یا جسم لطیف بھی ان کے روبرو آ جاتا۔ صوفیاء کرام اس جسم کو جسم مثالی یا جسم روحانی، وجود باطنی یا جسم لطیف کہتے جیسا کہ آپ فیض سلطان باہو" میں پڑھ چکے ہیں۔ ان کے اس جسم لطیف میں یہ خوبی ہوتی تھی کہ اگرچہ ایک ہی ہوتا تھا مگر سب کام کر سکتا تھا۔ اور دوسری خوبی یہ کہ اس قدر کثیف ہو سکتا تھا کہ ان میں اور ہمزاد میں فرق نہیں معلوم ہوتا تھا۔ یعنی ہو بہو ان کی شکل اختیار کر لیتا۔ اور اگر ایک سے زائد

اشکال اختیار کرنے کی ضرورت پیش آتی تو ایسا بھی کر لیتا یعنی اس میں ہر قسم کی خوبیاں موجود ہوتی تھیں۔ اسی سلسلہ میں ہم ایک مستند روایت تحریر کرتے ہیں۔ کتاب میں درج ہے کہ ایک روز امیر تیمور اور اصحاب نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم سب شیخ امیر علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ کو الگ الگ دعوت دیتے ہیں دیکھیں کہ آپ کس کی دعوت قبول کرتے ہیں جس کی دعوت قبول کریں گے یقیناً انہی سے زیادہ خوش ہونگے۔ چنانچہ ایک صاحب نے کہا حضور آج بعد ظہر آپ ہماری دعوت قبول فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے۔

پھر دوسرے نے یہی بات کہی کہ حضور آج بعد ظہر آپ ہماری دعوت قبول فرمائیں آپ نے اسے بھی اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے ہر دعوت کرنے والے کے گھر میں ایک غزل بھی لکھی جس کا مجموعہ چہل اسرار کے نام سے موسوم ہے۔ غرضیکہ اسی طرح چالیس (۴۰) اصحاب نے بعد ظہر دعوت کا کہا۔ اور جب دعوت کا وقت گزر گیا لوگ عصر پڑھ کر جانے لگے تو ایک دوست نے دوسرے سے کہا کہ دیکھا مجھ سے شیخ سب سے زیادہ خوش ہیں کیونکہ آج دعوت میری قبول کی ہے۔ دوسرا کہنے لگا کہ تم جھوٹ بولتے ہو شیخ نے تو میرے پاس دعوت کھائی ہے اتنے میں دو اور آ گئے اور وہ دونوں کہنے لگے کہ شیخ نے تو ہماری دعوت قبول کی ہے اسی طرح کوئی چالیس کے قریب آدمی اس بات کے دعوی دار آ گئے کہ شیخ نے آج بعد ظہر ہماری دعوت قبول کی ہے۔

اجماع یہ ہوا کہ شیخ سے اس کا فیصلہ کرائیں پھر سارے شیخ کے پاس گئے اور ارشاد کیا یا حضرت ایک فیصلہ کر دیں آپ نے بغیر پوچھے ہی فرمایا کہ تم سب درست اور حق پر ہو تم میں سے کوئی جھوٹا نہیں ہے اللہ اللہ یعنی ثابت ہوا کہ شیخ سب کے گھر تشریف لے گئے تھے اور بیک وقت چالیس اشخاص کے گھر دعوت کھائی۔ یہ آپ کے روحانی جسم کا کمال تھا۔ کہ اس نے چالیس جگہوں پر پہنچ کر دعوت کھائی اس واقعہ کو دوسری طرح بھی بیان کیا جاتا ہے۔ اسی نوعیت کا ایک دوسرا واقعہ ہے یوں تو ہزاروں واقعات اس ضمن میں پیش کیے جا سکتے ہیں لیکن ہم فقط یہی واقعہ بیان کر کے بس کریں گے۔ کتاب مشکوٰۃ حقانیہ اور حیات وارث میں مذکور ہے "کہ حضرت حاجی وارث شاہ دیوی شریف ضلع بارہ

بنگی ہندوستان کی ایک مشہور بزرگ ہستی ہیں۔ اور آپ کے فضائل و مناقب پر قریباً ۱۴ سو کتابیں لکھی جا چکی ہیں دور حاضر کی شخصیت روحانی ہے اور ان کے حالات میں تحریف کی گنجائش نہیں ہے۔ علامہ اقبال" اور سر سید احمد خان" جیسے لوگ بھی آپ سے ملنے جاتے رہے۔ یوں تو آپ کی اس قدر کرامات ہیں کہ ہر قدم پر ایک کرامت صادر ہوتی تھی مگر ہم ایک مختصر مگر اپنے موضوع سے متعلقہ کرامت کا تذکرہ کرتے ہیں کہ ایک روز آپ کے کسی مرید کی بیوی سخت بیمار تھی اور جان کنی کے عذاب میں مبتلا تھی۔ لوگ سورتیں وغیرہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے مرید سے کہا کہ کاش میرے مرشد حضرت وارث شاہ ہوتے تو ان سے عرض حال کرتا۔ جب بیوی کی حالت زیادہ بگڑی تو وہ دیوی شریف کی طرف بھاگ پڑا۔ لیکن دیوی شریف بڑی دور تھا راستے میں جنگل پڑتا تھا۔ مرید کیا دیکھتا ہے کہ حاجی وارث پاک" جنگل میں اسی کی جانب چلے آ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا آ میرے ساتھ اور مرید کے گھر پہنچے تو مریضہ جان کنی کے عذاب سے نجات پا کر اس دنیا سے رخصت ہو چکی تھی اور عزیز و اقارب گریہ زاری کر رہے تھے۔ آپ نے کہا اسے اٹھاؤ کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ مریض سکتہ میں ہوتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ مر گیا۔ یہ مری نہیں ہے۔ اسے اٹھاؤ۔ لوگ آپ کی بہت عزت کرتے تھے مگر اس عجیب بات سے وہ تو شک میں مبتلا ہو گئے مگر مرید نے جا کر اپنی بیوی کو ہلایا اور پانی کے چھینٹے مارے آوازیں دیں تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اتنے میں شور مچ گیا کہ مردہ زندہ ہو گئی۔ جب مرید نے آپ کو تلاش کرنے کے لئے نگاہ ادھر ادھر دوڑائی تو آپ کہیں بھی نہیں تھے۔ پھر مرید کچھ چڑھاوا لیکر دیوی شریف اسی دن روانہ ہوا اور جب دیوی پہنچا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ مالک ہے اللہ کرتا ہے پھر اس مرید نے بعد میں وہاں سے فیضو شاہ وارثی" اور اوگھٹ شاہ وارثی" اور دیگر وارثی براوران سے پوچھا کہ کل حضور کہیں گئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ حضور تو ایک لمحہ کے لئے بھی کہیں نہیں گئے اور ہم سب ان کی خدمت میں رہے ہیں۔ جب اس مرید نے اپنی بیوی کا واقعہ سنایا تو سب بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے اچھا آؤ ذرا ہم حضرت صاحب سے پوچھیں۔ سب اکٹھے ہو کر گئے تو آپ نے فرمایا یہ ٹھیک کہتا ہے ہم وہاں بھی تھے یہاں بھی تھے۔ اللہ اللہ۔

اس سے جسم مثالی اور ہمزاد کا وجود اعلیٰ درجہ سے ثابت ہوتا ہے۔

یوگی اور اس کا ہمزاد

دو واقعات بطور مثال کے ہم نے بزرگان دین کے بیان کر دیئے ہیں اب ایک واقعہ ایک ہندو سادھو جی کا بیان کر کے اس بیان کو ختم کرتے ہیں۔

مصنف شری آنند اپنی کتاب "یوگا اور مخفی قوتیں" میں اپنا ایک واقعہ درج کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں ایک موقع پر ایک برہمچاری سادھو جس کے لئے میری ماں کے دل میں بے حد عقیدت و احترام پایا جاتا تھا ہمارے گھر آیا۔ اس نے بتایا کہ اسے ایک بار ایک ایسے گرو کے دیدار حاصل ہوئے جو خود بھی سامنے بیٹھا ہوتا ہے اور اس کا ہمزاد بھی۔ یہ سن کر میں ورطہ حیرت میں ڈوب گیا بمشکل مجھے اپنے کانوں پر اعتبار آیا۔ مگر کیا یہ حقیقت تھی؟ یا فریب نظر؟ کیا برہمچاری جی آپ نے واقعی ایسا منظر دیکھا تھا؟ کیا آپ نے ان دونوں کو چھو کر دیکھا تھا؟ میں جوش میں آ کر سوال پر سوال کرنے لگا۔ وہ بولے دھیرج، شانتی تمہیں مجھ پر شک کیوں ہوا؟ انہوں نے جواب دیا میں جھوٹ ہرگز نہیں بول رہا یہ میرے گورو مہاراج تھے اور آج جو کچھ بھی میں ہوں انہی کی کرپا اور کرم نوازی کا ادنیٰ سا کرشمہ ہوں۔ صرف میں ہی گورو جی کی شکتی یا عظیم الشان قوتوں کا عینی شاہد نہیں ہوں بلکہ کئی اور لوگ بھی ان کی غیر معمولی روحانی قوتوں کے گواہ ہیں۔ گورو جی بہت پاک باز شرمیلے کم گو اور کم آمیز بھی ہیں۔ وہ ہر وقت گیان دھیان میں مشغول رہتے ہیں۔

اس حد تک کہ بارہا ہم شاگردوں نے دیکھا کہ سانپ ان کے گرد ہالہ بنائے چمٹے ہوئے ہیں مگر ڈستے ہرگز نہیں اور نہ ہی گورو جی کو احساس ہوتا ہے کہ ایک موذی ان کے گرد لپٹا ہوا ہے۔ وہ صرف خداوند کریم کی ذات میں پختہ یقین رکھنے والے سادھو ہی نہیں بلکہ ایک شاعر اور فلسفی بھی ہیں۔ وہ کیرتن اور بھجن گاتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کی ذات گرامی اور صفات ربانی ان کے شعروں میں ہوتی ہے اگر مجھ پر اعتبار نہیں تو میرا مشورہ ہے کہ چند دن خود ان کے پاس جا کر رہو اپنی آنکھوں سے ان کی عظمت اور حشمت

ملاحظہ کرو۔ اس عظیم یوگی کے بارے میں یہ سب کچھ سن کر مجھے بے چینی سی لگ گئی اس رات ایک پل کے لئے بھی آنکھ نہ لگی میں ہجوم افکار میں کھویا رہا کہ آخر یہ کیسے ممکن ہے ایک ہی شخص کے دو روپ۔ میں نے فیصلہ کر لیا کہ خود حقیقت کا سراغ ضرور لگاؤں گا۔ اگلے دن برہمچاری جی نے ایک خط دیا جو کہ کسی گورو بھائی یا پیر بھائی کے نام تعارفی تھا۔ انہوں نے گورو جی کی ایک تصویر بھی خط پر چسپاں کر دی۔ اور بتایا کہ پیر بھائی مجھے گورو جی سے ضرور ملا دے گا۔ گورو جی کی تصویر بھی چونکا دینے والی تھی میں تو دیکھتا ہی رہ گیا نہایت وجیہہ خوبصورت تندرست شبیہہ میرے سامنے تھی گورو مہاراج اونچے چبوترے پر لکڑی والا یوگا آسن لگائے بیٹھے تھے۔ سر منڈا ہوا تھا اور داڑھی مونچھ صفاچٹ چہرے پر ایک بھی جھری نہ تھی۔ ہونٹوں پر ایک دل آویز اور من موہنی مسکراہٹ تھی۔ اور یہ صرف تصویر تھی گورو جی خود نہیں تھے۔ میں نے رخت سفر باندھا اور ہمالیہ کو روانہ ہو گیا۔ خوش بھی بہت تھا کہ ایک بہت بڑے یوگی مہاراج کے درشن ہو نگے۔ مجھے رشی کیش میں سے ہو کر جانا تھا۔ جیسا کہ اب آپ جانتے ہیں کہ رشی کیش ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں میں پہلے بھی جا چکا تھا۔ پھر ایک بہت بڑے بہت گھنے جنگل میں سے گزرا جس کی آخری سرحد پر وہ مہان یوگی مہاراج رہتے تھے۔

اگرچہ برہمچاری جی نے رستہ ٹھیک سے سمجھا دیا تھا پھر بھی میں راستہ بھول گیا۔ حیران و پریشان سر پکڑ کر بیٹھ گیا خیال تھا شائد کوئی اور یاتری یا مسافر ادھر سے گزرے تو راہنمائی کرے دو گھنٹے گزر گئے طرح طرح کے خیالات ستانے لگے رات سر پر تھی گھنا مہیب جنگل سناٹا ویرانی یا الٰہی میرا کیا حشر ہونے والا ہے۔ تب اچانک ہی خیال آیا کہ برہمچاری جی نے اپنے عظیم گورو جی کی شاندار روحانی قوتوں کا ذکر کیا تھا۔ میں نے گورو جی کی تصویر نکالی اور انکساری سے دعا کی کہ میری رہنمائی فرمایئے۔ تیس منٹ تک آنکھیں بند رکھ کر کھولیں میرے سامنے سادھو جی بیٹھے تھے بالکل سامنے میرے پوچھنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ انہوں نے اپنا بازو اٹھایا اور دائیں طرف اشارہ کر دیا میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے لگا چند قدم چل کر یوں ہی پیچھے مڑ کر دیکھا تو سادھو جی غائب تھے۔ تب میں نے محسوس کیا کہ سادھو جی کی شکل اور تصویر ہو کہ میرے

پاس تھی ان دونوں میں گہری مشابہت تھی۔ کبھی خواب میں بھی ایسے معجزے کی توقع نہ تھی۔ تب میں منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ سادھو مہاراج یا گورو جی کی جھونپڑی سامنے تھی میں آگے بڑھا تو ایک طویل قامت شخص جو صرف لنگوٹی میں ملبوس تھا باہر آیا اس نے مجھے ہاتھوں ہاتھ لیا گویا میں کوئی پرانا دوست ہوں کیا تم برہمچاری کے گورو بھائی ہو۔ میں نے پوچھا۔ وہ جھک گیا اور بولا کیا آپ شری آنند ہیں؟ حالانکہ ابھی میں نے برہمچاری جی کا تعارفی خط جیب سے نہیں نکالا تھا۔ میں سکتے میں آ گیا۔ اور خط ان کی خدمت میں پیش کیا۔ لیکن انہیں یہ بھی علم تھا کہ خط میں کیا لکھا ہو گا میں نے سوچا اگر شاگرد یا چیلے اس قدر ذہین اور روحانی لحاظ سے ذی مرتبہ ہیں تو گورو جی کیا کچھ نہ ہو نگے۔ سادھو جی نے خط پڑھا مجھے اشارہ کیا جھونپڑی کے اندرونی حصے میں داخل ہو جاؤں گورو جی میرے منتظر تھے۔ گرو جی نے دلکش مسکراہٹ سے میرا خیر مقدم کیا اور میں نے جھک کر ان کے قدم چھوئے۔ جب میں نے غور سے انہیں دیکھا تو وہ بالکل وہی سادھو جی تھے۔ جنہوں نے جنگل میں مجھے راستہ دکھایا تھا اور مزید بھٹکنے سے مجھے بچا لیا تھا۔ کتنی عجیب بات تھی کہ مجھے راستہ دکھانے بھی گورو جی پہنچ گئے۔ اور پھر واپس بھی مجھ سے پہلے آ گئے۔ اور اب میرا انتظار کر رہے تھے۔ حالانکہ راستہ ایک ہی تھا ہرگز کوئی اور راستہ نہ تھا۔ بعد میں میں نے گورو بھائی سے پوچھا تھا کہ کیا گورو جی اپنی جھونپڑی چھوڑ کر کہیں گئے تھے؟ اس نے جواب دیا کہ کہیں نہیں گئے تھے۔ برہمچاری جی نے ٹھیک ہی سب کچھ بتایا تھا واقعی گورو مہاراج کا دوسرا روپ بھی تھا۔ میں ششدر رہ گیا۔ سامنے کی بات تھی پھر بھی سب کچھ ناقابل یقین سا لگتا تھا۔ گورو جی میری طرف مڑے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی کہنے لگے تم اتنے حیران کیوں ہو رہے ہو۔ سادھو کی نظر کے سامنے جنگل پہاڑ مکان دیوار کچھ وقعت نہیں رکھتے ہم یہاں بیٹھے بیٹھے دنیا کے کسی بھی مقام کے فرد سے رابطہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی ہی دوری پر ہو۔ میں تذبذب میں تھا کہ میں حقیقی گورو جی سے مخاطب تھا۔ یا ان کا ہمزاد تھا۔ میں نے گورو جی سے پوچھا کہ یہ "دو جسمی" والا معاملہ سمجھ میں نہیں آیا آپ دو روپ کیسے اختیار کر لیتے ہیں۔ گورو جی نے قدرے آنکھیں موند لیں پھر کہنے لگے کہ اے میرے عزیز ذرا غور سے سن سادھو جب گیان

دھیان کی معراج پر ہوتا ہے تو ایک درجہ ایسا بھی آتا ہے جب سادھو کا جسم ایتھر میں تحلیل ہو سکتا ہے اور پھر وہ اپنی ہی جیسی شکل و صورت کے ہمزاد کو جہاں اور جب چاہے بھیج سکتا ہے ۔ مگر اس درجہ کمال کی روحانی عظمت کا حصول جان جوکھوں کا کام ہے ۔ دوسرے الفاظ میں بات یوں بھی واضح ہو سکتی ہے کہ یوگی کا جسم یعنی خود حقیقی یوگی تو وہیں رہتا ہے مگر اس کی پرچھائیں جہاں وہ حکم دے چلی جاتی ہے ۔

اس درجہ کی عظیم روحانی طاقت کے حصول کے لئے مشق کی جائے تو مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر تخریبی یا خود غرضی پر محمول مقاصد پیش نظر ہوں تو بعض اوقات یوگی خود تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ یعنی عبرت انگیز انجام سے دوچار ہوتا ہے ۔

پوری دنیوی آلائشوں سے پاک صاف ہو کر اس سنسار سے کٹ کر زبردست قوت ارادی سے کام لیکر انسان اس درجہ روحانیت کو اپنا سکتا ہے۔ لیکن وہ بھی اگر ضروری ہو تو ورنہ نہیں اور مصیبت زدہ انسان کی مدد کر سکتا ہے۔

کچھ دیر تک ہم دونوں خاموش بیٹھے رہے ۔ گوروجی نے بتایا کہ حقیقی یوگی کبھی بھی یوگا کے ذریعے سیکھی ہوئی عظیم طاقت کے حصول پر مغرور نہیں ہوتے اور نہ ہی خوشی سے وہ خوارق دکھلاتے پھرتے ہیں۔ بلکہ اگر ان سے فرمائش کی جائے تو وہ بگڑ جاتے ہیں۔ اگلے دن میں پھر ان کی خدمت میں حاضر ہوا ان سے دریافت کیا کہ اونچے درجے کی عظیم روحانی قوتوں کے حصول کے لئے اگر خاص طریقے ہوں تو بیان فرمائے جائیں تب انہوں نے جواب دیا۔

وہ لوگ جن کا دل صاف آنکھوں میں پاکبازی ہوتی ہے وہ لوگ جو صرف خالق حقیقی کے تابع زندگی بسر کرتے ہیں یعنی ہیرا پھیری دغا بازی چوری اور جنسی آلودگی سے بچ سکیں اور جو بندوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوں۔ انسان سے محبت کرتے ہوں۔

ان کے دکھ درد بانٹنے کی صلاحیت رکھتے ہوں ۔ وہ لوگ بے شک اس راہ کی مشکلات پر قابو پا کر اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ویسے تو ہر شخص میں استعداد و صلاحیت ہوتی ہے ۔ لیکن کتنے ہیں جو اپنے نفس پر اس حد تک قابو پا سکتے ہوں۔ بس اس کے بعد گوروجی کے چرن میں نے چھوئے ان سے اجازت لی انہوں نے دعائیں دیں اور

میرے بارے میں پیشنگوئی کی "شری آنند یاد رکھنا" تمہاری زندگی یوگا کے لئے وقف ہو چکی ہے ۔ اور ان کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی ۔ اس سے یوگی کی چار صلاحیتوں کا علم ہوا ۔ اول دور نظری ' دوئم ٹیلی پیتھی ' سوئم پیش بینی ' چہارم ہمزاد کی تسخیر۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ ایسی اعلیٰ صلاحیتیں صرف مسلمانوں میں ہی ہوں بلکہ دیگر مذاہب میں ہو سکتی ہیں ۔ بس فرق اتنا ہے کہ وہ ان کے حصول کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دیتے ہیں اور اسی مقصد کے لئے ریاضت کرتے ہیں جبکہ صوفیاء کرام کو ضمناً" ایسی قوتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔

پھر یہ بھی کہ یہ لوگ ان قوتوں کو آخری حد سمجھتے ہیں اور ہمارے صوفیاء کرام انہیں ابتدائی بات سمجھتے ہیں۔

قوت حروف اور ابن خلدون

حروف کی قوت اور ریاضت جسمانی سے صوفیا کرام اعلیٰ درجہ کی روحانی قوتیں حاصل کرتے تھے۔

ریاضت جسمانی سے ہماری مراد یہاں روحانی ریاضات ہیں اب. آیئے پہلے ہم حروف کی قوت اور ان کے پوشیدہ اسرار کا جائزہ لیتے ہیں ۔ مشہور مورخ اور محقق ابن خلدون روحانی اثرات حروف کے ضمن میں یوں رقمطراز ہیں لکھتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں اس علم کو کیمیا کہتے ہیں ۔ جس کو در حقیقت طلسمات کہنا چاہئے ۔ عالم میں تصرف کرنے والے متصرفین نے اپنے علم تصرف کے لئے یہ نام رکھ لیا ہے ۔ گویا عام لفظ خاص معنی میں استعمال ہوا ہے ۔ یہ علم مسلمانوں میں اس وقت ظاہر ہوا ۔ جبکہ اسلاف کا زمانہ گزر گیا اور غالی صوفیوں کا زمانہ آیا ۔ ان کو شوق پیدا ہوا کہ حواس کے حجاب درمیان سے اٹھا کر خوارق کی قوت پیدا کریں ۔ اس لئے انہوں نے اس فن کی کتابیں اور اصطلاحات مرتب کیں اور خیال کیا کہ ارواح فلکی اور طبائع کو اکبی مظاہر آسمانی اور اسرار حروف تمام اسماء الہٰی میں جاری و ساری ہیں ۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمام مخلوقات اور مکونات میں بھی

اسرار حروف کی نیرنگیاں موجود ہوں۔ اور تکوینات اور مخلوقات کی حالت چونکہ ابتدائے آفرینش سے بدلتی اور کچھ سے کچھ ہوتی رہتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ نیرنگیاں اسرار حروف کو ظاہر کر رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ خود ظہور پزیر ہوئی ہیں۔

غرضیکہ اس طرح یہ فرقہ صوفیاء میں علم اسرار الحروف پیدا ہوا۔ جو درحقیقت علم کیمیا کی فرع ہے یونانی اور ابن العربی وغیرہ کی اس فن میں بہت سی تالیفات ہیں۔ جن کا ماحصل ان کے نزدیک اسماء حسنیٰ اور کلمات الٰہیہ کے ذریعے سے جن میں اسرار حروف شامل ہیں عالم طبیعت میں تصرف کرتا ہے صوفیوں میں اختلاف ہے کہ آیا یہ تصرف امزجہ حروف کے ذریعے ہوتا ہے یا کسی اور وجہ سے ایک فرقہ امزجہ حروف کی
کرتا ہے اور طبائع چہارگانہ میں سے ہر ایک طبیعت کو خاص خاص حروف سے مختص کرتا ہے۔
اور ان حروف کی مخصوص طبیعت فعلی یا انفعالی تصرف کرتی ہے نہ کہ وہ حروف اسی طرح ہر حرف ابجد ایک قانون صناعی اور فرضی ہے۔ جسے تکسیر کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ چار قسم ہوگئے۔

آتش	اہ ط م ف ش ذ
باد	ب و ی ن ص ت ض
آب	ج ز ک س ق ث ظ
خاک	د ح ل ع ر خ غ

قانون اس میں یہ ہے کہ آتشی حروف امراض باردہ کو دفع کرتے ہیں اور قوت حرارت کو بڑھاتے ہیں۔

مثلاً مریخ کی آتشیں قوت جنگ وجدل کو دو چند کرتا ہے تو حروف آتشی سے مدد لیں گے۔ تپ وغیرہ دور کرنے کے لئے حروف آبی سے کام لیجئے۔ کیونکہ حروف آبی امراض حارہ وغیرہ کو دفع کرتے ہیں۔ اور قوت باردہ حساً اور حکماً مضعف کرتے ہیں۔
اس کو اس طرح بھی لیں کہ اگر کسی شخص کا قمر کمزور ہو اور اس کی قوت کو بڑھانا

حاشیہ اد۔ تصرف کا قائل ہے اور عناصر کی طرح امزجہ حروف کی بھی چار قسمیں

مقصود ہو تو قمر کی آبی قوت کو آبی حروف سے یا خاکی حروف سے پوری قوت کا بنادیں گے۔

صوفیوں کے دوسرے فرقے کا خیال ہے کہ حروف جو کچھ اثر کرتے ہیں وہ نسبت عددی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ گویا نسبت عددی موثر اور متصرف ہے کیونکہ حروف ابجد وضعاً" وطبعاً" اعداد متعارفہ پر دلالت کرتے ہیں۔ انہی اعداد کی وجہ سے ان میں باہم [illegible] جیسے ب ک ر ہیں۔ کہ ان میں سے ہر ایک دو عدد رکھتا ہے اسی طرح "د م [illegible]" میں نسبت چار کی ہے۔
اس میں ان کا ضعف اور قوت ہے۔
مثلاً م کا ضعف د میں ہے۔ ت کا ضعف م میں ہے اسی طرح عناصر کے بھی اوفاق [illegible] ہیں۔
مثلاً آتش ۱ باد ۲ آب ۳ خاک ۴ ہے تصرف میں جو گونا گونی پیدا ہوتی ہے وہ اسی [illegible] عددی کے تناسب کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے (عمل میں آتی ہے) اور [illegible] ایسا دقیق مسئلہ ہے کہ ذہن میں نہیں آتا اور آتا ہے تو نہایت دشواری سے۔ [illegible] از قبیل علم و قیاس نہیں بلکہ اس کا سمجھنا ذوق و کشف پر منحصر ہے [illegible] بھی لکھتے ہیں کہ اسرار حروف قیاس عقلی سے سمجھ میں نہیں آسکتے اس کی [illegible] کا سمجھنا مشاہدہ اور توفیق الٰہی پر منحصر ہے۔
رہا ان حروف و اسماء مرکبہ سے عالم طبیعت میں تصرف کرنا اور عالم طبیعت و تکوینات کا اس سے متاثر ہونا تو اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اکثر صوفیاء کے عمل سے اس کا ثبوت ملتا ہے بعض دفعہ خیال آتا ہے کہ ان صوفیوں اور ارباب طلسم کا تصرف ایک ہی قسم کا ہے مگر یہ خیال غلط ہے کیونکہ طلسم ایک قہری روحانی قوت ہے۔
جو حروف کی قوت فلکی اثرات اور عددی نسبت اور طلسم کی روحانیت کو کھینچنے والے بخورات کے ذریعہ عمل کرتی ہے۔ گویا طلسم طبائع علوی کو طبائع سفلی میں آمیز کرتا ہے۔ [illegible] لئے اہلِ علم طلسم کو ایسا خمیر سمجھتے ہیں جو طبائع اربع سے مرکب کیا ہوا ہو اور دوسری چیز [illegible] کر اس کی حالت بدل دیتا ہے۔

اکسیر بھی اجزائے معدنیہ کے لئے خمیر ہی ہے کہ ان میں استحالہ پیدا کر دیتی ہے اس لئے کیمیا کا موضوع جسم در جسم ہے۔ کیونکہ اکسیر حاصل کرنے کے لئے تمام اجزاء جسمانی ہوتے ہیں اس سے ایسی اکسیر تیار ہوتی ہے کہ جس دھات پر پڑے اسے سونا بنا دیتی ہے ۔ اسی طرح طلسم کا موضوع روح فی الجسم ہے۔ لہٰذا طبائع علوی کو طبائع سفلی سے مربوط کرنا پڑتا ہے۔

اس اعتبار سے کہ خاص قسم کا مزاج پیدا ہو کر طبیعت کے بدلنے کے لئے خمیر کا کام دیتا ہے صوفیوں کا ایک فرقہ اہل اسماء ہوتے ہیں۔ یہ جو کچھ تصرف کرتے ہیں وہ کشف و مجاہدہ اور امداد ربانی سے کرتے ہیں ان کو نہ فلکی قوی سے مدد لینا پڑتی ہے نہ کسی اور سے اور جو مدد ملتی ہے وہ بہت اعلیٰ اور برتر ہوتی ہے اہل طلسمات بھی ریاضت کرتے ہیں۔ تاکہ روحانیت حروف یا افلاک کو اتار سکیں صاحب اسماء کو اسرار الٰہی اور حقائق ملکوت کی معرفت حاصل ہوتی ہے جو کشف و مشاہدہ کا اصل نتیجہ ہے۔ اگر مناسب اسماء اور طبائع حروف سے واقفیت پیدا کر کے تصرف پر ہی اکتفا کر لے تو اسی کو کیمیا کہتے ہیں اس میں اور صاحب طلسم میں کوئی فرق نہیں۔ بلکہ صاحب طلسم کا عمل زیادہ وثوق کے قابل ہے۔ اس لئے کہ طلسم اصول طبیعہ اور علمیہ رکھتا ہے اگر صاحب اسماء کشف سے محروم رہا تو علوم اصطلاحیہ میں کوئی قانون برہانی قابل اعتبار نہیں رہتا۔ تو اس کا مرتبہ لازمی ادنیٰ ہونا چاہئے۔

بعض صاحب علم اسماء الٰہی کو بھی قوی کواکب سے آمیز کرتے ہیں اس حالت میں اسماء حسنیٰ کے ذکر اور نقوش کے پُر کرنے کے اوقات مخصوص کرتے ہیں۔ جس کو خاص خاص کواکب سے تعلق ہو جیسا کہ امام بونیؒ نے اپنی کتاب میں انماط کا ذکر کیا ہے اوقات کی یہ مناسبت ان لوگوں کو برزخ کمال اسماء سے یا بارگاہ الٰہیہ سے حاصل ہوتی ہے اور مشاہدہ اس کی خبر دیتا ہے۔ اور جب صاحب اسماء اس مشاہدہ پر قادر نہ ہو اور تقلیداً وقت مناسب عمل کے لئے اختیار کرے۔ تو وہ صاحب طلسم کے برابر ہی ہوگا بلکہ اس سے بھی کمتر۔

بعض اوقات ارباب طلسم بھی اپنے دیگر اعمال کے علاوہ مخصوص دعاؤں سے کام

لیتے ہیں لیکن یہ دعائیں ایسی نہیں ہوتیں جیسی کہ اصحاب اسماء کی۔ یہ اپنے طریقے کے [illegible] ان سے کام لیتے ہیں۔ انہوں نے دعاؤں کے لئے قرآن کی سورتوں اور آیتوں کو ایک منفرد طریقہ سے تقسیم کر رکھا ہے اور روحانیت کواکب سے انہیں متعلق کر کے اعمال طلسم مکمل کرتے ہیں مسلمۃ المجریطی نے کتاب الغایت الحکیم میں اور امام ابوالعباس بن علی بونیؒ نے کتاب انماط میں بھی اس طریقہ کو اپنایا ہے چنانچہ دونوں کتابوں کو دیکھنے سے یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کیونکہ انماط میں دعاؤں کو ساعات کواکب کے [illegible] مخصوص کیا ہے اور غایت میں دعاؤں کو کواکب کے ساتھ منسوب کر کے قیامات [illegible] یعنی زکوٰۃ انکا نام رکھا ہے مطلب دونوں کا ایک ہی ہے یعنی دعائیں کواکب سے [illegible] ہیں یہ یاد رکھیں کہ عالم شرع میں دعاؤں پر کوئی پابندی نہیں جب چاہے کر [illegible] اور جو مانگنا چاہے کرے علم الحروف ایک بہت بڑا علم ہے اس کے اسرار کو جاننا [illegible] کام ہے۔ یہ سائنس اپنے لئے ایک خاص مقام اور درجہ رکھتی ہے جب تک [illegible] کی جائے اور اس علم کے نقاط کو سمجھا نہ جائے اثر پیدا نہیں ہوتا

اس عبارت مذکورہ سے آپ پر اچھی طرح واضح ہو گیا کہ صوفیا کرام کے دونوں [illegible] کی انداز میں روحانی تصرف پیدا کر کے کام لیتے ہیں اور روحانی قوتوں کو [illegible] میں لاتے ہیں۔ اب ہمیں اس موضوع پر مزید بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے [illegible] اور اثرات الحروف پر ہم ایک الگ کتاب تصنیف کر رہے ہیں جس میں اس موضوع پر بحث ہوگی۔

طبائع اور ہمزاد

عناصر خالص اور کلی لحاظ سے چار ہیں۔ ویسے تو آج کے سائنس دان کئی عناصر کی نشاندھی کر رہے ہیں۔۔ ۹۲ تا ۱۳۵ کے قریب قریب عناصر کے وجود کی خبر آ جکی سائنس دے رہی ہے دراصل یہ سب عناصر انہی چار عناصر سے مخلوط ہیں انہی چار کی مختلف ہیت اور امتزاج ترقی و تنزل کو مختلف عناصر کہا جاتا ہے اور سب کی اصل اور روح بغیر امتزاج کے یہ چار ہی عناصر ہیں جیسا کہ یونان کا ایک کامل حکیم طالیس بن عسیان لکھتا ہے یہ حکیم علم ریاضی اور فلسفہ کو بھی بخوبی سمجھتا تھا۔ عناصر کے ضمن میں ان کا فرمان ہے کہ عناصر چار ہیں اور اگر تم زیادہ کا کہو تو ان چار کو چار میں ضرب کردو یہ عناصر کی بڑی اقسام ۱۶ بن جائینگے۔ یعنی ایسی اشکال جو تمام توڑ پھوڑ کے بعد اصل ہوں اب ان سولہ کو سولہ میں ضرب کردو تو ۲۵۶ عناصر ہوں گے جو کہ عدد چار کا کعب ہے۔ اب اگر مزید انہی چار عناصر کے تغیر و تبدل کو دیکھنا چاہو تو عدد ۲۵۶ کو نی نفیہ ضرب کرو اور بعد ازاں کعب نکالو تو عناصر نکلتے آئینگے اور یہی مخلوط عناصر ہی ہماری اس کائنات میں مختلف اشکال میں موجود ہیں۔ بہرحال اس موضوع پر اپنی کسی اور تصنیف میں بحث کرینگے۔ اس جگہ بتانا یہ مقصود ہے کہ جس طرح ہر شے کسی نا کسی عنصر سے متعلق ہے تو ضرور انسان بھی کسی عنصر یا کئی عناصر سے متعلق ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ انسان بھی سب عناصر میں سے کئی عناصر سے متعلق ہے اور ان چار مرکزی اہم عناصر میں سے کسی کے عناصر اس میں زیادہ ہیں کسی کے کم جس عنصر کی زیادتی ہوتی ہے اسی کے مطابق ہر شخص کا مزاج ہوتا ہے اور جس کی کمی ہوتی ہے اس عنصر کی خوبیاں اور خامیاں اس شخص میں کم ہوتی ہیں چونکہ عمل ہمزاد کرنے میں ہمیں معلوم کرنا ضروری ہے کہ کون سا شخص کس مزاج کا مالک ہے تاکہ اس کی طبع کے موافق عمل کا انتخاب کیا جاسکے۔ جو جلد تاثیر کرے اور نقصان کا احتمال نہ ہو

ہمزاد کے اعمال کو بھی حکماء نے ان چار عناصر کو ملحوظ رکھ کر ترتیب دیا ہے کوئی عمل تو آتشی ہے کوئی بادی کوئی آبی اور کوئی خاکی۔ اب جس شخص کا جو مزاج ہوگا وہ اسی عنصر سے متعلقہ ہمزاد کا عمل کریگا تو فائدہ ہوگا ورنہ مخالف طبع عمل سے نقصان کا اندیشہ ہے

اور عمل کے نہ ہونے کا ڈر ہے۔

ویسے تو انسان کا مزاج معلوم کرنے کے کئی طریق ہیں جن سے انسان کے اندر الگ الگ عناصر کا اندازہ ہوجاتا ہے اور ایک قوی عنصر کا بھی پتہ چل جاتا ہے لیکن یہاں ہم علم الجفر کا ایک نہایت آسان اور قابل فہم کلیہ لکھتے ہیں کہ جس سے اپنا عنصر اور اپنے اندر دیگر عناصر معلوم کرنے میں آپ کو وقت نہ ہو اور آسانی سے اپنے عناصر معلوم کرسکیں پھر اپنی طبع کے موافق عمل کا انتخاب کریں تاکہ عمل آپ کی طبیعت کے لئے بوجھ نہ بنے اور باآسانی پایہ تکمیل کو پہنچے۔

چار عناصر کے لئے جو حروف حکماء نے ترتیب دیئے ہیں اور ہماری تحقیق میں درست ثابت ہوئے ہیں ان کا نقشہ یہ ہے

آتش	ا ھ ط م ف ش ذ
[illegible]	ب و ی ن ص ت ض
[illegible]	ج ز ک س ق ث ظ
[illegible]	د ح ل ع ر خ غ

اور ابجد قمری جس کی ترتیب مسلم ہے اور سب علماء نے تسلیم کی ہے اور ان کی عددی قوت کو مانا ہے وہ یہ ہے۔

حروف	ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

مشاہدہ اور تجربہ بتاتا ہے کہ آدمی کا نام بہت اہم ہے اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہے۔

اور نام میں بہت سی تاثیرات ہیں علم الاعداد اور نجوم میں بھی نام کا عمل دخل ہے۔

نام کے ہر حرف کے انسان پر اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ہر حرف سے سیارہ منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ حروف کے اثرات اور ہر حرف نام سے بھی بہت سی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں بعض اصحاب کہتے ہیں کہ نام تو گھر والے اپنی مرضی سے رکھتے ہیں اور آدمی اپنی مرضی سے بھی رکھ لیتا ہے پھر اس مسئلہ کا آپ کیا جواب دیتے ہیں تو عرض ہے کہ یہ درست ہے کہ ماں باپ اور عزیز و اقارب مل کر نام رکھتے ہیں اور خوب سوچ کر ایک بہتر نام کا انتخاب کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ ان احباب کے خیالات اور ذہن پر سیارگان کی غیر مرئی شعائیں اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں اور انہی شعاعوں کے زیر اثر جو نام وہ منتخب کرتے ہیں وہ درست ہوتا ہے اور بعض مسلمان گھرانے پیدائش کے بعد قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہیں جو اسم الہٰی نکلے یا جو اسم برآمد ہو اسے رکھ لیتے ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ جیسا کہ کتاب الغایت وغیرہ میں آیات کو سیارگان سے منسوب کیا گیا ہے ان کے وہ اسم اور حروف بھی سیارگان سے متعلق ہونگے۔ اور ان کی ترتیب میں ایک خاص اثر اور موصوف کے لئے ایک خاص تاثیر ہوگی۔ جو حتمی طور پر اثر انداز ہوتی ہوگی۔ یہ بھی تجربہ بتاتا ہے کہ جن لوگوں کے نام خلاف قانون کسی نہ کسی طرح رکھے جاتے ہیں اور سیارگان کے اثرات انہیں متاثر کرتے ہیں مگر وہ اپنی رائے کو اولیٰ رکھتے ہیں اور نام بے قاعدہ رکھا جائے تو ایسے اشخاص کو آپ نے ہر طرح پریشان حال اور ملول پھرتے دیکھا ہوگا۔ اور یہ لوگ یہ بھی کہتے پھر رہے ہونگے کہ یار یہ نام ہی منحوس ہے میں نام تبدیل کرنا چاہتا ہوں اور آخر جب نام تبدیل کر لیتے ہیں تو درست ہو جاتے ہیں۔ بشرطیکہ اس وقت بھی نام کسی اصول کے تحت رکھا گیا ہو۔ بہرحال کئی دلائل ہیں جن سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ نام زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے یہ اثرات کیوں اور کیسے ہیں تو اس کے لئے ایک الگ دفتر درکار ہے۔ لیکن مختصر یہ کہ نام کے حروف الگ الگ عناصر اور ان کی مخصوص ہیت یعنی تغیر و تبدل اور حروف کی عنصری قوت کا عددی اعتدال انسانی جسم پر مرتب ہوتا ہے کیونکہ تمام لوگ اسے جب اسی نام سے پکارتے ہیں تو ان حروف کا اثر انسانی جسم پر مرتب ہوتا

ہے اور اگر یہ نام مخالف عناصر سے مرتب ہو تو جسم کے عناصر اس سے جلال کی کیفیت کا شکار ہو کر مسمی کے لئے ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں اور اگر موافق عناصر ہوں تو مسمی کو عنصری قوت دیتے ہیں اور مشاہدہ یہ بھی بتاتا ہے کہ ہم بچے کا نام کچھ اور رکھتے ہیں مگر بڑا ہونے تک اس کا نام کچھ اور پڑ جاتا ہے جو یقیناً کسی غیر مرئی اثرات کے تحت ہے۔ اور یہ علت خواہ مخواہ نہیں بلکہ ضرور اس کا روحانی معلول کوئی ہے اور یقیناً یہ اثرات عناصر و کواکب ہی ہیں اس پر تفصیلی بحث پھر کبھی کرینگے۔ فی الحال تو آپ کو ہر شخص کی عنصری قوتوں کے استخراج کا طریق سمجھا دیں۔

جس نام کے عناصر معلوم کرنے ہوں اس شخص کے نام کے سب حروف کو الگ الگ کر کے عنصری ترتیب سے لکھیں جس عنصر کے حروف کے اعداد زائد ہوں وہی عنصر اس شخص کا ہے اور پھر ان میں کئی مدارج ہیں جن سے ہماری بحث نہیں ہے۔

مثلاً بابر سلطان

ب ا ب ر س ل ط ا ن

	حروف اسم	اعداد
آتش	ا ط ا	۱۱
باد	ب ب ن	۵۴
آب	س - -	٦۰
خاک	ر ل -	۲۳۰

معلوم ہوا ہے کہ بابر سلطان کے اندر خاکی عنصر سب سے زیادہ ہے اور اس کے ۲۳۰ عناصر اس میں موجود ہیں جو خاک کی مخلوط شکل ہوگی اس کے بعد آبی ہے جسکے ٦۰ عناصر اس کے اندر ہیں پھر بادی جس کے ۵۴ عناصر ہیں پھر آتشی جس کے ۱۱ عناصر ہیں ان سب کو جمع کیا تو ۳۵۵ عناصر ہوتے ہیں یعنی بابر سلطان الگ الگ ۳۵۵ عناصر سے مخلوط ہے اور ان سے ملکر کچھ اور [illegible] بنتے ہونگے۔

جس شخص کے نام میں کسی عنصر کے حروف ہوں ہی نہ تو اس کے دوست عنصر کے حروف کے مطابق فرض کرلیا جاتا ہے۔ اس طرح معلوم ہوا کہ بابر سلطان کا عنصر خاکی ہے اور اسے ہمزاد کے خاکی اعمال کرنے چاہئیں۔

آتشی ہمزاد

ہمزاد کے اعمال میں آتش باد آب خاک کی پہچان یہ ہے کہ آتشی ہمزاد کا عمل یا تو چراغ جلا کر پس پشت رکھا جاتا ہے اور عمل کیا جاتا ہے یا پھر سورج کیطرف دیکھ کر یا آگ پر نگاہ رکھ کر چراغ وغیرہ یا صندل کی لکڑی یا کوئلوں پر نگاہ رکھ کر۔ غرضیکہ آتشی ہمزاد کے عمل میں آگ کو نمایاں خصوصیت حاصل ہوتی ہے۔

بادی ہمزاد

بادی عمل ہمزاد کی پہچان یہ ہے کہ ایسے عمل ہوا میں نظر جما کر پڑھے جاتے ہیں۔ یا دھوپ میں سایہ پر نگاہ جما کر یا کسی درخت یا پہاڑی وغیرہ پر بیٹھ کر جہاں ہوا کھلی آ رہی ہو یا الٹے لٹک کر۔ وہ عمل جس میں سایہ پر نظر جمانے کے بعد آسمان پر دیکھنا ہوتا ہے اور آسمان سے سایہ کو نیچے اتارنا ہوتا ہے غرضیکہ بادی اعمال ہمزاد میں ہوا کو خاص دخل ہے

آبی ہمزاد

آبی عمل ہمزاد میں لب آب بیٹھ کر عمل کرنا پانی میں کھڑے ہو کر عمل پڑھنا اور سایہ پر نگاہ جمانا پانی کے اندر بیٹھ کر عمل کرنا کہ سر بھی باہر نہ نکلے جہاز یا کشتی پر چلہ کھینچنا کہ اتنے دن پانی میں ہی بسر کرنے ہوں آبی اعمال میں پانی کو خاص دخل ہوتا ہے۔

خاکی ہمزاد

بیٹھ کر اندھیرے میں عمل پڑھنا۔ لیٹ کر عمل کرنا۔ مٹی پر نگاہ جما کر پڑھنا، مٹی کی تسبیح اور غلولے بنا کر عمل کرنا۔ جس عمل میں کوئی خاص آگ پانی ہوا کا دخل نہ ہو وہ عمل خاکی ہے اور وظائف سے عمل کرنا بھی خاکی ہے۔

جلالی و جمالی ہمزاد

اللہ تعالیٰ کے اسماء جن کا احصاء ممکن نہیں ہے ان میں سے ہر اسم کسی نہ کسی کیفیت میں شامل ہے یا تو وہ بہ اعتبار صفت جمالی ہے یا جلالی ہے اور بعض اسماء ایسے بھی ہیں جو مشترک کہلاتے ہیں یعنی ایک جہت سے وہ جلالی ہیں اور دوسری جہت سے جمالی اور یاد رہے کہ ہر جمال بھی جلال ہوتا ہے یعنی جب جمال میں شدت واقع ہو جاتی ہے تو وہ جلال ہو جاتا ہے اسی لئے صوفیاء کرام کے ہاں یہ مقولہ مشہور ہے کہ :

ہر جمال کے لئے جلال ہے اور ہر جلال کے لئے جمال ہے

جلال اور جمال مطلق گرچہ صفات الٰہیہ ہیں اور خلق کو ان میں قدم رکھنے کی جرات نہیں ہے۔

مگر باعتبار مخلوق ان میں حق کی یہ صفات بھی جزوی طور پائی جاتی ہیں۔ اور مشتق کا حق نقط ذات الٰہی کو ہے جیسا کہ قدرت کا حق اور قادر مطلق صرف ذات الٰہی ہے۔ مگر بندوں کو بھی اپنے اپنے کاموں پر جزوی طور پر قادر کر دیا گیا جیسا کہ سمیع مطلق ذات اللہ ہی ہے مگر بندوں کو بھی سماعت جزوی عطا ہے جیسے بصیر اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے مگر بندوں کو بھی جزوی بصارت حاصل ہے اسی طرح جلال و جمال کا مطلق حق ذات اللہ ہی میں ہے اور وہی اصل میں ان صفات کی حامل ہے مگر جزوی طور پر مخلوق کو بھی یہ صفات حاصل ہیں۔ صفت جلال عظمت بڑائی کی دلیل ہے اور اس کا مرتبہ بہت اعلیٰ ہے۔

صفت جمال نرمی و محبت اور آسانی کی دلیل ہے اور اس کا مرتبہ اس سے کم ہے۔

مگر تاثیر کے لحاظ سے صفت جمال مخلوق کے لئے اعلیٰ ہے اور صفت جمال کی نرمی سے مخلوق متاثر ہوتی ہے اور جلال کی سختی اور بڑائی سے گھبراتی ہے عمل ہمزاد میں جلالی و جمالی حیثیت برقرار ہے یعنی عامل کی جو طبیعت ہوگی اس کے ہمزاد کی وہی طبیعت ہوگی اور اگر عمل کی خاصیت جمالی ہے اور عامل کی جلالی تو کامیابی کی امید ہے اور اگر عمل کی خاصیت جلالی ہے اور عامل کی جمالی تو نقصان کا اندیشہ ہے بلکہ بالطبع چاہئے یہ کہ اگر عامل

جمالی ہے تو جمالی عمل کرے اور اگر جلالی ہے تو جلالی عمل کرے اگرچہ اس صورت میں یہ جمالی عمل بھی کر سکتا ہے۔ مگر جیسا کہ مثل مشہور ہے۔

کل شیء یرجع الی اصلہ

ہر شے اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے

اور جیسا کہ حدیث پاک ہے :۔ برتن سے وہی کچھ ٹپکتا ہے جو کچھ کہ اس میں ہو کل اناء یترشح بما فیہ

ہم ذیل میں اسماء الٰہیہ درج کر رہے ہیں۔ ان میں جمالی جلالی کمالی اور ذاتی اسماء درج ہیں آپ اپنی عبارت عمل میں دیکھیں کہ اس میں کونسے اسماء الٰہی ہیں جو بھی اسماء ہوں ان کو الگ نکال لیں پھر انہیں دیکھیں کہ جمالی ہیں جلالی یا مشترک یا ذاتی۔ جو بھی ہوں اسی قسم کا عمل ہے مثلاً اگر کسی عزیمت میں اسماء حیّ قیوم ہی ہیں ان کے سواء کوئی اسماء نہیں ہیں تو چونکہ نقشہ میں حیّ اسم ذات ہے اور قیوم اسم کمال ہے جسے ہم مشترک بھی کہتے ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ عزیمت مشترک ہے کیونکہ اسم ذات کو ہر خاصیت حاصل ہے اور وہ قیوم کے ساتھ مشترک ہو گیا۔ مثلاً عمل ہمزاد ایسا ہے جس میں اسم لطیف پڑھنا ہے اور یہ جمالی ہے اس لئے صفت جمالی والے کو یہ عمل کرنا چاہئے بعض ایسے طلسمات ناقابل فہم ہوتے ہیں کہ جن میں اسم الٰہی کوئی نہیں ہوتا۔ ان کی خاصیت جلال و جمال معلوم کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو ذیل میں ہم عامل کو صفت جلالی و جمالی معلوم کرنے کا لکھیں گے۔ اور بعض ریاضات ایسی ہوتی ہیں جن میں کچھ پڑھنا ہی نہیں ہوتا بلکہ نقط ریاضت سے ہمزاد تسخیر کرنا ہوتا ہے یہ اعمال بھی جلالی و جمالی حیثیت رکھتے ہیں ان کی پہچان ایسے ہے کہ جو اعمال تو سہل انداز میں ہوں اور طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہو آسان ہوں ان کی صفت جمال ہے اور جن میں ریاضت طویل اور مشقت ذہنی و جسمانی کثیر ہو تو یہ جلالی اعمال ہیں اور جن میں سختی بھی ہو نرمی بھی ہو یہ اعمال مشترک ہیں اپنی صفت کو ملحوظ رکھ کر عمل کرنا چاہیے۔ اور یہی طریقہ بہتر ہے۔ بصورت دیگر ناکامی اور نقصان کا احتمال ہے۔

اسمائے جمال

العلیم	الرحیم	السلام	المؤمن	الباری	المصور	الغفار
الوھاب	الرزاق	الفتاح	الباسط	الرافع	اللطیف	الخبیر
المعز	الحفیظ	المقیت	الحبیب	الجمیل	الحلیم	الکریم
الوکیل	الحمید	المبدی	المحی	الواجد	الدائم	الباقی
البتر	المنعم	العفو	الغفور	الرؤف	المغنی	المعطی
النافع	الھادی	البدیع	الرشید	المجمل	القریب	المجیب
الکفیل	الحنان	المنان	الکامن	لم یلد ولم یولد	الکافی	الجواد
ذوالطول	الشافی	المعاذ	سلام قولاً من رب الرحیم	مبین	یٰسین	نعیم

اسمائے جلالی

الکبیر	المتعال	العزیز	العظیم	الجلیل	القھار	
القاھر	المقتدر	الماجد	الوالی	الجبار	المتکبر	
القابض	الخافض	المذل	الرقیب	الواسع	الشھید	المفضل
القوی	الممیت	المعید	المنتقم	المانع	الضار	
الوارث	الصبور	ذوالبطش	البصیر	الدیان	المعذب	
ذوالجلال والاکرام		المجید الذی		لم یکن لہٗ کفواً احد		
ذوالحول الشدید		القاھر الغبور		شدید العقاب		

اسمائے کمال

الرحمٰن	الملک	الربُّ	المھیمنُ	الخالقُ	السمیعُ
البصیرُ	الحکمُ	العدلُ	الحکیمُ	الولیُّ	القیومُ
المقدم	المؤخر	الاوّل	الاخرُ	الظاھرُ	الباطنُ
الوالیُ	المتعالی	مالک الملک	المقسطُ	الجامع	الغنیُ
المحیطُ	السلطانُ	المویدُ	المتکلمُ	الذی لیس کمثلہٖ شیٔ	

اسمائے ذات

اللہُ	الاحدُ	الواحد	الفردُ	الوترُ
الصمدُ	القدوس	الحیُّ	النورُ	الحقُّ

ان اسماء کے تشریحات بتا دیئے ہیں اور جلالی جمالی مشترک اور ذاتی اسماء کو بیان کر

دیا ہے۔ اب ہم طالب کی صفت معلوم کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہیں اور اسی طریقہ سے آپ کسی مبہم اور غیرواضح عبارت کی خاصیت بھی معلوم کرسکتے ہیں۔

طریقہ یہ ہے کہ ذیل میں ہم چند حروف جلالی جمالی اور مشترک بیان کر رہے ہیں اپنے نام کے حروف کو ان حروف کی ترتیب کے موافق دیکھیں۔ جس خاصیت کے حروف زیادہ ہوں وہی آپ کی خاصیت ہے اور اگر دو صفات کے یا تینوں کے برابر ہوں تو جس کے اعداد زائد ہوں وہی صفت متصور ہوگی اور اگر اعداد بھی برابر ہوں تو سمجھ لیں کہ دونوں صفات موجود ہیں۔

استخراج صفات

صفت جلال	ا	ل	م	ی	و	ن	ه	ی	ع	ط	س	ح	ق	ک
صفت جمال	ب		ت		ر		ز		ض		غ		خ	
مشترک	ث		ج		خ		د		ش		ظ		ف	

مثلاً بابر سلطان کے اسم کی خاصیت دیکھنی ہے

جلالی حروف ________ ا س ل ط ا ن
جمالی حروف ________ ب ب ر " " "
مشترک حروف ________ " " " " " "

معلوم ہوا کہ بابر سلطان میں صفت جلالی بدرجہ اتم ہے اور اسے جلالی اعمال ہمزاد زیادہ نفع دینگے اور چونکہ بحساب اعداد ۲۰۴ اعداد جمالی کے ہیں اس لئے بتایا کہ جمالی اعمال بھی کر سکتا ہے اور نفع ہوگا اگر کسی کے مشترک حروف زیادہ برآمد ہوں تو پھر جلال و جمال میں دیکھیں کے کس۔کے حروف زیادہ ہیں یا عدد زیادہ ہیں جس کے زائد ہونگے مشترک حروف اسی صفت کے ساتھ منسوب ہو جائینگے۔

امید ہے آپ اس بیان کو بخوبی ذہن نشیں کر چکے ہونگے۔ اور ہمیں مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہمزاد اور کواکب

وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدو بھافی ظلمات البر والبحر

اسی نے ستارے بنائے ہیں تاکہ خشکی اور سمندری تاریکیوں میں راہ مل سکے اس ارض خاک پر جو شے موجود ہے اس پر سیارگان کے اثرات بہرحال ہیں۔ ہر انسان حیوان چرند پرند جمادات نباتات سب کے سب کواکب کے اثرات سے متاثر ہیں اور ان کے بغیر ان کی نشو و نما ہی نہیں ہو سکتی۔ انسانوں کی تعداد خواہ کتنی ہی ہو ہر انسان ایک دوسرے سے شکل میں مختلف سہی مزاج میں مختلف سہی مگر پھر بھی ان میں ایک رشتہ اور قدر مشترک ضرور ہے اس طرح کئی اقدار مشترک ہوں تو بندوں میں ایک سلسلہ اشتراک قائم ہو جاتا ہے۔ اور اس علاقہ میں سات قسم کے مزاج اور طبیعتیں اور مرکزی سات اشکال ہیں۔ اگر آپ غور کرنے والے ہیں تو ان سات باتوں کو بخوبی نکال کر الگ کر سکتے ہیں۔ جو عام انسانوں میں ممتزج ہیں۔

عمل ہمزاد کے ضمن میں جتنے بھی اعمال ہیں ان میں سے بہت کم ایسے ہیں جو سیارگان کے اوقات سے بے نیاز ہیں ورنہ تمام اعمال اس پابندی میں جکڑے ہوئے ہیں اور کواکب کا ہمزاد کی تشکیل و اظہار میں گہرا تعلق ہے اگر کواکب کو ملحوظ نہ رکھا جائیگا تو ہمزاد کا عمل کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ انسان کا ذہن اس کا تصور قوت متخیلہ اور عمل سب کے سب کواکب کے اثرات سے متاثر ہو کر متحرک ہوتے ہیں اور اگر کواکب ہی درست نہ ہونگے تو ارادہ تصور اور خیال میں حرکت نہ ہوگی اور نہ ہی عمل فعال ہوگا اس طرح تمام محنت اکارت جائیگی۔

عمل ہمزاد شروع کرنے سے قبل سیارگان کا معلوم ہونا بھی ضروری ہے اعمال ہمزاد میں ناکامی کی وجوہ میں سے ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ کواکب پر نظر رکھ کر عمل کی

ابتدا نہیں کرتے اور انہیں وقت کا استخراج درست نہیں آتا۔

دراصل اعمال کی اقسام میں سے تسخیرات کے اعمال سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں اور وہی لوگ ان اعمال میں قدم رکھتے ہیں جو باقی تمام قسم کے اعمال میں کامیاب ہو چکے ہوں اور جنہیں اعمال کی تمام اونچ نیچ کا علم ہو۔ تاکہ وہ عمل کامیاب طور پر کر سکیں۔ لیکن ہمارے ہاں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یعنی جو طالب ابتداء کرتا ہے اور اسے نقوش وضع کرنے اور تلفظ عزائم تک کا علم نہیں ہوتا وہ ہمزاد کی طلب لیئے پھرتا ہے۔ در آں حالیکہ اس نے ایک عمل بھی کامیاب طور پر نہیں کیا ہوتا۔ اور سب سے اعلیٰ عمل ابتداء ہی میں کرنا چاہتا ہے بعض اعمال ہمزاد میں تو خاص طور پر اوقات کا تعین ہوتا ہے اور بندہ انہیں ملحوظ رکھ سکتا ہے مگر بعض اعمال میں کوئی تعین نہیں ہوتا اور بعض میں صرف نوچندی اتوار یا جمعرات وغیرہ ہوتا ہے جن میں اس طرح کا غیر واضح تعین ہو ان اعمال کو مندرجہ ذیل طریقہ پر کرنا چاہیے۔ اور ہم جن تاریخوں اور ایام و اوقات کا تعین کریں انہیں ملحوظ رکھ کر عمل کریں۔ ورنہ نتائج کچھ برآمد نہ ہونگے اور اگر ہمارے مطلوبہ منسوبات میں سے چند نہ ملیں اور باقی سب مل جاتی ہوں تب بھی عمل کیا جاسکتا ہے۔

ہم ذیل میں وہ بہترین اوقات و اصول بیان کر رہے ہیں جن کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ عمل میں تاثیر پیدا نہ ہو ان چیزوں اور امورات کے استخراج کے لئے آپ یا تو کسی ماہر منجم جو فریبی نہ ہو اس سے مدد لیں یا پھر خود انہیں استخراج کرنا سیکھیں اور اگر آپ کو آتا ہے تو نہایت احتیاط سے استخراج کریں۔

تواریخ قمری

سوائے ان اعمال کے جن کی تواریخ مقرر ہوں اگر کسی عمل کی تاریخ مقرر نہ ہو تو آپ دیکھیں عمل جلالی ہے یا جمالی۔ جس صفت کا عمل ہو اسی کی مناسبت سے ہم تواریخ ماہ ہائے قمری کی لکھ رہے ہیں ان کو اختیار کر کے عمل کریں۔

نقشہ تاریخ قمری

صفت	تاریخ ماہ قمری				
جلالی	۱	۲	۳	۴	۵
جمالی	۶	۷	۸	۹	۱۰
جلالی	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	
جمالی	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	
جلالی	۱۹	۲۰	۲۱		
جمالی	۲۲	۲۳	۲۴		
جلالی	۲۵	۲۶			
جمالی	۲۷	۲۸			
جلالی	۲۹				
جمالی	۳۰				

تاریخ کی طرح ماہ جلالی و جمالی کو بھی ملحوظ رکھیں۔ جن کا نقشہ یہ ہے

ماہ قمری	جلالی	محرم الحرام	جمادی الاوّل
ماہ قمری	جلالی	رمضان المبارک	ربیع الاوّل
ماہ قمری	جلالی	رجب المرجب	ذیقعد
ماہ قمری	جمالی	ربیع الثانی (آخر)	شعبان المعظم
ماہ قمری	جمالی	ذی الحجہ	صفر المظفر
ماہ قمری	جمالی	جمادی الثانی (آخر)	شوال المکرم

منحوس تواریخ

ہم نے قبل ازیں ایک نقشہ جلالی و جمالی تواریخ کا دیا ہے ان پر عمل کرتے ہوئے نیز ان تواریخ کو ملحوظ رکھیں اور کوئی عمل ہمزاد ان تواریخ کو شروع نہ کریں کیونکہ تواریخ نحس ہیں۔ ہم ذیل میں ہر ماہ کی تواریخ درج کر رہے ہیں۔

(نقشہ صفحہ نمبر ۵۷ پر)

ان تواریخ کے علاوہ اب ہم ایک پورا جدول بہترین اوقات عمل ہمزاد درج کر رہے ہیں۔ ان تواریخ کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ ان اوقات کا خیال رکھیں اور اگر چند باتیں مناسبت نہ بھی رکھتی ہوں تب بھی آپ بہتر اوقات کا نسبتاً" انتخاب کر سکتے ہیں۔

جدول عمل تسخیر ہمزاد بلحاظ کواکب

۱۔ آفتاب برج ذو جسدین میں ہو جو یہ ہیں۔

جوزا۔ سنبلہ۔ قوس۔ حوت اور طالع مستقیم ہو۔ اور اس کے ساتھ سعد کواکب کی نظر ہو ورنہ اگر مستقیم الطلوع طالع کے ساتھ نحس کواکب کی نظر ہوئی تو نتائج خراب ہونگے۔

بروج مستقیم الطلوع یہ ہیں۔

سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔

۲۔ زہرہ عطارد یا قمر طالب کے برج سے گیارہویں یا نویں یا پانچویں یا تیسرے گھر میں ہو۔ اور مریخ و زحل بنظر دوستی کسی نیک گھر میں یعنی تیسرے یا پانچویں یا نویں یا گیارہویں برج میں ہوں۔

عطارد۔ قمر۔ یا زہرہ۔ اگر شرف میں ہوں تو بہت بہتر ہے۔

۳۔ رجال الغیب یا تو کمر کی طرف ہوں یا پھر بائیں طرف ویسے ہماری تحقیق کے

مطابق چونکہ رجال الغیب والی یہ بات غلط ہے کہ وہ مخصوص تواریخ کو مخصوص سمتوں کی طرف ہوتے ہیں اس لئے ہمارا مشورہ ہے کہ آپ مندرجہ ذیل عمل کرکے بیٹھیں اس سے رجال الغیب کی نظر دوستی رہتی ہے ورنہ ان کے لئے جہت کا تعین نہیں ہے اور یہ جو ہم نے جہت کی بات لکھی ہے تو یہ عاملین کے قانون کے موافق ہے نہ کہ ہمارے اصول کے مطابق ہم تو صرف ذیل کا عمل پڑھ کر عمل کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ہم نے رجال الغیب کو کسی جہت میں مقید نہیں دیکھا ہے۔

آپ اگر چاہیں تو جہت کو اپنی تسلی کے لئے ملحوظ رکھ سکتے ہیں ورنہ آپ میرے والا عمل کرکے عمل شروع کریں۔

عمل رجال الغیب

طریقہ رجال الغیب سے استمداد حاصل کرنے کا یہ ہے کہ اول و آخر گیارہ گیارہ بار [illegible] پڑھیں۔ پہلے گیارہ بار درود شریف پڑھ کر تین بار فاتحہ شریف اور تین بار اخلاص [illegible] پڑھیں اور ارواح رجال الغیب کو بخشیں پھر تین بار ذیل کی عزیمت یا رجال الغیب پر سلام بھیجے اور پھر کام شروع کریں۔ اگر آپ یہ کام کرنے سے قبل یہ سلام پڑھ کر لیا کریں تو انشاء اللہ سب کام کاروبار دعوات۔ وظائف و اعمال میں رجال الغیب کی استمداد حاصل ہوگی اور عجیب و غریب فوائد وصول ہونگے۔

عمل رجال الغیب

السلام علیکم یا رجال الغیب و یا ارواح المقدسة اغیثونی بقوة انظرونی بنظرة یا نقباء یا نجباء یا ابدال یا اوتاد یا اقطاب و یا غوث اغیثوا بحرمة محمد صلی اللہ علیہ و علی الہ و اصحابہ و اہل بیتہ اجمعین و بارک و سلم تسلیما کثیرا کثیرا ○

۴۔ اور طالع برج بھی بروج ذو جسدین میں سے ہو یا اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر کم از

کم طالع برج سعد ضرور ہو۔

۵۔ اور عمل کے لئے سوائے ان اعمال کے جن میں کہ عمل کا دن مخصوص بیان کیا ہوتا ہے اگر کسی کا دن مخصوص نہ ہو تو دیگر امور کا لحاظ رکھتے ہوئے۔ پیر۔ بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ کا دن انتخاب کریں۔

۶۔ ساعت عمل بھی قمر۔ عطارد۔ مشتری۔ یا زہرہ کی ہو۔

۷۔ اس دن قمر در برج عقرب نہ ہو اور سعد کواکب یعنی قمر مشتری شمس۔ زہرہ۔ عطارد۔ کی آپس میں نظر تثلیث یا تسدیس ہو جو کہ ہر ماہ با آسانی مل جاتی ہیں۔

۸۔ منزل قمری بھی سعد ہو اور موافق عمل ہو یعنی شرطین۔ ہقعہ۔ ذراعہ۔ جبتہ۔ زہرہ۔ غفرا۔ زبانہ۔ فرع مقدم۔ ان میں سے اگر آخری تین منازل یعنی غفرا۔ زبانہ اور فرع مقدم ہوں تو بہت بہتر ہے۔

۹۔ شمس و مریخ و عطارد کے اگر آپس میں قوی اور سعد نظرات ہوں تو عمل بہتر رہے گا۔ ان اصول ستہ پر اگر آپ نے عمل کرکے عمل ہمزاد شروع کیا تو یقیناً کامیابی آپ کے قدم چومے گی اور باقی سب اصولوں کو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ صرف یہی نہیں کہ آپ وقت کا صحیح استخراج کرکے سمجھ لیں کہ ساری کامیابی اسی میں ہے بلکہ آپ باقی سب امور کو بھی ملحوظ رکھ کر عمل کریں انشاء اللہ ہمارے بیان کردہ اصولوں پر عمل کرنے سے ضرور کامیابی ہوگی۔

بخورات و لوازمات ہمزاد

بخورات تمام اعمال میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ دراصل نباتات اور جمادات میں خداوند کریم نے ایسی ایسی تاثیرات پیدا فرمائی ہیں جس سے انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

آج کا دور تو ایسا دور ہے کہ تمام افعال کی مثالیں بھی خود ہی پیدا کر رہا ہے آپ دیکھیں کہ بارود اور گیس کیسی کیسی تاثیرات رکھتی ہیں۔ گندھک ایک عام سی چیز ہے مگر اسے مخصوص طریقوں سے استعمال کیا جائے تو کیسی زود اثر چیز بن جاتی ہے۔ اسی طرح اعمال میں جب چند اشیاء نباتیہ یا جمادیہ کو کوئلوں پر رکھ کر دھواں کیا جاتا ہے تو یہ دھواں یا دخنہ عالم روحانی میں حرکت کا موجب بنتا ہے۔ اور روحانیات جو کہ اس دخنہ سے متعلق ہوتی ہیں اور اس دخنہ کو پسند کرتی ہیں وہ عامل کی طرف رجوع کرتی ہیں اور [illegible] یہ بھی ہے کہ عامل کے ذہنی قویٰ کو ایک خاص قسم کی خوشبو یا بدبو ملتی ہے [illegible] وہ اعمال [illegible] شروع کرتے ہیں۔ بعض ہمزاد کے اعمال جنات و موکلات کے [illegible] درج مل جاتے ہیں مگر بعض میں نہیں ہوتے۔ ہم اس ضمن میں [illegible] بیان کریں گے تاکہ جہاں بخورات درج نہ ملیں آپ وہاں پریشانی کا شکار نہ ہوں [illegible] روحانی مخلوق جس طرح عمل کی تاثیر سے متاثر ہوتی ہے اسی طرح بخور کی تاثیر سے بھی متاثر ہوتی ہے اور بخور کی تاثیر سے عمل دوگنا اثر کرتا ہے اور بغیر بخور کے دیر سے اثر کرتا ہے بلکہ کئی اعمال بغیر بخور کے کامیاب ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ بعض طاقتور بخور اسقدر پر تاثیر ہوتے ہیں کہ فقط ان کی دھونی دینے سے بھی روحانی مخلوق حاضر ہو جاتی ہے۔

علم ریمیا اور کیمیا کے ایسے بیسیوں اعمال ہیں جو فقط دخنہ سے کام کرتے ہیں۔ اعمال ہمزاد میں بعض اعمال کے لئے تو بخور مختص ہوتے ہیں ان میں تو وہی بخور دیا جائیگا اور جن اعمال ہمزاد میں بخور کی تخصیص نہیں ہے ان کے لئے دو طریقے ہیں پہلا طریقہ اور اعلیٰ طریقہ تو یہ ہے کہ سائل اپنا ستارہ معلوم کرے اور اس سیارے سے متعلقہ اشیاء کو

منحوس تواریخ

ماہ قمری	نحس تواریخ	ماہ قمری	نحس تواریخ
محرم	۱۱ - ۳	رجب	۵ - ۱۲ - ۳
صفر	۲ - ۱۱ - ۲۰	شعبان	۱۴ - ۲۰ - ۲۶
ربیع الاول	۴ - ۱۰ - ۲۰	رمضان	۲ - ۳ - ۲۳
ربیع الآخر	۹ - ۱۱ - ۲۸	شوال	۲ - ۶ - ۸
جمادی الاول	۱۰ - ۱۱ - ۲۸	ذی قعد	۲ - ۶ - ۸
جمادی الآخر	۱ - ۱۱ - ۲۸	ذی الحجہ	۸ - ۲۰ - ۲۸

نقشہ بخورات

کواکب	بخورات متعلقہ کواکب
زحل	سیہ سانپ۔ قرنفل سیہ دانہ۔ مال۔ مرچ سیہ
مریخ	سرخ مرچ۔ قسط۔ مال۔ بسند درس۔ سانی۔ افیون۔ دارچینی۔
مشتری	عنبر۔ حب الغار۔ جدوار خطائی۔ عود۔ صندل سرخ۔ ناگرمتا۔
شمس	ڈھاک کے پھول۔ عود۔ صندل سرخ۔ بلدی۔ لوبان۔ زعفران۔ مشک
زہرہ	کافور۔ زعفران۔ صندل سفید۔ شنگرف۔ عنبر۔ مشک۔
عطارد	چھلکا بادام۔ لوبان۔ مصطگی رومی۔ صندل سرخ۔ جنبیل کی جڑ۔ گوگل
قمر	صندلین۔ عود۔ لوبان

کوٹ کر ایک مرکب سفوف سا بنا لیں اور شیشی میں ڈال کر رکھ لیں دوسرا طریقہ ہے کہ عمل کی جو ساعت ہو اس ساعت سے متعلقہ بخور روشن کریں لیکن اول الذکر طریقہ احسن اور اعلیٰ ہے بخور روشن کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کوئلوں کی ایک انگیٹھی اپنے پاس رکھیں۔ کوئلے اچھی طرح دہک رہے ہوں پھر اپنے بخورات کی شیشی میں سے تھوڑا تھوڑا بخور نکال کر کوئلوں پر ڈالتے رہیں۔ اس سے بخور کی مناسبت سے بدبودار یا خوشبودار دھواں اٹھیگا۔ اسی کو دھونی یا بخور کہتے ہیں۔ اور یہی دھواں روحانیات کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ اعمال تسخیرات میں تو بغیر بخور کے چارہ ہی نہیں ہے بلکہ یوں سمجھیں کہ بغیر بخورات کے اعمال تسخیر ممکن ہی نہیں۔

بخورات متعلقہ کواکب

(نقشہ اگلے صفحہ پر)

طریقہ نشست

اعمال عملوں میں سے بعض اعمال کھڑے ہو کر کرنے ہوتے ہیں بعض اندھیرے میں اور بعض کے لئے مخصوص وضع بتا دی جاتی ہے۔ اور جن اعمال میں نشست کا کوئی مخصوص طریقہ درج نہ ہو تو آپ مندرجہ ذیل طریقہ سے بیٹھیں۔ یا کھڑے ہوں۔ طریقہ نشست یہ ہے کہ آپ اس انداز سے بیٹھیں کہ ریڑھ کی ہڈی سیدھی اور گردن و سر برابر ہوں اور ان میں خم نہ ہو۔ جسم بالکل ڈھیلا ہو اور حتی الامکان اسے حرکت نہ دیں اگر سمت کا تعین نہیں ہے تو منہ شمال کی جانب ہو اور بیٹھنے کا انداز ایسا ہو کہ آپ کی توجہ کسی طرف بٹ نہ رہی ہو بلکہ یکسو ہو اور نہ ہی کوئی چیز چبھ رہی ہو۔ کیونکہ اس طرح توجہ منتشر

ہوجاتی ہے۔

غرضیکہ طبیعت ایک طرف لگی رہے اور پر سکون انداز ہو اور کھڑے ہو کر عمل کرنے میں بھی ان باتوں کو ملحوظ رکھیں۔

تعین جگہ لباس و صفائی

جگہ

عمل ہمزاد میں بعض مخصوص اعمال کے لئے جگہ عمل کے ساتھ ہی بتا دی جاتی ہے اور جس عمل میں جگہ کا تعین نہ ہو اس میں آپ ان ہدایات پر عمل کریں۔

جگہ صاف ستھری ہو۔ ایسی جگہ ہو جہاں دوسرے خوف کھاتے ہوں یا اکیلے نہ آتے ہوں۔ یا پھر بالکل تنہائی میں ہو جس جگہ کوئی آنہ سکے اور نہ ہی اس جگہ کسی قسم کا شور و غل ہو بلکہ کوئی پرائی آواز بھی نہ آئے۔ دیہات وغیرہ میں کسی رشتے دار یا دوست کی زمینوں پر چلے جائیں اس جگہ اگر عمل چراغ وغیرہ والا نہیں ہے تو کھلی ہوا کے آنے جانے کے لئے روشن دان وغیرہ کھلے رکھیں عمل کی زمین ہموار ہو اور ایک رنگ کی ہو دیواروں وغیرہ پر چونا کرالیں یا پینٹ کروالیں۔ باقی ہدایات پر آپ اپنے ذہن سے بہتر عمل کر سکتے ہیں۔

لباس

عمل ہمزاد میں بعض مخصوص اعمال کے لئے مخصوص رنگ کے لباس ہوتے ہیں اور جن اعمال میں سایہ دیکھنا ہوتا ہے ان میں تو آپ کو چست لباس پہننا چاہئے اور یا پھر کپڑے اتار کر کیا جائے اور جن میں ایسی کوئی شرط نہ ہو ان میں آپ سفید لباس سلوائیں اور عمل کے وقت وہی پہنا کریں بعض اعمال میں احرام پہننے کی بھی خصوصی

ہدایت ہوتی ہے اس کے لئے یہ یاد رکھیں کہ اسے سوئی سے سیا نہ جائے۔

صفائی طہارت بدن

لباس و جگہ کی پاکیزگی کا خاص خیال رکھیں اگر گرمیوں کا موسم ہو تو دن میں چار بار نہا لیا کریں اور اگر سردیاں ہوں تو صبح کے وقت ضرور غسل کیا کریں وضو پر وضو کرتے رہا کریں جتنا زیادہ وضو رہیگا اتنا ہی عمل پر تاثیر ہوگا۔ کپڑوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں اور ہمیشہ عمل سے قبل دیکھ لیا کریں کہ لباس ناپاک تو نہیں ہے۔ بلکہ اگر گرمیاں ہوں تو روزانہ عمل سے قبل غسل کر لیا کریں عمل ہمزاد کے لئے بہتر ہے کہ موسم بہار کا ہو اور اپنی جائے عمل کو خوشبویات سے مہکا لیا کریں اور ہمہ وقت وہاں پر خوشبو رہے عامل کو چاہئے کہ وہ اپنی معلومات کو صفائی وغیرہ کے معاملہ میں کافی نہ سمجھے بلکہ اس چیز کو سمجھنے کے لئے اسلامی کتب لیں جن میں غسل وضو کے طریقے ہوں اور پاکی ناپاکی کی تشریح کی گئی ہو بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ عامل سمجھ لیتا ہے منہ ہاتھ دھونا وضو ہے اور نہا لینا غسل ہے جبکہ ان کے لئے گہری معلومات کی ضرورت ہے اور مکروہات و ممنوعات کا علم بھی ہونا چاہئے وضو کے فرائض واجبات اور سنتیں معلوم ہوں غسل کے بھی کچھ فرائض کچھ واجبات اور کچھ سنتیں ہیں ان پر عمل کرنا چاہئے اور مکروہات اور ممنوعات وغیرہ سے بچنا چاہئے اس کے لئے آپ ضرور اسلامی کتب پڑھیں اپنی معلومات کو کافی نہ سمجھیں۔

اب پرہیز کے متعلق بھی سن لیں ہم دونوں قسم کی جلالی اور جمالی پرہیز بالتفصیل بیان کر رہے ہیں۔

ترک حیوانات سے مراد ہے کہ حیوانی اشیاء کو مطلقاً ترک کر دینا۔ مثلاً گوشت ہمہ قسم اسی میں مچھلی کا گوشت اور مرغی کا انڈہ تک شامل ہے۔ چونکہ شہد بھی مکھیوں سے پیدا ہوتا ہے اس لئے اسے بھی ترک کر دیں مشک کی خوشبو چونکہ ہرن کی ناف سے نکلتی ہے یہ بھی حیوانی ہے اس کو بھی ہرگز نہ کھائیے۔ کسی قسم کا کشتہ استعمال نہ کریں کیونکہ

ان میں بھی روح نکالی ہوتی ہے اور بعض تو حیواناتی اجزاء سے مرتے ہیں سیب میں چونکہ فاسفورس بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے یہ بھی نہ کھائیں چمڑے کا استعمال بھی ترک کر دیں جوتی دستانے چمڑے کے نہ ہوں چمڑے کے برتن میں پانی بھی نہ پیئے۔ مطلب یہ ہے کہ حیوانات سے متعلقہ کوئی بھی چیز استعمال نہ کریں۔ حیوانات کے علاوہ بھی چند دوسری پرہیزیں ہیں جن کو جلالی کہتے ہیں اور استعمال نہیں کیا جاتا۔ مثلاً بال کٹوانا ترک کر دیں ۔ ناخن نہ تراشیں۔ جماع نہ کریں۔ عمل سے قبل سنت کے مطابق ناخن بال اور زیریں حصہ کے بال بغلیں وغیرہ صاف کر لیں۔ تاکہ دوران عمل تارک سنت نہ رہے اگر عمل طویل ہے تو پھر عمل ختم کر کے ہی باقی کام کریں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اشیاء کو بھی ترک کر دیں۔ سرکہ کچا لہسن و پیاز 'چلغوزہ ' خرما' خود ساختہ نمک عنبر وغیرہ اور گلا ہوا پھل نہ کھائیں۔ اگر پھل باہر سے منگوائیں تو اچھی طرح دھو کر کھائیں۔ کیونکہ ان پر کھیاں بیٹھتی ہیں۔ عامل دوران عمل خود پکائے اور کھائے۔ زمین پر سوئے۔ اپنے بستر پر کسی کو سونے یا بیٹھنے نہ دے اور نہ خود کسی کے بستر پر بیٹھے اور سوئے باقی ہدایات سابقہ صفائی غسل وغیرہ پر عمل کریں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ جسم کے کسی حصہ سے خون نہ نکلے اور نہ ہی اپنی تولید کو خارج کریں گھوڑے 'اونٹ یا کسی اور جانور کی پشت پر سواری نہ کریں۔ یہ تو ہوا پرہیز جلالی۔ اب ہم پرہیز جمالی کو بیان کر رہے ہیں۔ اس میں بھی گوشت ہمہ قسم منع ہے اور کچا پیاز لہسن بلکہ بہتر ہے کہ پکا ہوا بھی استعمال نہ کریں۔ سرکہ شہد مچھلی انڈہ سے بھی پرہیز کریں اور جماع سے اجتناب کریں جسم اور لباس کو پاکیزہ رکھیں اور باوضو رہیں جیساکہ ہم قبل ازیں بیان کر آئے ہیں۔ دودھ 'دھی ہلی 'گھی دیسی کو بھی استعمال نہ کریں۔ پھل میوے اور دوسری اشیاء استعمال کر سکتے ہیں۔ بال کٹوانا۔ ناخن اتارنا' جانور کی سواری وغیرہ باقی سب کام کر سکتا ہے۔

امید ہے ان اشارات سے باقی اشیاء کا آپ خود تعین کر لینگے مطلب یہ ہے کہ بدبو دار اشیاء اور تیز خوشبو والی اشیاء اور حیوانی اشیاء سے پرہیز کرنا ہے اگر اعمال ہندی طلسماتی ہوں تو ان میں بھی ان کی کارفرمائی ہے کیونکہ ہر خطہ ارض کے صاحب فن افراد نے ان اشیاء سے پرہیز کا حکم کیا ہے اور یہ سب میں یکجا ہیں۔ باقی بعض اعمال شیطانی

ہوتے ہیں جو گندگی میں رہ کر حاصل ہوتے ہیں۔ بعض سادھو لوگ اور جادوگر ساحر مصر ایسے اعمال کرتے رہے ہیں۔ ان میں ہر گندی چیز کھائی جاتی ہے اور اچھی چیز سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ حتی کہ بعض سادھو' اور ساحر اپنا پیشاب اور فضلہ پیتے اور کھاتے تھے اب تک ایسے لوگ ہیں۔ یہ لوگ بدن کو بجائے پاک رکھنے کے اس پر مردوں کی راکھ ملتے ہیں اور ناپاک رہ کر عمل کرتے ہیں۔ اگر ایسے اعمال ہوں تو آپ ان میں ایسے ہی شیطانی افعال کریں گے تو کامیاب ہونگے۔

استخراج صفت

ہم قبل ازیں ایک طریقہ استخراج صفت کا بیان کر چکے ہیں جس سے آپ اپنی صفت جلالی جمالی اور مشترک معلوم کر سکتے ہیں۔ اس جگہ ہم ایک اور طریقہ لکھ رہے ہیں۔

حروف جلالی	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ	ب	و
حروف جمالی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ	ی	ن
حروف مشترک	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ	ص	"ت ض"

سائل کے حتمی مزاج کو اسی کلیہ سے معلوم کیا جاتا ہے اس میں اگر حروف زائد ہوں تو اسے ظاہری طبیعت فرض کریں گے اور اگر عدد زائد ہوں تو اسے باطنی خاصیت فرض کریں گے۔

مثلاً بابر سلطان کی خاصیت معلوم کرنی ہے

(ب ا ب ط ا) جلالی حروف ہیں

(ر ل ن) جمالی حروف ہیں

(س) مشترک حرف ہے

ان میں جلالی حروف زائد ہیں۔ اس لئے اس کی ظاہری طبیعت جلالی ہے غصہ ور ہے۔

آتش مزاج ہے اور چونکہ اعداد جمالی زائد ہیں یعنی ۲۸۰ اس لئے باطنی خاصیت بابر کی جمالی ہے۔ جمالی اعمال زیادہ مفید رہیں گے۔ ویسے جلالی میں بھی کامیاب ہو جایگا۔

ہمزاد اور عامل

عمل کے آخری ایام میں ہمزاد عامل کے روبرو آجاتا ہے سوائے ان اعمال کے جن میں ہمزاد مخفی طور پر تسخیر ہوجاتا ہے۔ ہمزاد خواہ کسی بھی عمل سے مسخر ہو آخری ایام میں عامل سے بات چیت کرتا ہے کچھ عمل ایسے ہوتے ہیں جن میں بغیربات چیت کیے مسخر ہوجاتا ہے ورنہ عموماً سب اعمال میں بات چیت کرتا ہے اور عامل اس پر شرائط مسلط کرتا ہے اور وہ عامل پر یہی آخری دن فیصلہ کن ہوتا ہے اگر ذرا سی بھول ہو گئی تو ساری عمر پچھتانا پڑیگا اور اس کا کوئی حل نہ ہوگا۔ اسی لئے ہم ذیل میں تفصیل سے ہمزاد اور عامل کی گفتگو لکھ رہے ہیں تاکہ عقل مند عامل ہماری باتوں سے ان کا مفہوم سمجھ لے اور عمل کے آخری دن کامیاب رہے۔ ہمزاد چونکہ ایک غیر مرئی قوت ہے اور یہ عامل کے قبضہ سے نکلنے کے لئے بہت سے طریقے اختیار کرتی ہے اور اپنی کوشش تمام اس امر کے لئے کرتی ہے کہ عامل کوئی غلطی کر بیٹھے اور وہ چھٹکارا پائے۔ اسی لئے عامل کی قوت ارادی کا مضبوط اور حوصلہ وسیع ہونا ضروری ہے تاکہ عمل کے آخری دن ہمزاد کے روبرو وہ گھبرا کر غلط وغذہ نہ کر بیٹھے اور گفتگو میں کوتاہی نہ ہو جس کے بعد اسے ساری عمر پچھتانا پڑے

ذیل میں ہم جو گفتگو ہمزاد اور عامل کی درج کر رہے ہیں یہ فقط تفہیم کے لئے ہے ورنہ ضروری نہیں کہ ہمزاد ایسے ہی گفتگو کرے۔ وہ کسی اور انداز میں بھی کر سکتا ہے آپ اس گفتگو کو سمجھ کر اس سے اسی انداز میں گفتگو کریں۔ اب ہم اس ساری گفتگو کو تفصیلاً" بیان کرتے ہیں جو عموماً ہوتی ہے۔

ہمزاد :۔ میں حاضر ہوں مجھے کیوں بلایا گیا ہے۔

عامل :۔ میں اپنے اور دوسروں کے کام تم سے لینا چاہتا ہوں اور سب کاموں میں تجھ سے

مدد کا خواہاں ہوں۔

ہمزاد :۔ میں آپ کی ہر طرح سے مدد کرونگا اگر اسلامی طریقہ سے مسخر ہوگا تو کہے گا کہ میں غیر شرعی کاموں میں مدد نہیں کرونگا۔ اس پر آپ اڑ جائیں کہیں کہ تمہیں ہر وہ کام کرنا ہوگا جو میں کہوں جب تک وہ راضی نہ ہو آپ اس بات پر جمے رہیں۔

عامل :۔ تم ہر وقت میرے پاس نہیں رہو گے بلکہ جب میں بلاؤں اسی وقت حاضر ہوا کرو گے اور حاضر ہونے کا اصول یہ ہوگا کہ جب میں تمہیں تمہارا نام یعنی ہمزاد کہہ کر دل میں یا اعلاناً پکاروں تو تم حاضر ہو جانا۔

ہمزاد :۔ اس بات کا عہد کریگا کہ میں حاضر ہو جایا کرونگا۔ لیکن کیا تم مجھے بلاتے وقت پاکیزہ رہا کرو گے اگر سفلی ہوگا تو کہے گا کہ پلید رہا کرو گے۔ ان دونوں صورتوں کو آپ قبول نہ کریں کہیں کہ ہم خواہ کسی بھی حالت میں ہوں تمہیں آنا پڑیگا۔ پھر وہ کہے گا کہ کیا تم میری کوئی شرط قبول کرو گے۔

عامل :۔ اسے کہے کہ تم شرائط بیان کرو۔ ان میں سے جو میرے لئے قابل قبول ہوگی اسے تسلیم کرلونگا۔

ہمزاد :۔ مثلاً ہمزاد کہتا ہے کہ آپ روزانہ فلاں عبارت زمین پر ہاتھ رکھ کر اتنی بار پڑھ لیا کریں۔ آپ کہیں کہ اس صورت میں میں پڑھ سکونگا کہ اگر میں زمین پر ہوا اور ہوش و حواس میں ہوا۔ میرا جسم پوری طرح تندرست ہوا اور تم مجھے یاد بھی دلا دیا کرنا اور اگر ہمزاد کہے کہ آپ روزانہ گلاب کا پھول سونگھ لیا کریں تو آپ اس شرط کو بھی پہلی کی طرح آسان کرلیں علی ھذاالاقیاس۔ جب ہمزاد سے تمام باتیں طے ہو جائیں تو آپ اس سے اس کے بلانے کا طریقہ دوبارہ پوچھیں اگر تو وہی بتائے جو آپ اس پر مسلط کر چکے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ زور دیکر اپنی بات منوالیں۔ اور اسے آسان طریقے پر رضا مند کرلیں۔ اگر وہ نہ راضی ہو تو آپ زور دیکر اپنی بات منوائیں۔ پھر اسے رخصت کرکے اسی طریقے سے بلائیں جب آجائے تو کوئی چھوٹا سا کام لیکر رخصت کریں اور پھر دوسری بار بلائیں اب پھر کام لیکر رخصت کریں بس سمجھ لیں کہ ہمزاد قابو ہے۔

خوشبوئیں

عامل کو چاہئے کہ وہ عمل کے دوران خوشبو کا استعمال بکثرت کرے ۔ اور ہروقت لباس میں خوشبو لگائے رکھا کرے کیونکہ اس سے دماغ فعال رہتا ہے ۔ بعض اصحاب کو خوشبویات پسند نہیں ہوتیں ۔ ان کے لئے یہ رعایت ہے کہ وہ ایک رومال وغیرہ میں خوشبو لگا کر جیب میں رکھا کریں اور یہ ان کے لئے ہے کہ جن کو خوشبو وغیرہ سے نزلہ زکام ہو جاتا ہے ۔ ورنہ خواہ مخواہ ناپسند کرنے والوں کے لئے نہیں ہے ۔

ہم ذیل میں سیارگان سے متعلقہ خوشبویات لکھ رہے ہیں آپ اپنے سیارہ کے موافق خوشبو استعمال کریں ۔

کواکب متعلقہ خوشبو

کواکب	متعلقہ خوشبو
زحل	عطر گلاب
مشتری	عطر گلاب
مریخ	کوئی بھی اچھی تیز خوشبو
شمس	عطر مشک
زہرہ	عطر سہاگ
عطارد	مجموعۂ خوشبو ، ملی جلی خوشبویات
قمر	کیوڑا گلاب

استخراج بروج و کواکب

ہم پیچھے کئی مقامات پر بیان کر آئے ہیں اپنے برج کے مطابق یا سیارہ کے مطابق فلاں کام کریں ۔ بعض اصحاب جنہیں کہ اپنے بروج اور کواکب کا کچھ علم نہیں ہوتا وہ بہت پریشان ہوئے ہونگے ۔ اس لئے ہمیں خیال ہے اور ہم ان کی یہ مشکل حل کر رہے

ہیں ۔ دراصل اصل سیارہ وہی ہوتا ہے جو پیدائش کے وقت ہو ۔ باقی سب اس سے کمزور ہوتے ہیں ۔ لیکن چونکہ ضروری نہیں ہے کہ ہر شخص کو اپنی پیدائش کا وقت معلوم ہو اور سیارہ کا علم ہو اس لئے علماء یونان اور حکماء مشرق نے کئی طریق وضع کیے ہیں ۔ جن پر عمل کر کے اپنے سیارہ اور برج تک رسائی حاصل کی جائے ۔ چونکہ نجوم کے حصہ خبریہ میں جن طریقوں سے سیارہ استخراج کیا جاتا ہے یعنی سر حرف نام سے تو وہ طریقہ حصہ آثارالنجوم میں کام نہیں دیتا ۔ یعنی عملیات کے لئے ایک اور طریقہ ہے جس سے استخراج کردہ سیارہ اور برج کام دیگا ۔ لیکن اگر پیدائش کے وقت کا حاکم سیارہ معلوم ہو تو سیارہ دونوں جگہوں پر مستعمل ہوگا ۔ اور اگر معلوم نہ ہو تو آپ یوں کریں کہ ہم قبل ازیں ابجد قمری درج کر چکے ہیں ۔ اس کے ذریعے اپنے نام کے اعداد اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد لے کر سات پر تقسیم کریں جو عدد باقی بچے اس کو ذیل کی ترتیب کے موافق سیارہ فرض کریں ۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۰
زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر

یعنی اگر ایک عدد بچے تو زحل ہے اگر ۲ بچیں تو مشتری ہے اور دوسرا طریقہ بھی انسب سے بہتر ہے اسے بھی ہم درج کر رہے ہیں ۔

سیارہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
حروف	ا ب ج د	ھ و ز ح	ط ی ک ل	م ن س ع	ف ص ق ر	ش ت ث خ	ذ ض ظ غ

یعنی سائل کے نام کا سر حرف دیکھیں جو ہو اس کے مطابق سیارہ کا انتخاب کریں اور اسی سے سیارہ معلوم کرنے کا ایک اور طریقہ ہے کہ سائل کے نام کے سب حروف کو سیارگان پر تقسیم کریں جن جن سیارگان میں زیادہ حروف اور زیادہ اعداد والا حرف ہو

انہی سیارگان کے اثرات سائل یا طالب پر زیادہ پڑتے ہونگے۔ مثلاً نام بابر سلطان ہے۔

زحل	زہرہ	مریخ	شمس
ب ا ب ر	س	ل ط	س ن
اعداد ٦	اعداد ٢٠٠	اعداد ٣٩	اعداد ١١٠

معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ بابر سلطان زحل اور زہرہ کے زیر اثر ہے کیونکہ زحل حروف کی تعداد کے لحاظ سے قوی ہے اور زہرہ اعداد کی قوت کی وجہ سے بابر سلطان کو زیادہ متاثر کر رہا ہے اس کے بعد سیارہ شمس کے اثرات ہیں۔ کیونکہ اعداد میں بہرحال یہ زحل سے زیادہ ہے۔ یعنی ١١٠ اعداد ہیں اس کے بعد مریخ کے اثرات ہیں۔

یہ طریقہ بھی انسب اور خوب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ قوی سیارہ بابر سلطان کا زہرہ ہے کیونکہ یہ بہرحال قوی ہے۔ اس کے بعد حروف کی قوت کی وجہ سے زحل ہے۔

استخراج برج کے لئے بھی اگرچہ پیدائش کے وقت کی ضرورت ہے لیکن جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں کہ عملیات میں جو استعمال ہوتا ہے وہ حصہ اخبار النجوم سے مختلف ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے نام کے اعداد اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد لیکر ان کو بارہ پر تقسیم کریں جو عدد باقی بچے اس کو ان بروج پر طرح کریں۔

١ ٢ ٣ ٤ ٥ ٦
حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ

٧ ٨ ٩ ١٠ ١١ ●
میزان عقرب قوس جدی دلو حوت

مثلاً میرا نام ہے بابر سلطان جس کے اعداد ٣٥٥ ہیں۔ اور والدہ کے نام کے اعداد ٥١٦ میں

جمع کیا تو ٨٧١ ہوئے ١٢ پر تقسیم کیا تو باقی عدد سات بچا بروج میں سے ساتواں برج میزان ہے۔

معلوم ہوا یہی بابر سلطان کا برج ہے۔ یہ عملیاتی نقطہ نظر سے ہے۔ ویسے میرا برج ثور ہے اور سیارہ زہرہ ہے۔ آپ اس بیان سے بخوبی اپنا سیارہ اور طالع نکالنے میں کامیاب ہو جائینگے۔ میں نے آسان اور عام قابل فہم طریقے درج کر دیئے ہیں جن میں کوئی خاص علمی الجھن نہیں ہے اور آپ آسانی سے انہیں حل کر سکیں گے۔

اوصاف عامل ہمزاد

ہر شے پر عمل پیرا ہونے والے میں کچھ اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔ ہر علم کا حصول کسی نہ کسی وصف کے مالک سے ہی ممکن ہے اور یہ ضروری بھی ہے پھر ہمزاد کے عامل میں تو بہت سے اوصاف ہونے چاہیں۔ تاکہ اس کے باطن کی اصلاح ہوجائے۔ اور وہ اتنی عظیم قوت سے ناجائز فوائد نہ حاصل کرے۔ اور لوگوں کو نقصان نہ دے۔

اگر بے وصف شخص کسی نہ کسی طور پر ہمزاد جیسی عظیم قوت پر تسلط حاصل کرلے تو ایسا آدمی جنگلی بھینسے کی حیثیت رکھتا ہے جس کے پاس طاقت ہے اور عقل نہیں ہے جسے دیکھتا ہے مار دیتا ہے اور پھر جب اس کی باری آتی ہے تو چالاک اور عاقل شخص تلوار سے اس کے ٹکڑے کردیتا ہے اول تو یہ ممکن ہی نہیں کہ عامل میں اوصاف نہ ہوں اور ہمزاد تسخیر ہوجائے۔ اس لئے ہم وہ تمام ضروری باتیں لکھ رہے ہیں جن کا ہونا ایک عامل ہمزاد میں ضروری ہے۔ کیونکہ ان اوصاف کے بغیر ہمزاد پر قابو نہیں پایا جاسکتا۔ اگر یہ اوصاف آپ میں موجود نہ ہوں تو انہیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً اگر قوت ارادی نہیں ہے تو آپ ایسے کام کریں جن کو آپ اپنے لئے ناممکن سمجھتے ہوں۔ یعنی اولاً اپنی ان عادات کو ختم کریں جن کو کرنے پر آپ مجبور ہوں مثلاً سگریٹ نوشی کے آپ اس قدر عادی ہیں کہ اسے ترک نہیں کرسکتے یا کسی ایسی ہی اور عادت سے آپ مجبور ہیں تو اولاً ارادہ کرکے اسے ترک کریں۔ ان طریقوں سے قوت ارادی مضبوط ہوگی۔

وصف نمبر۱۔ عامل کو لازم ہے کہ وہ جھوٹ بولنا ترک کرے اور سچ کو اپنی زبان پر جاری کرے۔ چاہے گردن کٹ جائے ہمیشہ سچ بولے۔ اس وصف سے زبان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے اور عمل اثر کرتا ہے

وصف نمبر۲۔ عامل جب کسی شخص سے وعدہ کرے تو اسے ہر حال میں پورا کرے۔

اور وعدہ خلافی ہرگز نہ کرے خواہ ہمزاد قابو ہوجائے تب بھی نہ کرے۔ اس طرح ہمزاد اور دیگر روحانیات کو عامل کی زبان پر یقین رہتا ہے اور اس کی ولی دوست رہتی ہیں۔ کئی قسم کے فوائد غیبی اسے پہنچاتی ہیں۔ عامل امانت میں خیانت بھی نہ کرے، خواہ امانت لاکھ [illegible] خواہ ایک پائی کی۔ امانت کو امانت سمجھا کرے۔

وصف نمبر ۳۔ نماز کو لازم پکڑے اور مندرجہ ذیل نمازیں فرضی و نفلی ضرور پڑھا [illegible]

۱۔ [illegible] ۲۔ اشراق، ۳۔ چاشت، ۴۔ ظہر، ۵۔ عصر، ۶۔ [illegible] ۷۔ اوابین، ۸۔ عشاء، ۹۔ تہجد۔ دن میں کم از کم پچاس [illegible] ضرور پڑھا کرے۔ اور ہمہ وقت باوضو رہا کرے ان کی پابندی سے ہمزاد جلد [illegible] ہوگا۔

وصف نمبر [illegible] عامل [illegible] اور کم بولنے کا عادی ہو اگر نہیں ہے تو اس [illegible] ہمیشہ بھوکا رہا کرے۔ صبح شام نصف روٹی یا کوئی تھوڑا سا پھل کھالیا [illegible] نہ بھرے اس طرح خیالات کم آئینگے اور توجہ ایک سمت لگی رہے [illegible] لاشعوری قوتیں حرکت میں آتی ہیں اور ہمزاد وغیرہ جلد مسخر ہوجاتا [illegible] رات میں دو گھنٹے تمیں منٹ سو لیا کرے۔ اس سے زیادہ نہ سویا کرے اور کم [illegible] ملوت کی باتیں آتی ہیں۔ دماغ میں سکون کی لہر سرائیت کر جاتی ہے عجیب و [illegible] اسرار سمجھ میں آتے ہیں۔ کم بولنے کے لئے ضروری ہے کہ فضول گفتگو سے پرہیز [illegible] اور [illegible] میں بیٹھنا اور قصے کہانیوں میں دلچسپی نہ لے۔

وصف نمبر۵۔ عامل لغو اور بیہودہ خیالات کو ذہن میں جگہ نہ دے خیالی پلاؤ نہ پکایا [illegible] کہ ہمزاد قابو ہوگیا تو یہ کرونگا وہ کرونگا اور ہمزاد قابو کرتے وقت ذہن میں کوئی [illegible] نہ ہو کہ فلاں مقصد کے لئے تسخیر ہمزاد کر رہا ہوں۔

وصف نمبر۶۔ عامل شہوت پر قابو رکھے اور شہوانی خیالات کو نہ آنے دے اور نہ ہی اپنے مادہ منویہ کو ضائع کرے بلکہ جوہر حیات کی حفاظت حد درجہ کرے اس سے ذہن مضبوط ہوتا ہے۔

وصف نمبر۷۔ عامل کے قوئی مضبوط ہوں اور قوت ارادی پختہ ہو۔ جس کام کے کرنے کا فیصلہ کرے اسے کرکے ہی دم لے اور قوت فیصلہ کا اٹل ہونا بہت ضروری ہے۔ یکسوئی سے کام کرنے کا عادی ہو۔ دوران عمل اور عام حالات میں فضول جسم کے اعضاء کو حرکت میں رکھنے کا عادی نہ ہو کیونکہ فضول بولنے حرکت کرنے سے توانائی ضائع ہوتی ہے دوران عمل شکوک و شبہات کو دل میں جگہ نہ دے ورنہ عمل میں نقص واقع ہوگا۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ قوت فیصلہ اور قوت ارادی مضبوط ہو کیونکہ ان دو ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے کوئی شبہ آپ کے اندر پیدا نہیں ہوگا اور آپ ہر حال میں عمل کو اختتام تک پہنچائینگے۔

وصف نمبر۸۔ عامل اپنا کام خود کرنے کا عادی ہو۔ جو کام وہ کر سکتا ہے دوسروں سے نہ کہے خواہ وہ چھوٹا سا کام ہی کیوں نہ ہو۔ ہر حال میں اپنا کام آپ ہی کرے حتی الامکان دوسروں کی مدد نہ لے۔

وصف نمبر۹۔ عامل کو ان خصائل رذیلہ سے بچنا چاہیے۔ عُجب، شہوت، کذب، غفلت، غیبت، غضب، حرص، رجعت، حسد، امل، بخل، کبر، ریا، شرک، شک، کفر، نفاق۔ یہ اٹھارہ صفات رذیلہ آپ ترک کریں ان کا شائبہ بھی آپ کے اندر نہ پایا جائے۔ بعض لوگ کہیں گے کہ بھئی یہ تو ہوئیں نورانی اعمال کی شرائط۔ کیا طلسمات اور منتروں میں بھی ان باتوں کا ہونا ضروری ہے تو ہم کہیں گے کہ مذہب کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو اچھائی کی تعلیم نہ دیتا ہو۔ ہر مذہب اچھائی ہی کی تعلیم دیتا ہے آپ اگر ہندو ہیں تو اپنے

عقیدہ کے موافق کام۔ کرودہ، لوبھ، صوہ، ہنکار۔ ان سے نجات حاصل کریں اور پھر منتروں کے اعمال کریں اور اگر یونانی یا عبرانی مصری ہیں تو قریباً انہی صفات کو آپ کے مذہب میں بھی برا گردانا گیا ہے۔ اس لئے اگر تو آپ ہیں مسلمان اور منتروں کے اعمال کر رہے ہیں تو آپ اپنے مذہب پر کاربند رہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑیگا۔ اور اگر ہندو ہیں تو اپنے مذہب پر کاربند رہیں اور منتروں کے اعمال کریں۔

بہتر یہ ہے کہ جو جس مذہب والا ہے وہ اپنے مذہب کے مطابق عمل کرے اور مسلمان اگر منتر اور طلسمات کے اعمال بھی کریں گے تو اگرچہ نفع تو ہوگا مگر اس کے ہونے کا اسباب ہم پیچھے لکھ آئے ہیں یعنی نور محمدی اور شریعت محمدی کے بعد تمام ادیان مسخ ہو چکے ہیں اور سب باطل ادیان ہیں۔

اذا جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً

[illegible] باطل کو مٹنا ہی تھا

شرائط عمل ہمزاد

عامل کے واجبات اور شرائط میں نے لکھ دیئے ہیں اب دوران عمل جن باتوں کو ملحوظ رکھنا ہے انہیں لکھ رہا ہوں ان پر پابندی سے عمل کریں۔

۱۔ جب عمل ہمزاد کرنے بیٹھیں تو وسواس شیطانی کو دل میں جگہ نہ دیں اور خیالات لایعنی کو دماغ سے نکال دیں اس تصور کے ساتھ عمل پڑھیں کہ گویا آپ بہت جلد کامیاب ہونے والے ہیں۔

۲۔ عمل سے کم از کم ایک ہفتہ قبل عورت سے میل ملاپ ختم کردیں۔

۳۔ کھانے پینے کی چیزیں بہت اثرات رکھتی ہیں احتیاط سے کھائیں اور شرائط سابق کے مطابق کھائیں جو اوصاف عامل کے ضمن میں آچکی ہیں پھر جلالی و جمالی عمل کے مطابق پرہیز بھی کریں (جلالی جمالی پرہیز آگے آئیگی) اور لطیف اور زود ہضم غذائیں استعمال کیا کریں۔ عمل کرنے سے آدھ گھنٹہ یا ایک گھنٹہ قبل کچھ کھالیں اور پانی وغیرہ پی لیں تاکہ عمل کے وقت نہ بھوک ہو نہ پیاس۔ نہا دھو کر غلبہ نیند اتار لیں کیونکہ دوران عمل نیند کا غلبہ نہیں ہونا چاہیے۔

۴۔ تمام لوازمات عمل کو اکٹھا کرے اور وقت اور جگہ مقرر ہو آگے پیچھے وقت نہ ہو ۔ چند منٹ کا کچھ حرج نہیں ہے۔

۵۔ عامل اپنے سر میں روغن کدو روغن چنبیلی اور بادام روغن کی مالش کرتا رہا کرے۔ تاکہ کمزوری نہ ہو۔

۶۔ عمل کی اجازت کسی کامل شخص سے لینا ضروری ہے اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص ہمزاد کا بھی عامل ہو کیونکہ کئی اور چیزیں بھی تو روحانیت میں ہیں جو ہمزاد کی ہم سری کرسکتی ہیں بلکہ اس سے کئی گنا طاقتور ہیں۔

۷۔ وقت اور جگہ مقرر ہو اور زمین ہموار ہو، بعض اعمال جن میں صرف ذہنی قوت سے کام لینا ہوتا ہے ان میں یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ دو گھنٹے سوئیں بلکہ اپنی نیند کو پورا کرلیں اور اس وقت نیند کا غلبہ نہ ہو۔

۸۔ جس مکان میں عمل کریں اس کی زمین پر صرف مصلے یا بوریا ہو کمرہ میں کوئی چیز نہ ہو۔ نہ ہی تصویریں وغیرہ لگی ہوئی ہوں۔ اپنی نیند بھی اسی کمرہ میں پوری کیا کریں۔ اس کمرہ میں روشنی کم ہو اور اگر سمت مقرر نہ ہو تو قبلہ رو ہو کر بیٹھا کریں اگر ذہنی ۹۰قیں ہوں تو شمال رخ ہو کر۔

۹۔ سب سے بڑی اور اہم شرط یہ ہے کہ دوران عمل بہت سے شکوک و شبہات ہمزاد دل میں پیدا کرتا ہے۔ مثلاً کہے گا کہ تمہیں فلاں کام ایسا کرنا چاہئے تھا اور متردد کر دیا کریگا کبھی شبہ اور نقص پڑھائی معلوم ہوا کریگا اور وہ اتنا پختہ ہوگا کہ روز بروز بڑھتا جائیگا اور یوں معلوم ہوگا جیسے یہ عمل کامیاب نہیں ہوگا مگر آپ عمل پر مواظبت رکھیں اور تہیہ کرلیں کہ عمل کو پورا کرکے ہی دم لینا ہے۔ اور یہ سمجھ لیں کہ اگر ایک دن میں عمل پورا ہونا ہے تو نقص سے دو دن میں ہو جائیگا۔ بہرحال آپ نقص سمجھ کر عمل کو ترک نہ کریں۔ ہمزاد کا یہ سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ بعض دفعہ ہمزاد چلہ کے آخری دن تک نہیں ظاہر ہوتا غرض یہ ہوتی ہے کہ عامل بددل ہو کر عمل ترک کردیگا۔ آپ لگاتار عمل جاری رکھیں۔ اگر ایک چلہ میں نہیں ہوا دوسرا کریں۔ دوسرے میں نہیں تو تیسرا کریں انشاء اللہ ضرور کامیابی قدم چومے گی۔

پرہیز جلالی و جمالی

اعمال ہمزاد اور سب اعمال دو قسم پر ہوتے ہیں ایک جلالی اور دوئم جمالی بعض لوگ کہتے ہیں کہ گوشت وغیرہ کی ممانعت ہندوؤں کی عقلی ایجاد ہے اور مسلمانوں کو دور رکھنے کا ذریعہ ہے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ایک زمانہ میں میں خود بھی اسی نظریہ کا قائل تھا۔ مگر بعد میں قدیم طلسماتی کتب کا مطالعہ کیا جنمیں پرہیز جلالی اور جمالی کا تذکرہ تھا اور یہ کتب یونان قدیم اور عرب میں لکھی گئی تھیں جبکہ ان علاقوں کو ہند کا علم بھی نہیں تھا تو ثابت ہوا کہ یہ ہندوؤں کی اختراع نہیں ہے بلکہ واقعی کھانے پینے کی اشیاء میں تاثیر ہے اور اسی وجہ سے بعض اعمال میں مخصوص قسم کا پرہیز ہوتا ہے۔ جلالی اعمال میں جلالی

اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے جن کا تذکرہ آگے آئے گا اور جمالی اعمال میں جمالی اشیاء سے پرہیز لازم ہے چونکہ گوشت خوری اور کچا لہسن اور پیاز وغیرہ اور ایسی ہی دوسری چیزیں مثلاً سرکہ 'شہد' دیسی گھی وغیرہ ایک قسم کی خوشبو جو بدبو کے مشابہ ہوتی ہے پیدا کرتے ہیں اور عامل کے منہ سے ان اشیاء کی ایک ناگوار بو محسوس ہوتی ہے جو روحانیت کو ناپسند ہے اور وہ روحانی مخلوق اس بدبو سے متنفر ہیں اگر عامل ان اشیاء کو استعمال کریگا تو وہ اس سے بھی متنفر ہو جائینگی یہ ہوئی ایک وجہ 'اور دوسری وجہ یہ ہے کہ گوشت 'لہسن' پیاز اور ایسی ہی دوسری اشیاء محرک باہ ہیں ۔ یعنی شہوانی قوت کو حرکت میں لاتی ہیں اور یہ تحریک گناہ کی طرف مائل کرتی ہے اور خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خیالات لایعنی پیدا ہوتے ہیں اور یکسوئی ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے عمل ناکام ہو جاتا ہے ۔ اسی ضمن میں ایک حدیث ہے اور ایک روایت ہے جو ہم قارئین کے لئے درج کر رہے ہیں ۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے والے کو مسجد سے دور لے جاؤ ۔ اور اسے مارو کیونکہ نماز پڑھتے وقت ملائکہ کو یہ بدبو ناگوار گزرتی ہے اور ساتھی نمازی بھی بیزار ہوتے ہیں ۔

دوسری روایت حضرت علی کرم اللہ وجہ سے منسوب ہے ۔

" آپ نے فرمایا تم جانوروں کا گوشت اتنا نہ کھاؤ کہ تمہارا پیٹ جانوروں کا قبرستان بن جائے ۔ " ہمارے احباب گوشت کھانے کے بہانے یہ نکالتے ہیں کہ یہ نبیؐ پاک نے حلال کیا ہے ۔ انہیں یہ نہیں معلوم کہ آپ کئی کئی دن بلکہ کئی کئی ماہ خالی جو وغیرہ پر بھی گزر اوقات کرتے تھے اور مسلسل روزے بھی رکھتے تھے ۔ اگر یہ گوشت کھانے کی سنت کو پورا کر سکتے ہیں تو پھر روزے رکھنے کی سنت اور مسلسل عبادات کرنے اور کم کھانے والی سنت پر عمل کیوں نہیں کرتے ہاں گوشت حلال چیز ہے ۔ اور ضرور کھانا چاہیے ۔ مگر اعتدال میں رہ کر اور ہفتہ میں ایک بار اس سے زیادہ کھانا چاہیں تو دوبار اور بس اسی کو اعتدال کہتے ہیں ۔

لیکن جن دنوں عمل کریں ان دنوں اس سنت کو اگر حضورؐ پاک کی طرح ترک بھی کر

دیں تو کوئی نقص اس سنت میں واقع نہیں ہو گا اور نہ ہی آپ سے پوچھا جائیگا کہ آپ نے سنت ترک کیوں کی ۔ کیونکہ یہ تو سنت غیر موکدہ ہے اور لوگ تو موکدہ سنت یعنی داڑھی کو بھی منڈوا دیتے ہیں پھر چہ جائیکہ غیر موکدہ بہت سے لوگ عصر اور عشاء کی چار سنتیں نہیں پڑھتے اسی طرح ہزاروں سنتیں چھوٹ جاتی ہیں پھر اس سے آپ سنت کے منکر نہیں ہونگے بلکہ کچھ عرصہ چھوڑ دیں گے ۔

حصار

حصار اس دائرہ کو یا اس عمل کو کہتے ہیں جس کے کرنے سے عمل کے اثرات کی رجعت سے محفوظ رہا جا سکے اور بیرونی غیبی حملوں سے حفاظت ہو سکے ۔ حصار کی عبارت عمل کے ساتھ متعلقہ موکلات اس عامل کی حفاظت کرتے ہیں اور بعض دفعہ حصار کی عبارت کے حروف کے انوار کی صورت میں عاملوں کی حفاظت کرتے ہیں حصار کا موضوع بہت طویل ہے اس موضوع پر ایک الگ کتاب لکھی جا سکتی ہے ۔ حصار کی بہت سی اقسام ہیں اگر عمل کے موکلات قوی ہوں اور حصار کے کمزور تو اس صورت میں حصار کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا ۔ حصار کا فائدہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ عمل کے موکلات سے حفاظت کے موکلات قوی ہوں اسلئے حصار ایسا منتخب کریں جو طاقتور ہو ۔

ذیل میں ہم چند طاقتور حصار درج کر رہے ہیں جو اعمال ہمزاد میں نہایت کار آمد ہیں ۔ اور جو مخصوص حصار مخصوص اعمال ہمزاد کے لئے ہونگے ۔ انہیں ہم اس عمل کے ساتھ ہی درج کر دیں گے ۔ بعض ایسے بے ضرر اعمال بھی ہیں جن میں حصار کی ضرورت پیش نہیں آتی حصار کی ضرورت ان اعمال میں پیش آتی ہے ۔ جن کے منفی اثرات ہوں یا پھر جلالی عمل ہو ایسی صورت میں عمل سے متعلقہ موکلات یا مخفی قوتیں عامل کو جسمانی یا روحانی نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس نقصان سے بچنے کا طریقہ حصار کے سوا اور کوئی نہیں ہے ۔ حصار ایک ایسا نادیدہ قلعہ ہے جس میں عامل ہر روحانی حملہ سے محفوظ بیٹھا عمل کرتا رہتا ہے ۔ اور کسی بیرونی طاقت کی ہمت نہیں پڑتی کہ وہ عامل پر حملہ

کرے کیونکہ حصار کے موکلات ان غیبی مخلوقات سے طاقتور ہوتے ہیں اور وہ ان غیبی نادیدہ مخلوق کو دیکھ رہے ہوتے ہیں جسے عامل نہیں دیکھ سکتا اس طرح یہ موکلات عامل کی حفاظت کرتے ہیں۔

حصار ھشتگانہ بارہ ھزاری

مندرجہ ذیل حصار قوی حصاروں میں سے ہے اس حصار کو آپ نورانی اعمال ھمزاد میں کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ جسم حفاظت میں رہے گا۔ اس حصار کے لئے آٹھ چھریاں لے لیں۔ اول مندرجہ ذیل شکل بنائیں جس میں بارہ لکیریں مستطیل کی شکل سے بنائیں۔ حصار کانی کھلا بنالیں پھر ہر چھری پر گیارہ بار آیت الکرسی پڑھ کر مطلوبہ جگہ پر گاڑ دیں۔ چھری گاڑنے کی جگہ نقشہ حصار میں درج ہے اور بعد میں کسی سرکنڈے کے ساتھ طلسمات اربعہ لٹکا دیں یہ چاروں سمتوں میں لٹکانے ہیں طلسمات اربعہ آگے درج کر دیں اور جو چھری دروازہ حصار پر گاڑنی ہے اس کے ساتھ ایک مخصوص طلسم مفتاح لٹکانا ہے جو آگے درج ہے۔ بس اس طرح حصار کر کے بیٹھ جائیں اور عمل کریں جب باہر نکلنا ہو تو آیت الکرسی کو خالدون تک پڑھیں اور دروزاہ والی چھری سے مطلوبہ لکیریں سامنے والی کاٹ کر باہر نکل آئیں اور جب اندر داخل ہوں تو پھر آیت الکرسی پڑھ کر لکیریں اتنی جگہ سے دوبارہ درست کر دیں جہاں سے کاٹی تھیں۔ یہ حصار بارہ ہزار قسم کی مخلوقات سے حفاظت کرتا ہے۔
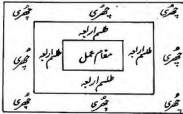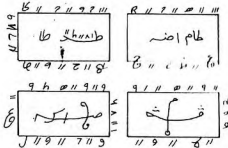
(نقشہ جات اگلے صفحہ پر)

نقشہ حصار

چھری — چھری — چھری

طلسم اربعہ

چھری — طلسم اربعہ — مقام عمل — طلسم اربعہ — چھری

طلسم اربعہ

چھری — چھری — چھری

طلسمات اربعہ

طلسم مفتاح — یہ طلسم اسی چھری کے ساتھ لٹکائیں جو دروازہ پر گڑی ہوئی ہو جس سے حصار کھولنا ہوتا ہے۔
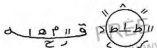
حصار بدنی

بعض اعمال میں حصار بدنی پر ہی اکتفا کر لیا جاتا ہے کیونکہ اس عمل کے اثرات منفی شدید نہیں ہوتے۔ اس حصار بدنی کے کئی طریقے ہیں ہم مختلف طریقے بیان کر رہے ہیں جس کا جو جی چاہے کر لیں۔

۱۔ سورۃ مزمل کو پندرہ بار پڑھ کر خود پر دم کر لیں۔

۲۔ سورۃ جن کو تین بار پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک مارے اور ہاتھ پورے جسم پر پھیر لیں۔

۳۔ آیت الکرسی گیارہ بار پڑھیں اور اپنے آپ پر دم کریں۔

۴۔ سورۃ یٰسین کی آیت **وجعلنا من بينهم تا لا يبصرون** تک گیارہ بار پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر لیں اور پانی پر دم کر کے پی لیں۔

۵۔ مندرجہ ذیل عمل کو تین بار پڑھ کر انگشت شہادت پر دم کریں اور سر کے ارد گرد تین چکر دیکر تین بار تالی بجا دیں۔

لا الہ کا کوٹ الا اللہ کی کھائی شاہ مرداں کی چوکی بجتی محمد مصطفی صل اللہ علیہ وسلم کی دھائی

۶۔ اسم یا حفیظ یا مھیمن ایک سو بار پڑھ کر پانی پر دم کریں اور اس پانی سے وضو کریں پانی زمین پر نہ گرنے دیں اور جو وضو سے باقی بچے اسے کھڑے ہو کر پی لیں اور وضو کا مستعمل پانی کسی اونچی جگہ یا پاک جگہ بہا دیں۔

۷۔ اور اگر مندرجہ ذیل اسماء دو سو بار پڑھ کر جسم پر دم کریں تو حفاظت رہے گی۔

یا حافظ یا حفیظ یا رقیب یا وکیل

طلسماتی حصار

طلسماتی اعمال ہمزاد میں اس حصار کو فوقیت حاصل ہے میں مختصر اور قوی حصار کو

درج کر رہا ہوں اگر اس کی زکوۃ سوا لاکھ بار دے لیں تو ظاہری اشیاء سے بھی محفوظ رہیں گے گولی تلوار وغیرہ حصار میں اثر انداز نہ ہوگی اور بغیر زکوۃ کے طریقہ یہ ہے کہ ایک سیاہ سانپ کی ریڑھ کی ہڈی لے لیں اگر یہ نہ ہو سکے تو نیولا کی اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اونٹ کی پسلی کی ہڈی لے کر اس پر ۵۰۰ بار مندرجہ ذیل طلسم پڑھیں اور دم کریں پھر اس ہڈی سے دائرہ کھینچیں اور دائرہ کھینچنے کے دوران اسی طلسم کو پڑھتے رہیں۔ بعد میں ہڈی اندر رکھ لیں جب باہر آنا ہو اس سے حصار کاٹ کر باہر آئیں۔

طلبلحاطلقاحانمبهمايقر الیکونا ○

طلسمی حصار بدنی

اگر [illegible] طلسماتی اعمال میں کرنا منظور ہو تو مندرجہ ذیل طلسماتی عمل کو ایک سو [illegible] پڑھ کر سرمہ پر دم کریں اور اس سرمہ کو آنکھوں میں لگا کر عمل پڑھیں تو اس طرح کوئی بھی چیز نظر آئے عامل کو اس سے خوف محسوس نہ ہوگا اس طرح رجعت سے محفوظ رہیں گے اور اگر تیل پر بھی پڑھ لیں اور کانوں میں ڈال لیں تو ہر قسم کی آواز سے محفوظ رہیں گے اور کوئی آواز خوف زدہ نہ کر سکے گی۔ طلسم یہ ہے

رونابو لاسلحامکحالوراصیر حاصنانا ○

اگر اسے چاند گرہن یا سورج گرہن میں ۵۰۰ بار پڑھ لے تو زکوۃ ادا ہو جاتی ہے پھر اس

کے اثرات بہت جلد مرتب ہوتے ہیں ویسے بغیر زکوۃ کے بھی اثرات کرتا ہے۔

حصار مکان

بعض اعمال اتنے سخت ہوتے ہیں کہ ان میں عامل کو اپنے حصار بدنی اور حلقہ، عمل کے علاوہ مکان کا حصار بھی کرنا پڑتا ہے کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو ماورائی طاقتیں مکان گرا دیتی ہیں یا پھر کسی نہ کسی طور پر دخل اندازی کرکے عمل میں رکاوٹ ڈال دیتی ہیں۔ یوں تو مکان کو محصور کرنے کے لئے بہت سے اعمال ہیں مگر ہم صرف دو عمل مجرب لکھ رہے ہیں۔

اول یہ ہے کہ سورۃ مزمل کو چار عدد لوہے کے کیلوں پر پڑھے ہر کیل پر پانچ بار پڑھے اور مکان کے چاروں کونوں میں گاڑ دے۔

دوسرا عمل طلسماتی ہے طریقہ یہ ہے کہ الو کی پسلی کی چار ہڈیاں لے کر ہر ہڈی پر مندرجہ ذیل طلسم دو سو بار دم کریں اور ان ہڈیوں کو ہاتھ میں لیکر عامل مکان کے اردگرد سات چکر لگائے یا پھر مکان کے اندر ہر طرف گھوم کر سات چکر لگانے کے بعد میں ہڈیاں ہر کونے میں دفن کردیں یہ بہت سخت اور کامیاب حصار ہے۔

ھلانو کنس تجخم تسجم

بس عبارت عمل یہی ہے اس کو درست اعراب سے یاد کرلیں اگر ہڈیاں دستیاب نہ ہوں تو ہر کونے میں کھڑا ہو کر دو سو بار پڑھ لے لیکن ہڈیاں ہوں تو بہت اچھا ہے۔

منڈل

ہندوانہ اعمال میں بھی حصار کی ضرورت پیش آسکتی ہے یہ لوگ حصار کو منڈپ یا منڈل وغیرہ کہتے ہیں ان کے منڈل بھی بہت زبردست ہوتے ہیں ان منڈل کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ ہمیں سب سے تو بحث نہیں ہے لیکن ہم ذیل میں چند منڈل لکھ رہے ہیں اول طریقہ یہ ہے کہ شنگرف پانچ تولہ یا اس سے زیادہ حسب ضرورت لے لیں اور اس پر مندرجہ ذیل عمل پڑھیں تعداد پڑھائی ایک ہزار ہے یہ شنگرف سفوف ہوا ہونا چاہئے اب جب آپ منڈل بنانا چاہیں احتیاط سے گول دائرہ کی صورت میں اس شنگرف کے سفوف کا چھڑکاؤ کرتے جائیں اس میں احتیاط رہے کہ سفوف ہر جگہ لکیر کی صورت میں ایک دوسرے سے پیوست ہو کوئی ایسی جگہ نہ بچے جس پر سفوف نہ ڈالا گیا ہو جب ا؛ اا چاہیں تو منتر ثانی پڑھ کر تھوڑی سی جگہ سے سفوف اکٹھا کرکے باہر آجائیں منتر ثانی کو دس بار پڑھنا ہے۔

منتر اول

ارکے رو ار ماتا اجڑ امنار ماتا اریون دھارلون شھری شناریون

منڈل کھولنے کا منتر

کرہناری ھوسواری دھرم کی چھتی اناری ارمن تارمن سو سہاسو ارمن

شریر رکھشا

ہندوؤں کے ہاں بدنی حصار کو شریر رکھشا اور دیگر ایسے ناموں سے پکارتے ہیں اس کے بھی بہت سے طریقے ہیں۔

شریر رکھشا نمبر۱

اس منتر کو بھبھوت پر ایک سو بار پڑھ کر بھبھوت جسم پر ملے

ار ماری دیو بھبھور کا سکھا سنسار

شریر رکھشا نمبر۲

مندرجہ ذیل منتر کو گیرو پر پڑھے بہتر ہے چندرمان کے گرہن کے وقت پڑھے تعداد پڑھائی چار سو پچاس ہے اس گیرو کا تلک لگانے سے جسم محفوظ رہتا ہے منتر یہ ہے۔

مڑک مدار ھنسوا ھار رام دیو کی مالا

شریر رکھشا نمبر۳

اس منتر کو عقیق ایک سو ایک دانے پر ہر دانہ پر ایک سو ایک بار پڑھے اور ان عقیق کو

[illegible] دھاگے میں پرو کر مالا بنالیں اور اس مالا کو گلے میں ڈالیں جب تک مالا گلے میں رہے [illegible] تمام ماورائی قوتوں سے محفوظ رہے گا اور اگر کسی آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں تو وہ [illegible] کا منتر یہ ہے۔

[illegible] چندر انار میر ماموہ چندر اکرے اسوہ

[illegible] لوے تو چندرا کی چند راچھو

علم یوگا اور ھمزاد

[illegible] یوگ کہتے ہیں اور جو آج کل بگڑ کر جوگ بن گیا ہے ایک بہت قدیم [illegible] چار [illegible] ہیں۔ اس میں جسمانی ذہنی اور روحانی نشوونما کے طریقے ہیں۔ [illegible] علم [illegible] بہت عمدہ اور اعلیٰ علم ہے۔ آج سے کوئی چار ہزار برس قبل پتن جلی نے اس علم پر ایک [illegible] کتاب لکھی جس کا نام یوگ سترا تھا۔ اس علم میں جسمانی طور پر [illegible] اور چاق و چوبند رہنے کی ورزشیں ہیں جو عام ورزشوں سے ہٹ کر بہت خوبصورت انداز سے کی جاتی ہیں اور ذہنی طور پر اپنے دماغ کے خوابیدہ خلیات کو بیدار کر کے انہیں فعال کرنا اور ان سے حیرت انگیز صلاحیتوں کو ابھارنے کے لئے شمع بینی۔ دائرہ بینی۔ نفس بینی۔ ماہ بینی وغیرہ وغیرہ جیسی مشقیں مروج ہیں۔ اس حصہ کو راج یوگ کہتے ہیں اور جسمانی ورزشوں والے حصہ کو ہٹھ یوگ کہا جاتا ہے۔ اب ایسے ہی گیان [illegible] ایک حصہ ہے جس میں ٹیلی پیتھی یا کنڈلینی شکتی جیسی قوتیں بیدار کی جاتی ہیں جن

سے بہت سے خوارق ظہور پذیر ہوتی ہیں یہ بھی یوگا کا ایک الگ حصہ ہے آخری حصہ منترک یوگ کا ہے جس میں مخصوص الفاظ خواہ مذہبی کتب کے ہوں یا رشی منیوں اور سادھوں کے تدبر سے ترتیب شدہ ان کا ورد کر کے ان کے ذریعے کائناتی قوتوں سے رابطہ قائم کر کے نروان حاصل کرنا اور ابدی سکون کا حصول ہوتا ہے یوگا ہندوؤں میں ایک خاص بڑی نسل کا مذہبی حصہ ہے۔ اگر عامل ہمزاد دوران عمل یوگا کی مختلف جسمانی اور روحانی مشقوں میں مصروف رہے تو اس سے دماغ کو ایک خاص توانائی ملے گی اور مخفی قوتیں جلد بیدار ہو جائیں گی۔ روح میں سروز اور شگفتگی رہے گی جس سے رجعت اور پژمردگی جیسے عناصر عامل میں پیدا نہ ہو سکیں گے۔

ہٹھ یوگ

ہٹھ یوگ کو ھاتا یوگا بھی کہا جاتا یہ جسمانی ورزشوں کا حصہ ہے عامل کو چاہئے کہ وہ عمل ہمزاد سے قبل اور دوران عمل ورزش ضرور کرتا رہے اس سے دماغی اور جسمانی طور پر بندہ تندرست رہتا ہے اور ذہنی تھکن سے ناخوشگوار اثرات عامل پر نہیں پڑتے اس کے لئے ضروری ہے کسی کھلی اور سر سبز جگہ جا کر ورزشیں کریں مندرجہ ذیل ورزشیں کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی صاحب ان ورزشوں سے واقف نہیں ہیں تو فن یوگا پر کوئی مستند کتاب خرید لیں جو کہ آج کل مارکیٹ میں بہت دستیاب ہیں۔

۱۔ سرش تپیا = اس سے مراد ہے سر پر کھڑے ہونا

۲۔ یوگا مدوا = اس سے مراد مخصوص طریقے سے بیٹھ کر اپنے ہاتھ پیچھے لے جانا اور منہ کو زمین سے لگانا

۳۔ چکر تپیا = اس سے مراد ہے ہاتھوں کو سر کے اوپر سے گزار کر زمین پر لگانا اور ہاتھوں ٹانگوں کے سہارے کھڑے ہو جانا کہ ٹانگوں کمر اور ہاتھوں کا انداز ایک کمان سا بنائے۔

۴۔ میور انداز۔ اس کا مطلب ہے دونوں کہنیوں کو پیٹ پر ناف کے مقام پر لگا کر اور ہاتھ زمین پر لگا کر سر اور کمر اور ٹانگوں کو متوازی کر دینا اس طرح پورا وزن دو ہاتھوں پر ہو گا۔

۵۔ حل انداز = چت لیٹ کر پھر پاؤں کو سر سے اوپر گزار کر سر سے اوپر زمین پر لگانا اور ہاتھوں کو اپنے مقام پر رہنے دینا۔

۶۔ سروِنگ انداز = کمر کو دونوں ہاتھوں سے سہارا دینا اور ٹانگیں کھڑی کر کے پاؤں آسمان کی طرف کر دینا گردن اور اس کے ساتھ کا حصہ سر و جوڑ گردن زمین پر رہے۔

۷۔ اسی طرح اور بھی مختلف انداز ہائے یوگا عامل کو ضرور کرنے چاہئیں ان کے بہت فوائد ہیں۔

سانس اور یوگ

علم یوگ میں سانس پر بہت توجہ دی گئی ہے اگر سانس پر توجہ نہ دی جاتی تو یوگا اب تک ختم ہو چکا ہوتا۔ سانس کی مختلف مشقیں علم یوگا میں مروج ہیں یہ مشقیں بہت سے فوائد کی حامل ہیں۔

۱۔ جسمانی طور پر ان کے بہت سے فوائد ہیں۔ آکسیجن دماغ میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور مختلف بیماریوں کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

۲۔ ذہنی طور پر یکسوئی حاصل ہوتی ہے اور دماغ میں ایک حیرت انگیز قوت پیدا ہو جاتی ہے جو مختلف فوائد مرتب کرتی ہے قوت ارادی مضبوط کرتی ہے اور قوت متخیلہ کو فعال کرتی ہے اور اسی طرح بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۳۔ حافظہ بہت قوی ہو جاتا ہے اور عام حالت سے سوگنا زیادہ ہو جاتا ہے اسی طرح کے متعدد فوائد ان مشقوں سے حاصل ہوتے ہیں۔

ہمزاد کے سلسلہ میں یہ اس لئے مفید ہیں کہ ان سے قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے تصور فعال ہوتا ہے قوت خیال اپنا کام شروع کر دیتی ہے اور دماغ ہر شے کا عکس جلد قبول کرنا شروع کر دیتا ہے۔ دل میں ولولہ اور شوق پیدا کرتی ہیں دماغ سے عمل کی اکتاہٹ کو ختم کر دیتی ہیں اور ہر وقت چاق و چوبند رکھتی ہیں۔ ہم ذیل میں مختلف سانس کی ریاضتیں درج کر رہے ہیں اگر ان سب پر عامل کاربند رہے تو بہت جلد حیرت انگیز فوائد دیکھے گا۔

ریاضت نمبر۱= سرسبز کھلی جگہ پر بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیں سر کو پیچھے کی طرف موڑ لیں اور جس قدر پیچھے کر سکتے ہیں کر لیں نظر دونوں بھنوؤں یعنی ابروں کے درمیان میں رہے اس حالت میں تیزی سے سانس اندر لیں اور اسی سرعت سے نکالیں جس طرح کوئی بھاگ کر آئے تو تیز تیز سانس لیتا ہے اسی طرح آپ سانس تیز تیز لیں اور خارج کریں جب چکر آئیں تو بس کریں ویسے ابتدا پچیس بار سانس لیا کریں پھر رفتہ رفتہ وقفہ بڑھاتے جائیں اس سے بہت سی قوتیں بیدار ہوتی ہیں۔

ریاضت نمبر۲= پہلی مشق کے پانچ منٹ بعد یہ مشق کریں سیدھے کھڑے ہو کر ہاتھ رانوں سے لگا کر اپنی ٹھوڑی کو حلق کے گھٹے کے ساتھ لگا لیں اور ساری توجہ حلق پر مرکوز رکھیں اس حالت میں بھی پہلی مشق کی طرح تیز تیز سانس لیں اور خارج کریں یہ

بھی ابتدا پچیس بار اور رفتہ رفتہ بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ دو سو تک پہنچ جائے۔

ریاضت نمبر۳= بالکل سیدھے شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں گردن اور ریڑھ [illegible] برابر ہوں۔ نظر کو سامنے کسی شے پر فضا میں مرکوز کر دیں۔ اب ایسے میں بیٹھ کر [illegible] سانس لیں اور خارج کریں ابتدا پچاس بار پھر رفتہ رفتہ تین سو بار یا چار سو بار تک [illegible] جائے۔ اس کے بھی بہت فوائد ہیں اور حیرت انگیز طور پر نظر قائم رکھنے میں بھی مفید [illegible] ہوتی ہے اس کے کرنے سے نظر میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

ریاضت نمبر۴= اپنی انگشت شہادت اور اس کے ساتھ والی بند کر لیں اور [illegible] اور چھنگلی کے ساتھ والی خنصر کھلی رہنے دیں اب سبابہ یعنی انگوٹھے سے [illegible] اپنے ناک کو پکڑیں انگوٹھے سے دائیاں نتھنا بند کریں اور دونوں [illegible] سے قبل بیٹھنے کی پوزیشن درست کر لیں یعنی پدم یا کنول انداز میں [illegible] پالتی مار کر بالکل سیدھے گردن اور ریڑھ کی ہڈی سیدھی [illegible] انگلیاں ناک سے ہٹا لیں انگوٹھا دائیں طرف رکھیں اور بائیں طرف سے [illegible] سانس لینا شروع کریں جتنی آہستہ لیں گے فائدہ زیادہ ہوگا اب جب سانس [illegible] بھر جائے تو دونوں انگلیوں کو بائیں نتھنے پر رکھ کر نتھنا بند کر لیں اور جتنی دیر تک [illegible] روک سکتے ہیں روکے رکھیں جب روکنا محال ہو تو دائیں طرف سے انگوٹھا ہٹا کر [illegible] سانس باہر نکالنا شروع کریں اتنی آہستگی سے سانس خارج کریں کہ اگر روئی [illegible] نتھنے کے پاس ہو تو حرکت نہ کرے۔ جتنی دیر سانس لینے میں صرف ہو اس سے چار [illegible] زیادہ دیر روکیں اور جتنی دیر روکنے میں لگے اس سے نصف دیر سانس نکالنے میں [illegible] یعنی ایک حصہ لینا چار حصے روکنا اور دو حصے نکالنا۔ مثلاً اگر پندرہ سیکنڈ سانس لینے میں صرف ہوئے ہیں تو ایک منٹ تک روکیں اور تیس سیکنڈ میں خارج کریں۔ جب

دائیں طرف سے سانس اچھی طرح نکل جائے تو پھر اسی طرف سے سانس لینا شروع کریں اور پھر روک لیں جب مزید روکنا دشوار ہو تو بائیں طرف سے انگلیاں اٹھا کر سانس خارج کرنا شروع کریں یہ ہوا ایک بار اس طرح بیس بار کریں اگر مسلسل نہ ہو سکے تو چند چکر سرانجام دینے کے بعد کچھ دیر سانس کو بحال کرکے دوبارہ شروع کر دیا کریں۔

۴۔ قوت حیات پران یام

اس مشق سے بندہ کے اندر قوت حیات ذخیرہ ہو جاتی ہے۔ جس سے اس کی عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور حیرت انگیز قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔ اس مشق کو ہندی میں پران حاصل کرنا اور پرانایام کہتے ہیں بہت سادہ مشق ہے۔ اوپر کی ریاضت میں سانس روکنا ہوتا ہے جبکہ اس میں سانس روکنا نہیں ہے باقی سب پچھلی ریاضت کی طرح ہے سانس لے کر دائیں طرف سے نکال دیں اور دائیں طرف سے لے کر بائیں طرف سے نکال دیں لیکن ایک خیال رکھیں کہ جتنی دیر سانس لینے میں لگے اس سے دگنی دیر نکالنے میں صرف ہو اور سانس بہت آہستہ آہستہ لیں اور بہت آہستہ آہستہ نکالیں روزانہ دس منٹ اس کو ضرور کیا کریں۔

حبس دم

حبس دم سانس کو مخصوص طریقوں سے روکنے کا نام ہے۔ یوگیوں نے اس فن میں کمال حاصل کیا تھا۔ بعض یوگی تو کئی کئی سال تک حبس دم کئے رہتے تھے حبس دم کے

بہت سے فوائد ہیں اور حبس دم کئی طریقوں سے کیا جاتا ہے ہر طریقہ سے الگ الگ ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ بعد میں نقشبندیہ سلسلہ کے بزرگوں نے بھی حبس دم کو جاری کیا ان سے ایک روایت منقول ہے کہ حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانی علیہ رحمتہ کو حضرت خضر علیہ السلام نے کوئی عمل پانی میں غوطہ مار کر پڑھنے کے لئے فرمایا تھا۔ جس سے مقصود حبس دم ہی تھا۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو مسلمان فقراء کا طریقہ حبس دم یوگیوں سے بہت مختلف ہے یوگی لوگ بہت بکھیڑہ کرتے ہیں۔ مثلاً ان کے ہاں ایک حبس دم کا طریقہ ہے جسے کپالی چڑھانا کہتے ہیں۔ کپالی دو طریقوں سے چڑھائی جاتی ہے بہرحال جس طریقہ سے بھی ہو اس سے قبل بہت کچھ کرنا پڑتا ہے مثلاً اول "ناتی" کرنا پڑتی ہے جس سے سوراخ بنی صاف کیے جاتے ہیں پھر داھوتی جس سے معدہ صاف کیا جاتا ہے۔ پھر کنجل ہاتھی کریا کرواتے ہیں یعنی پانی پی کر نکال دیتے ہیں تاکہ بالکل صفائی ہو جائے اس دوران دودھ کے سوا کچھ نہیں کھاتے پیتے جب اندر کی صفائی ہو جائے تو پھر کپالی چڑھانا تعلیم کیا جاتا ہے جس کی دو قسمیں ہیں۔ اول چیتن ناڑی دوئم چڑ ناڑی چیتن ناڑی سے تو ہوش و حواس بسبب روح کے شعور میں داخل ہونے سے قائم رہتے ہیں مگر چڑ ناڑی میں روح کا سبب لاشعور میں داخل ہونے کے مفقود ہو جاتے ہیں اور بندہ ہوش و حواس سے بے گانہ ہو جاتا ہے ان کے بہت سے فوائد ہیں۔ مگر فقراء کا طریقہ یوگیوں سے مختلف ہے۔ بہرحال ہم ذیل میں فقراء کا طریقہ حبس دم بیان کرتے ہیں کیونکہ بہت آسان ہے اور ہر شخص اسے کر سکتا ہے۔

حبس نفس صوفیہ کے ہاں دو طریقوں سے مروج ہے۔ اول حبس نفس اور دوئم حصر نفس۔ پہلے کو تخلیہ اور دوسرے کو تملیہ بھی کہا جاتا ہے ان میں سے ایک تو دماغ میں یا سینہ میں سانس روکا جاتا ہے جسے تخلیہ کہا جاتا ہے اور دوسرے سے پیٹ میں ناف کے

نیچے سانس روکا جاتا ہے جسے تملیہ کہتے ہیں یہ دونوں طریقے بہت بزرگ ہیں اول طریقہ یعنی تخلیہ سے گرمی بہت پیدا ہو جاتی ہے جس سے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے لیکن دوسرے طریقے سے بھوک بڑھ جاتی ہے اور نقصان کا اندیشہ نہیں رہتا۔

عامل کو چاہے کہ ایک دن تو وہ تخلیہ پر عمل کیا کرے اور دو دن تملیہ پر اس طرح دونوں کے نقصانات سے محفوظ رہے گا اگر طبیعت میں برودت ہو یا یبوست ہو تو دونوں عمل دو دو دن تک کر سکتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ کسی کھلی پر فضا سر سبز جگہ بیٹھ جائیں اگر یوگا کے انداز سے بیٹھیں تو بہت اچھا ہے ورنہ آلتی پالتی مار کر آنکھیں بند کر لیں اور سانس کو آہستہ آہستہ اوپر چڑھائیں جب سانس سے پیٹ بھر جائے تو پیٹ کو کمر کے ساتھ ملا کر سانس سینے کی طرف لے آئیں اب سینے سے ذرا زور لگا کر سانس کو دماغ میں جمع کریں اس عمل کو تخلیہ کہتے ہیں۔ اور اگر تملیہ کرنا ہو تو سانس سے پھیپھڑے نہ پھولنے دیں بلکہ پیٹ کی طرف سانس کو لیتے جائیں جس سے ناف کے نیچے سانس جمع ہو جائے گا اب کوشش کر کے اسے اسی جگہ رہنے دیں اس پر نظر رکھیں کہ یہ پھیپھڑوں کی طرف نہ آنے پائے اس کو تملیہ کہتے ہیں۔

جتنی دیر تک دل چاہے تخلیہ یا تملیہ میں سانس کو حبس کیئے رکھیں جب مزید روکنا دشوار ہو تو آہستہ آہستہ سانس نکال دیں سانس کو تیزی کے ساتھ بالکل نہ نکالیں سانس لینے کا وقفہ روکنے کا وقفہ اور نکالنے کا وقفہ آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں تملیہ کرنے سے بعض دفعہ قوت شہوانیہ حرکت میں آجاتی ہے اس سے بچنے کے لئے عامل بہت کم غذا کھائے بلکہ ان دنوں بہت ہی قلیل غذا استعمال کیا کریں اور دوران مشق تو پیٹ بالکل خالی ہونا چاہئے۔ پرانا یام کی مشق میں بھی غذا کا خاص خیال رکھیں کبھی بھی پیٹ بھر کر غذا نہ کھائیں۔ اگر اس طرح حبس دم کر کے آپ نے وقفہ بڑھاتے بڑھاتے اتنا کر لیا کہ

ایک منٹ تک سانس لینا اور پانچ منٹ روکنا اور دو منٹ خارج کرنا تو سمجھ لیں آپ حبس دم میں کامیاب ہو گئے اب آپ میں اس قدر قوت پیدا ہو گئی ہے کہ آپ عمل ہمزاد میں یکسوئی حاصل کر سکیں اور آسانی سے عمل کو پورا کر سکیں۔ یہ مشقیں جو مختصراً میں نے ان کر دی ہیں ان مشقوں پر اگر عامل نے عمل کیا تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ ہمزاد تسخیر نہ ر سکے۔ اگر کوئی صاحب یہ سمجھنے لگیں کہ صاحب یہ تو اوراق بڑھانے والا مسئلہ ہے باقی م تو صرف عمل ہمزاد کریں گے وہ یقیناً ناکام رہیں گے جب تک ہدایات پر عمل نہیں کیا ائے گا کامیابی محال ہے۔

علم العینین اور ہمزاد

انسانی چہرے کے تمام تاثرات میں آنکھ کا حصہ سب سے نمایاں ہے۔ ذہانت، چالاکی، شرافت عیاری وغیرہ کے علاوہ خوشی، غمی، غصہ وغیرہ کا اظہار بھی آنکھ کے بغیر ناممکن ہے آنکھیں قدرت کا ایک بہت عظیم عطیہ ہیں جو انسان کو ودیعت ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ آنکھوں کی اہمیت کو تمام علوم میں اولیت حاصل ہے۔

آنکھوں کے علوم بھی ہیں جنہیں علم عینیت، اعیان، عین عیانی وغیرہ تصوف میں کہتے ہیں اور علم العین اور علم العینین وغیرہ بھی کہا جاتا ہے۔ آنکھیں اللہ تعالیٰ کے اسم بصیر کا مظہر ہیں۔

ہم ذیل میں آنکھ کی مختصر تشریح کر رہے ہیں امید ہے آپ حضرات اس سے آنکھ کی اہمیت سے واقف ہو جائیں گے۔

اگر آپ نے کبھی انسان کی کھوپڑی دیکھی ہو تو یقیناً اس میں سامنے کی جانب اوپر دائیں بائیں بڑے بڑے سوراخوں کے پیچھے مخروطی گھڑے دیکھے ہوں گے یہی آنکھوں کے مکان ہیں۔

اس مخروطی گھڑے میں آنکھوں کے گرد چھ پٹھے ہوتے ہیں جن کے سکڑنے پر آنکھ محور کے گرد حرکت کرتی ہے۔ آنکھ کا وہ حصہ جسے آپ آنکھ کا ڈیلا کہتے ہیں ایک ایسے پیاز سے مشابہت رکھتا ہے جس کے بیرونی تین چھلکوں کے علاوہ اندر کے تمام چھلکے نکال دیئے گئے ہوں یعنی کھوکھلی پیاز، جس میں پیاز کا سر یا وہ سفید حصہ جس کے گرد تمام چھلکے لگے ہوتے ہیں آنکھ کے اس حصے سے مطابقت رکھتا ہے جو سیاہ رنگ کا سامنے والا حصہ ہے اور جسے آپ پتلی کہتے ہیں۔ آنکھ کی تین پرتیں دراصل پردے کہلاتے ہیں، جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ صلبیہ کا پردہ : SCLERA (بیرونی)

۲۔ خون کی نالیوں کا رنگ دار پردہ : VASCULAR PIGMENTED COAF (درمیانی پردہ)

۳۔ عصبی پردہ NERVOUS COAF & RETINA (اندرونی پردہ)

ان تینوں پردوں کی مختصراً تشریح بھی کیئے دیتے ہیں۔ اول پردہ ملیہ سخت ریشے دار اور سفید سب سے بیرونی پردہ ہے سیاہ پتلی کے گرد جو آپ سفید حصہ دیکھتے ہیں وہ دراصل ملیہ ہی ہے۔ ملیہ آنکھ کا پچھلا ۶ر ۵ حصہ بناتی ہے جبکہ بغیر سامنے والا ۶ر ۱ حصہ میں یہ پردہ شفاف ہو جاتا ہے اور اپنی جگہ سے ذرا ابھر کر گولائی میں پتلی کو ڈھانپتی ہے اور یہ شفاف پردہ قرنیہ (CORNEA) کہلاتا ہے یہ قرنیہ ہی ہے جو آنکھ کے اندر متعدد نقائص کا باعث بن سکتا ہے۔

ملیہ کا کام آنکھ کی حفاظت کرنا ہے جبکہ قرنیہ روشن دنیا سے آنے والی روشنی کی شعاعوں کو منعکس کرکے اندر بھیج دیتی ہے یہ تو تھا آنکھ کا سب سے بیرونی پردہ اب آیئے میں آپ کو بتاؤں کہ ملیہ کے اندر یا نیچے آنکھ کے اندر کیا ہے ۲۔ اس بیرونی پردہ کے اندر یا نیچے آپ کو آنکھ کے اندر رنگوں کی خوبصورت دنیا نظر آئے گی یہ دراصل آنکھ کا درمیانی باریک پردہ ہے جسے خونی نالیوں والا باریک پردہ کہتے ہیں۔ اس پردہ کا پچھلا ۷ر ۵ رنگ دار حصہ کورائیڈ کہلاتا ہے یہ کورائیڈ مزید دو پرتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

۱۔ بیرونی رنگدار پرت ۲۔ اندرونی خونی نالیوں والی پرت

رنگدار پرت دراصل روشنی کی شعاعوں کو آنکھ کے اندر بند رکھنے کا کام کرتی ہے یعنی یہ روشنی کی شعاعوں کو اندر سے باہر اور باہر سے اندر آنے سے روکتی ہے جبکہ اندرونی پرت آنکھ کے اندر خون پہنچانے پر مامور ہے۔ اسی درمیانی پردہ میں کورائیڈ کے آگے کے اگلا ۷ر ۱ حصہ ہدبی اجسام (CILIARY BODY) کہلاتا ہے۔ جس میں ۱۔ ہدبی حلقہ ۲۔ ہدبی زوائد ۳۔ ہدبی عضلات شامل ہیں یہ آنکھ کو کسی خاص نقطہ پر مرکوز کرنے یا چیزوں کو دیکھنے کے لئے ان کے فاصلے کے مطابق آنکھ کو مرکوز (فوکس) کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسی درمیانی پردے ہی کا بقیہ بالکل سامنے کا حصہ آئرس کہلاتا ہے یہ باریک پردہ آئرس جو پھیلنے اور سکڑنے کے قابل ہوتا ہے اور ہدبی جسم سے زاویہ اندرون بناتے ہوئے تمام اطراف پردے کی صورت میں لٹکا ہوتا ہے آئرس کے درمیان میں ایک

سوراخ ہوتا ہے جسے پتلی کہتے ہیں۔ یہ سوراخ روشنی کی شعاعوں کو آنکھ کے اندر جانے کے لئے راستہ فراہم کرتا ہے۔ آئرس کے پیچھے اندر کی طرف شفاف دہرا محدب عدسہ موجود ہوتا ہے۔ جس میں سکڑنے اور پھیلنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اس طرح وہ فوکس کرنے کا کام کرتا ہے۔ رنگدار خونی نالیوں والے درمیانی پردے کے اندر آنکھ کا سب سے اندرونی پردہ ہوتا ہے جسے شبکیہ کہا جاتا انگلش میں (RETINA) کہتے ہیں اور یہی وہ پردہ ہے جس میں حس بصارت ہوتی ہے یہ شبکیہ مزید دو پرتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

۱۔ پرت رنگ دار بیرونی

۲۔ پرت عصبی حسی اندرونی

بیرونی رنگ دار پرت کو رائیڈ سے ملی ہوتی ہے شبکیہ کا پچھلا ۴ر۳ حصہ حس بصارت سے متعلق ہوتا ہے جبکہ اگلا ۴ر ۱ حصہ غیر حسی اور غیر عصبی ہوتا ہے۔ شبکیہ کے پچھلے حصے کے مرکز میں ایک بیضوی زرد نقطہ ہوتا ہے جہاں بصارت مثالی ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شبکیہ دراصل بصری عصب کا وہ حصہ ہے جو آنکھ میں داخل ہو کر دو پردوں کو پار کر کے تمام اطراف میں پھیلنے پر لگاتا ہے۔ جس نقطے پر بصری عصب آنکھ میں داخل ہوتا ہے وہاں حس بصارت نہیں ہوتی لہٰذا اسے اندھا نقطہ کہتے ہیں۔

آئرس کے پیچھے موجود عدسے نے پردوں کے پیچھے والے کھوکھلے حصے کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے وہ حصہ جو قرنیہ اور عدسے کے درمیان ہوتا ہے آبی حصہ کہلاتا ہے اور اس میں موجود محلول آبی خلط کہلاتا ہے جبکہ وہ حصہ جو شبکہ اور عدسے کے درمیان ہوتا ہے شیشہ نما حصہ یا وٹرس (VITROUS BODY) کہلاتا ہے۔ اس میں موجود محلول شیشہ نما خلط (VITROUS HUNIOR) کہلاتا ہے۔

یہ تو تھی آنکھ کی مختصراً تشریح اب ہم اس کا قانون بیان کرتے ہیں۔ آنکھ جب ایک نقطے پر مرکوز کی جاتی ہے تو ظاہری کورائیڈ کے بیرونی ہدبی اجسام ان کو ایک مقام پر مرکوز کرنے میں مدد دیتے ہیں جس سے شبکیہ کے پچھلے حصہ پر اثر پڑتا ہے اور ایک رنگوں کا طلسم خانہ ظہور میں آ جاتا ہے پھر چونکہ یہ رنگین دنیا صرف آنکھوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق دماغ کے حصہ شعور سے ہے جب شعور میں ایک ہی نقش مسلسل

قائم رہتا ہے تو تحت الشعور کمزور ہو کر اس نقش کو لاشعور میں قائم کر دیتا ہے۔ جب یہ نقش لاشعور اور تحت الشعور تینوں شعوروں میں قائم ہو جاتا ہے تو وجود یا مظہر بن کر آنکھ کے راستے اس کی تصویر باہر نظر آتی ہے حالانکہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ باہر سے تصویر اندر جاتی ہے مگر جب مشق اور توجہ سے دماغ کے اندر تصویر نقش کر دی جائے تو پھر اندر سے باہر آنے لگتی ہے یعنی آنکھ کا حصہ کورائیڈ جس کا کام یہ ہے کہ باہر کی روشنیوں کو اندر نہ آنے دیا جائے اور اندر کی روشنیوں کو باہر نہ آنے دیا جائے اس قدر روشنیوں سے بھر جاتا ہے کہ وہ اس بات پر قادر نہیں رہتا کہ ان روشنیوں کو روک سکے دماغ میں حصہ ہے جسے ہم استخوان الابیض کہتے ہیں اس حصہ کی وسعت کا مشاہدہ اگر ہم کورائیڈ کی روشنیوں سے مشق کے ذریعے کر لیں تو اس کی وسعت میں آسمان و زمین کی گہرائیاں سمائی ہوتی ہیں۔

اب ہم اعیان کے ارتکاز کے متعلق اعمال ہمزاد میں ہدایات لکھ رہے ہیں نیند کم کرنا بھی کورائیڈ میں روشنیوں کے اضافہ کا باعث ہے جو دماغ کا مطالعہ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اب آنکھوں کی اہمیت کا آپ کو علم ہو گیا ہے اس لئے اس کے ارتکاز سے جو فوائد ہوتے ہیں انہیں ہم بیان کر رہے ہیں اور ہر عمل میں جس طرح ارتکاز کرنا ہے اس کا طریقہ لکھ رہے ہیں۔

ارتکاز اعیان

عمل ہمزاد میں نظری ارتکاز بھی ضروری ہے۔ نظر ایک سوئی ہے جو دماغ کی اسکرین پر مطلوبہ اسٹیشن نشر کرتی ہے جبتک نظر کا زاویہ درست نہ ہو گا ہمزاد کا تصور پیدا نہ ہو گا۔ اور نہ ہی دماغ پر وہ صورت رونما ہو گی جو بذریعہ تصورات آپ کرنا چاہتے ہیں زاویہ نگاہ ہر عمل میں ضروری ہے۔ اکثر اعمال سایہ پر نظر جما کر یا آئینہ میں عکس پر نظر جما کر کرنے ہوتے ہیں ان میں جو تنہائی میں بغیر نظر جما کے عمل کرنے ہوتے ہیں ان سب میں نظر کو مخصوص جگہوں پر قائم رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے انہی جگہوں کو ہم یہاں

بیان کر رہے ہیں دوران عمل اس بات کا خاص خیال رکھنا ہے۔

ظل اور زاویہ نظر

سایہ درست قائم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عامل چراغ کو اوپر نیچے کرکے اتنی بلندی پر رکھے یا اسٹینڈ بنائے کہ جس کی بدولت جب وہ کھڑا ہو کر عمل کرے تو سایہ اس کے اصلی قد جتنا رہے اور اگر بیٹھ کر کرے تو بھی اصلی جسم جتنا ہی ہو ذرا کم و بیش سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اکثر اعمال میں نظر سایہ کی گردن کے وسط میں رکھے لیکن بعض اعمال میں یوں بھی کر سکتا ہے کہ سایہ ذرا دائیں طرف کو پڑے اس طرح ہو کہ آنکھوں کی پتلیوں کو ذرا دائیں طرف گھما کر دیکھنا پڑے لیکن اس دیکھنے میں عامل سیدھا بیٹھا رہے بس پتلی ذرا دائیں طرف دیکھے پلک ہرگز نہ جھپکے اور نہ ہی اندر ڈیلا حرکت کرے اس بات کی آہستہ آہستہ مشق ہو جاتی ہے۔

عکس اور زاویہ نگاہ

بعض اعمال آئینہ میں اپنی صورت دیکھتے ہوئے کرنا ہوتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ عامل آئینہ ذرا بڑا لے جو چوڑائی میں کم از کم ایک فٹ اور لمبائی میں کم از کم دو فٹ ضرور ہو اور آئینہ ایسا ہو جس میں صورت بالکل صاف نظر آئے ذرہ برابر نقص نہ ہو اب آئینہ کو ایسی دیوار پر لٹکانا ہوتا ہے جس میں سفیدی کی گئی ہو اور آئینہ کی دیوار پر بلکہ پورے کمرے میں کوئی تصویر وغیرہ یا دیگر سامان نہ ہو جو آئینہ میں نظر آئے بلکہ ہر طرف سفید کاغذ یا ہلکے نیلے کاغذ لگے ہوئے ہوں یا پھر ہر طرف بمعہ چھت سفیدی کی گئی ہو۔

آئینہ کو اپنے بالکل سامنے نظر سے دو فٹ بلند لٹکائیں اور چار فٹ کے فاصلے پر بیٹھ کر عکس کو دیکھیں۔ اکثر اوقات دونوں آنکھوں کی پتلیوں میں دیکھنا ہوتا ہے اور اگر ہدایت نہ ہو تو دونوں ابروؤں کے درمیان میں دیکھیں اور شکل آئینہ میں اول اپنے عکس کے

ایک ایک عضو کو بغور دیکھ کر ذہن میں اپنا سراپا اچھی طرح بٹھالیں۔ اس شکل میں بھی آنکھ نہیں جھپکنا ہوتی۔ آئینہ خواہ حصار سے باہر ہو کوئی فکر نہیں البتہ چراغ والے عمل میں چراغ حصار کے اندر ہونا شرط ہے۔

اندھیرے میں عمل

بعض اعمال میں یہ ہدایت ہوتی ہے کہ اندھیرے کمرے میں اندھیرے کے اندر لیٹے ہوئے پڑھیں۔ تو اس کے لئے اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ کمرہ میں کسی قسم کی روشنی داخل نہ ہو اور عامل ریڑھ کی ہڈی اور گردن متوازی کرکے آنکھوں کو مناسب حد تک کھولے اور اندھیری فضا میں نظر جمالے اب اس کے ڈیلوں میں حرکت نہ ہو اور نہ ہی وہ ادھر ادھر دیکھے بلکہ آنکھوں کو اس اندھیری فضا میں چار فٹ کے فاصلے پر دیکھنے میں مصروف کردے اس اندھیرے میں کھو نہ جائیں بلکہ ذہن کو حاضر رکھیں اور اس فضا میں گھورتے رہیں۔ پلک ہرگز نہ جھپکیں ہمزاد کا تصور رکھیں کہ ابھی حاضر ہوگا ایسے اعمال میں مناسب ہے کہ کانوں کو بھی بند کرلیں اور ہمزاد کے سوا کسی خیال کو دل میں نہ آنے دیں اور ساتھ ہی ساتھ استغراق گہرا کرتے جائیں۔ ایسے اعمال کے لئے ماحول ایسا ہو کہ توجہ مختلف چیزوں کی طرف مبذول نہ ہونے پائے بلکہ سناٹا ہو جائے اس جگہ نہ زیادہ سردی ہو اور نہ گرمی ہو کہ آپ کی توجہ اس طرف جائے۔ سانس بھی آہستہ آہستہ جاری ہو کہ محسوس ہی نہ ہو کوئی بیٹھا ہے یا نہیں۔

بند آنکھوں سے عمل

بعض اعمال ہمزاد میں ہدایت ہوتی ہے کہ یہ بند آنکھوں سے کریں اس کے لئے عامل کو ضروری ہے کہ وہ جب بند آنکھوں سے عمل پڑھے تو ایک روئیں دار تولیہ سے پٹی بنائے اس کو آنکھوں پر باندھ لیں پٹی سیاہ رنگ کی ہو آنکھوں پر باندھ لیں نہ ہی زیادہ

سخت ہو اور نہ ہی نرم مقصود یہ ہے کہ آنکھوں کے ڈیلے اس سے جکڑنے سے حرکت نہ کریں۔ اب آپ بند آنکھوں سے جو فضا نظر آئے جو کہ یقیناً سیاہی کی صورت میں ہوتی ہے اس فضا میں عامل بند آنکھوں سے دیکھنا شروع کردے۔ اس فضا میں اتنی گہرائی سے دور تک نہ دیکھے بلکہ نزدیک ہی اس اندھیرے میں نظر مرکوز رکھے۔ اور اپنے دماغ کو حاضر رکھیں۔ دماغ کو تاریکی میں گم نہ ہونے دیں تصور ہمزاد کو مضبوطی سے دماغ میں حاضر رکھیں کہ ہمزاد اس اندھیرے میں ظاہر ہوگا۔ نظر قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے وجود کا تصور اس میں قائم رکھیں اور ساتھ ہی ساتھ استغراق گہرا کرتے جائیں۔ لیکن استغراق سے ڈیلوں میں حرکت نہ ہونے دیں بلکہ نظر کو قائم رکھیں۔ استغراق گہرا ہونے کی علامت یہ ہے کہ جو تصور آپ اپنے وجود کا جما رہے ہیں وہ ذہن سے محو ہوتا جائے گا۔ آپ اس تصور کو گم ہونے دیں کیونکہ یہ استغراق گہرا ہونے کی علامت ہے جب استغراق ہوجائے گا تو آپ کو اردگرد کی آوازیں سنائی دینا بند ہوجائیں گی۔ اور ایک سناٹا سا چھا جائے گا پھر اس میں قدرے روشنی ظاہر ہوگی بالکل صبح صادق کی سی روشنی ہوگی اب اس میں چکاچوند ہوگی اور بجلیاں سی چمکیں گی پھر ہمزاد اپنے پورے وجود سے کھڑا نظر آئے گا ایسے میں یقیناً ایسا ہوتا ہے کہ عامل کا تمام استغراق ختم ہوجاتا ہے اور وہ دوبارہ ہوش میں آجاتا ہے لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے استغراق دوبارہ قائم کریں۔ یہ ضروری بھی نہیں ہے کہ پہلے روز ہمزاد ہی نظر آئے کوئی اور بات بھی ہوسکتی ہے کوئی اور نظارہ بھی نظر آسکتا ہے۔ آپ تندہی سے عمل جاری رکھیں۔ یہ ہدایات ضروری ہدایات ہیں جب تک ان پر عمل پیرا نہ ہوا جائے گا ہمزاد تسخیر نہ ہوگا۔ اگر کسی عمل میں کوئی ہدایت نہ ہو تو آپ اسے آنکھیں بند کرکے اسی طریقہ سے کرلیا کریں۔ اور اگر آنکھیں کھول کر کرنے والا عمل ہو تو سابقہ ہدایات کو ملحوظ رکھ کر کریں۔

ان ہدایات پر عمل کرنا ازحد ضروری ہے۔ نظر سے اگر ہم درست کام لیں گے تو سالوں کی ریاضت چند دنوں میں پوری ہوجائے گی۔ اور اگر ان ہدایات پر آپ نے عمل کیا تو چالیس یوم کا عمل چند یوم میں پورا ہوتا ہوا محسوس ہوگا۔

قوانین تسخیر

تسخیرات کا موضوع بڑا عجیب اور زبردست ہے۔ تسخیرات مختلف نوعیت کی ہوتی [illegible] تسخیر ہمزاد، تسخیر جنات، تسخیر ملائکہ، تسخیر پریاں، تسخیر دیوتا، ہندی دیویاں، تسخیر [illegible] تسخیر شیاطین وغیرہ وغیرہ یہ سب ممکن ہیں۔ مگر اس کے لئے چند ہدایات اور [illegible] طریقوں سے کوشش کرنا شرط ہے۔ کتب میں جو مختلف اعمال درج ملتے ہیں۔ [illegible] یہ تسخیرات ممکن نہیں ہیں۔ ذیل میں ہم سلسلہ قادریہ کے فیوض سے [illegible] وہ خاص راز سربستہ آشکار کر رہے ہیں۔ جن سے تسخیرات جن وانس اور [illegible] کمالات ممکن ہوسکتی ہیں۔

ان قوانین کو خوب ذہن نشین رکھیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اگر [illegible] کہتے ہیں کہ اور کوئی راستہ بھی ہے تو میرا مشورہ ہے کہ پہلے اسے آزما کر دیکھ لیں [illegible] ناکامی ہو تو میرے درج کردہ قوانین پر عمل کرکے دیکھیں انشاء اللہ آپ اس میں یقیناً [illegible] کامیاب ہونگے یہ وہ راستہ ہے جو میرے سوائے الحال کسی کو معلوم نہیں یہ علم سینہ ہے جو [illegible] بسینہ ہے۔ اور اسے میں نے صفحہ قرطاس پر قلم کے ذریعے واضح کردیا واضح ہو کہ [illegible] میں اصل کام صرف عبارات یا الفاظ کا نہیں ہوتا بلکہ اس میں اصل کام اندرونی [illegible] ہوتا ہے۔

انسان ایک ایسا مظہر تام ہے کہ اس کے اندر کی معمولی قوتیں بھی اگر ظاہر ہوجائیں اور ان کی تربیت و نشوونما کی جائے تو وہ حیرت انگیز قوت سے ظہور کرتی ہیں۔ ہر تسخیر [illegible] ذیل مراحل ہیں۔

[illegible] خیال یا ولی، ۲۔ درجہ جمع ہمت، ۳۔ درجہ قوت ارادی، ۴۔ درجہ دفع خطرات [illegible] طہارت ظاہری و باطنی، ۶۔ درجہ مطلوبہ شے کی طرف توجہ ہمزاد جن۔ روح [illegible] درجہ مناسب عمل ورد، ۸۔ درجہ لوازمہ بشریہ کم کرنا، ۹۔ درجہ خلس یعنی [illegible] بنا، ۱۰ درجہ حواس ظاہری سے انقطاع، ۱۱۔ شور و غل سے بچنا۔

[illegible] مدارج ہیں۔ جو تسخیر میں مدد دیتے ہیں تسخیر جتنی قوی ہوگی۔ ان شرائط یا [illegible] اتنی ہی شدت سے عمل کرنا ہوگا۔ اب ہم ان گیارہ مدارج کی تشریح کرتے ہیں [illegible] آپ کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

۱۔ درجہ خیال

ہدایات نمبر۱:۔ عام طور پر انسان میں دو قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ ایک بے اختیار آنیوالا خیال ' دوسرا خود سوچنے والا ارادی خیال ہمیں بے اختیار آنے والے خیال کو روکنا ہے۔ اور یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم اپنے ارادہ سے کسی خاص خیال کو ذہن میں بیدار کریں۔ اور اس پر یکسوئی سے سوچنا شروع کر دیں۔ تسخیر کے اعمال کے لئے جب آپ عمل کو پورا کر لیں۔ تو رات کو اپنی چارپائی وغیرہ پر سکون سے بیٹھ جائیں۔ اور لمبے لمبے سانس لے کر دماغ کو صاف کریں۔ اور پھر جس چیز کی تسخیر کا عمل کر رہے ہیں اس کا تصور کریں۔

مثلاً ہمزاد کا تصور کریں اور بند آنکھیں کر کے بیٹھ جائیں آنکھوں پر کوئی روئیں دار سیاہ تولیہ کی پٹی باندھ لیں۔ جو آنکھوں پر ہلکا دباؤ ڈالے پھر آنکھیں بند کر کے جو اندھیرا سامنے نظر آتا ہے۔ اس میں دیکھنا شروع کر دیں۔ اور خیال کو سامنے اندھیرے میں دیکھنے میں مصروف کر دیں اور اس اندھیرے میں خیال کریں کہ آپ کا ہمزاد کھڑا ہے۔ اپنے جسم کو روزانہ دن کے وقت شیشہ میں خوب غور سے دیکھا کریں اور ذہن میں اس کا خاکہ محفوظ کر لیں۔ رات کو اندھیرے میں اسی خاکہ کو ذہن میں تازہ رکھنے کی کوشش کریں اگرچہ اس طرح ذہن میں اسی خیال کے حاضر رکھنے سے یہ نظر آنا شروع نہیں ہوگا پھر بھی آپ اس خیال کو ذہن میں حاضر رکھیں اور نظر کو اندھیرے میں دیکھنے پر مصروف رکھیں۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ ہم سامنے دیکھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور نیند طاری ہو جاتی ہے۔ آپ نظر سامنے جمائے رکھیں اور ذہن میں اپنا سراپا تازہ رکھیں۔

اس طرح چند روز کے بعد تمام خیالات ختم ہو جائیں گے اور آپ اس خیال کو قائم رکھنے میں آسانی محسوس کریں گے۔ اب اس خیال کو قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ استغراق طاری کرتے جائیں یعنی ذہن اس خیال کی گہرائیوں میں ڈوبتا جائیگا اور اس ڈوبنے کی علامت یہ ہے کہ جو خیال ہمزاد کے سراپا کا آپ نے ذہن میں جما رکھا ہے۔ وہ محو ہونا شروع ہو جائیگا۔ اسے محو ہونے دیں۔ اسے دوبارہ اجاگر کرنے کی ضرورت نہیں اسے ذہن کی گہرائیوں میں گم ہو جانے دیں جب ذہن سے یہ تصور مکمل طور پر غائب ہو جائیگا تو ایسے میں ایک سناٹا سا چھا جائیگا اور پھر ہلکی سی روشنی ہر طرف پھیل جائیگی۔ یعنی اس اندھیرے میں کمی ہو جائیگی۔ اب آپ اس روشنی میں نظر کو دیکھنے پر مصروف

[illegible] میں اسی وقت آپ اپنی شکل یعنی ہمزاد کو اصل صورت میں دیکھ سکیں گے۔

اس پورے عمل کے دوران عجیب عجیب چیزیں ظاہر ہونگی۔ ان سب چیزوں کو بیان [illegible] کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ اس عالم کو غیب کا عالم کہتے ہیں۔ یہ ہدایات جو ہم [illegible]یان کی ہیں۔ سب سے اہم ہیں۔ اور اس سے بڑی کوئی ہدایت نہیں کیونکہ اسی سے [illegible] اثرات کا آغاز ہوتا ہے۔

۲۔ درجہ جمع ہمت

[illegible] نمبر ۲:۔ جمع ہمت سے مراد ہے کہ آپ اپنی پوری ہمت توجہ اور تن من [illegible] عمل کی تکمیل کے لئے کوشش کریں۔ اور اس اندھیرے میں اس طرح [illegible] میں گویا یہاں پر ہی سب کچھ ہے اور یہ میری پوری کائنات ہے یہ اندھیرا یقیناً [illegible] معلوم ہوگا۔ یہ جمع ہمت کی دلیل ہے اس اندھیرے کی وسعت میں پوری [illegible] معلوم ہوگی۔

۳۔ درجہ قوت ارادی

[illegible] ۳:۔ قوت ارادی کے لئے ایک پانی کا طشت بھر کر سامنے رکھ لیں۔ [illegible] گلاب کا پھول تیرنے کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر گلاب کے پھول پر نظر جما [illegible] پھول گھوم رہا ہے اور گول چکر لگا رہا ہے ابھی گھومے گا۔ اس طرح [illegible] پھول میں حرکت پیدا ہوگی اور گھومنا شروع ہو جائیگا۔ یہ مشق [illegible] علامت ہے قوت ارادی پیدا ہونے کی۔ اب آپ سامنے نظر [illegible] نظر جما کر پوری قوت ارادی سے چند بار ذہن میں یہ الفاظ [illegible] میں میرا ہمزاد ظاہر ہوگا اس میں میرا وجود ہے اور ضرور میری [illegible] اپنا ارادہ مضبوط رکھا کریں اور ایسے [illegible] کو ذہن [illegible] میں ناامیدی پیدا کرے۔ کیونکہ اس سے ارادہ کمزور ہوتا ہے

ہمہ وقت پر امید رہیں اور ارادہ کو ہرگز کمزور نہ ہونے دیں۔

۴۔ درجہ دفع خطرات

ہدایت نمبر ۴:۔ اس عمل کے دوران مختلف وسوسے اور خطرات بندے کو پریشان کرتے رہتے ہیں۔ ان کا علاج یہ ہے کہ عمل سے قبل یعنی خیال جمانے سے قبل اپنے ذہن سے مخاطب ہو کر کہیں کہ میں زندگی کے سب سے اہم کام کو سرانجام دینے والا ہوں دنیا کے کسی کام کی اہمیت اس کام سے زیادہ نہیں ہے اس لئے تمام وسوسے اور خیالات جو مجھے تنگ کریں گے میں ان سے ذہن کو خالی رکھوں گا۔ اور عمل کے دوران جسم کو ساکت رکھنا اور سردی اور گرمی سے بچنا بھی خطرات کو دفع کرنا ہے سانس لیتے وقت ہوا صاف ہو اس سے خطرات اور خیالات پیدا نہیں ہونگے۔

۵۔ درجہ طہارت

ہدایت نمبر ۵:۔ طہارت خیالات اور اعمال پر زبردست اثر مرتب کرتی ہے ظاہری طہارت میں اچھا اور صاف لباس پہنیں اور وضو وغیرہ کرکے پاک جگہ پر بیٹھیں اگربتی وغیرہ سلگائیں اور باطنی طہارت کے لئے بیٹھنے سے قبل دو رکعت نفل تحیۃ الوضو ادا کریں بعد میں کچھ دیر تک اسم (یا نورُ) کا ورد آہستہ آہستہ محبت سے کرتے رہیں۔ اور تصور کریں کہ اس کائنات میں ہر طرف نور ہی نور پھیلا ہوا ہے۔ میں خود بھی اس نور کا حصہ ہوں۔ آنکھیں بند کرکے تسلی سے آہستہ آہستہ یہ ذکر کریں۔ اس سے آپ کے اندر ایک لطف اور سرور و کیف پیدا ہوگا۔ طبیعت میں وجد سا محسوس ہوگا۔ یہ باطنی پاکیزگی کی علامت ہے اس کے بعد عمل کیا کریں یہ دونوں طہارتیں شرط ہیں۔

۶۔ درجہ توجہ شے

ہدایت نمبر ۶:۔ توجہ شے ایک اہم موضوع ہے اس کے لئے جیسا کہ ہم خیال کے ضمن میں بتا چکے ہیں کہ ہمزاد کے عمل میں ہمزاد کا خیال جمائے رکھنا اور پری کے عمل

میں پری کا خیال اور جنات کے عمل میں جن کا خیال۔ اس خیال جمانے سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ آپ اس چیز کی ہوبہو تصویر سامنے رکھیں اور اس کے نقش و نگار کو ذہن میں تازہ کریں۔ کیونکہ بعض چیزوں کا خیال جمانا بہت مشکل ہوتا ہے تصور کسی دیکھی ہوئی شے کا جمایا جا سکتا ہے جب آپ نے پری دیکھی ہی نہیں تو آپ اس کا تصور کیسے کر سکتے ہیں۔ بس ایسے میں آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ یہ مونث ہے اور عورت سے مشابہ ہے اس لئے بس ذہن کو پری کی طرف سوچنے پر مائل کرکے اس خیال کو ذہن میں تازہ رکھیں [illegible] میں آپ خوشگوار ماحول گلستان پھول گھاس موسم وغیرہ کو ذہن میں تازہ کرکے اس ماحول میں پری کا تصور کریں۔

جب آپ استغراق میں جائیںگے۔ تو خود بخود پری کی اصلی شکل و صورت سامنے ظاہر ہو جائیگی بس توجہ سے مراد ہے کسی چیز کی چند معلومہ باتوں کے ذریعے اس کے خیال کو ذہن میں حاضر رکھنا تاکہ اس خیال کی موجودگی میں کوئی دوسرا خیال ذہن میں نہ آنے پائے اور ذہن یکسو ہو کر اس شے مطلوبہ کی طرف اپنی پوری قوتیں استعمال میں لائے۔

۷۔ درجہ مناسب عمل ورد

ہدایت نمبر ۷:۔ یہ تسخیر کے لئے مخصوص ورد اور عمل ہوتا ہے بعض لوگ محض اس عمل کی تلاش میں ساری زندگی ضائع کر دیتے ہیں مگر تسخیر پھر بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ لوگ صرف عمل ہی کو تسخیر کا درجہ سمجھتے ہیں حالانکہ محض الفاظ میں یہ تاثیر نہیں ہے [illegible] لیں۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ باقی ہدایات جن کو ہم بیان کر رہے ہیں بھی ضروری ہیں۔ الفاظ کی تاثیر سے انکار نہیں ہے۔ الفاظ اور اسماء میں ضرور تاثیر ہے مگر یہ اسی وقت اثر کرتی ہے جب باقی شرائط پوری ہو چکی ہوں۔ ان ہدایات پر اس وقت [illegible] ہیں: جب آپ ورد وظیفہ جو کہ مطلوبہ عمل ہو اس سے فارغ ہو چکیں البتہ وظیفہ [illegible] کے دوران جمع ہمت قوت ارادی ' طہارت دفعہ خطرات اور توجہ شے ضرور ہوں۔ پھر فراغت عمل کے بعد خیال جما کر بیٹھ جائیں اور سابقہ بیان کردہ طریقے کے [illegible] تصور جما میں یکسوئی حاصل کریں اور غیب کے عالم میں داخل ہو جائیں۔

۸۔ لوازمہ بشریہ

ہدایت نمبر ۸:۔ لوازمہ بشریہ میں سونا، کھانا پینا، بولنا بہت اہم ہیں جس شخص میں ان چیزوں کی کمی ہوگی۔ وہ زیادہ لطیف ہوگا جو ان چیزوں کو بکثرت استعمال کریگا وہ حیوان صفت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ کو اسی صفت بہیمی کھانا اور سونا و بولنا کو کم کرنے کے لئے بنی نوع انسان اور اجنا پر لازم کیا ہے اگر عمل کے دوران روزے بھی رکھیں تو بہت مناسب ہے ورنہ ضروری نہیں ہیں۔

سونا لازمہ اول :۔ انسان کی نیند اصل میں بہت کم ہے اگر انسان بہت کم سوئے تو تب بھی گزارہ ہوجاتا ہے زیادہ سونے سے باطنی حواس بھی سو جاتے ہیں۔ آپ عمل سے قبل اندازہ لگائیں کہ آپ روزانہ کتنے گھنٹے سوتے ہیں۔ جب پورا اندازہ لگالیں تو پھر ہر ہفتہ آدھا گھنٹہ نیند کم کردیں اور روزانہ آدھا گھنٹہ کم سویا کریں۔ دوسرے ہفتہ آدھا گھنٹہ اور کم کردیں۔ اس طرح ایک گھنٹہ کم ایک ہفتے تک سوئیں۔ پھر تیسرے ہفتہ میں آدھا گھنٹہ اور کم کردیں۔ حتیٰ کہ نیند کا وقفہ چوبیس گھنٹے میں صرف دو گھنٹے تیس منٹ رہ جائے کم سونے سے باطنی حواس بیدار ہوجاتے ہیں۔

کھانا لازمہ دوئم :۔ بہت کھانا انسان میں غفلت اور بہت سی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ نیند بہت لاتا ہے اعمال کے لئے کم کھانا شرط ہے۔ پہلے ہفتہ میں آپ جتنی روٹی کھاتے ہیں۔ اس کا آٹھواں حصہ کم کردیں۔ مثلاً آپ دو روٹیاں کھاتے ہیں تو آدھی روٹی کا نصف کم کردیں اور ہر بار روٹی کھاتے وقت نصف کھایا کریں دوسرے ہفتے نصف اور کم کردیں اس طرح 1/2 1 ڈیڑھ روٹی کھایا کریں اگر پہلے ہی ہفتہ آدھی روٹی کم کردیں تو بہت اچھا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ کم نہ کریں کیونکہ روٹی یکدم کم کرنے سے بھی بہت سی بیماریاں لگتی ہیں۔ کھانے کے علاوہ باقی اشیاء کا بھی حساب رکھیں اگر کوئی اور چیز کھالیا کریں تو پھر روٹی میں زیادہ کمی کردیا کریں۔ حتیٰ کہ بہت کم غذا رہ جائے جس سے بندہ

زندہ رہ سکے اور کام کاج کرسکے۔ پانی پینے میں بھی بہت احتیاط کیا کریں کیونکہ پانی نیند بہت لاتا ہے۔

بولنا لازمہ سوئم :۔ عامل کم بولنا اختیار کرے۔ فضول لوگوں سے گفتگو سے اجتناب کرے۔ اور ایسے لوگوں کی محفل میں نہ بیٹھے جو عقائد میں ناپختہ ہوں اور عملیات وغیرہ پر یقین نہ رکھتے ہوں۔ لوگوں سے صرف ضرورت کے وقت کلام کرے اور کوشش کیا کرے کہ بولنے میں پہل خود نہ کرے۔ اس سے عجیب فوائد ظاہر ہوتے ہیں جو ناقابل بیان ہیں۔

۹۔ روشنی سے بچنا

ہدایت نمبر ۹:۔ عامل کو اپنا عمل بالکل اندھیری جگہ کرنا چاہئے یا پھر رات کو جو خیال جمانا ہے وہ اندھیرے میں بیٹھ کر جمائے روشنی سے حتی الامکان پرہیز کرے۔ جب بھی فارغ ہو نیم اندھیرے یا اندھیرے کمرے میں رہا کرے اس سے ذہن میں روشنیوں کا تلاطم نہیں آتا۔ ورنہ روشنیاں ذہن کے نہاں خانوں میں اپنے گہرے نقوش مرتب کر دیتی ہیں۔

۱۰۔ انقطاع حواس ظاہری

ہدایت نمبر ۱۰:۔ حواس ظاہری یعنی دیکھنا، سننا، سونگھنا، چکھنا، بولنا، لمس کا احساس لینا ان سب احساسات سے انقطاع کرنا بہت دشوار ہے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب بندہ ایک خیال کو ذہن میں لے کر بیٹھ جائے اور اسی پر ذہن کو مرکوز رکھے۔ نظر کو سامنے اندھیرے میں دیکھنے میں مصروف رکھے ان دو باتوں میں سے ایک بھی کمزور ہوئی تو عمل ناکام ہوگا۔ جیسے ہی نظر ڈھیلی پڑیگی اور سامنے دیکھنا بند کردیگی۔ تو نیند طاری ہونا شروع

ہو جائیگی ۔ اس سے جو خیال جمایا ہوا ہے وہ بھی منتشر ہو جائیگا اسے عامل غلطی سے استغراق سمجھ لیتا ہے ۔

لیکن یہ نیند ہوتی ہے جیسے ہی نیند کا غلبہ ہو یعنی بیٹھے بیٹھے جھونکے آنے شروع ہو جائیں تو آنکھیں کھول دیا کریں ۔ اور کھول کر پھر دوبارہ توجہ جمایا کریں ۔ کیونکہ استغراق میں نیند کے جھونکے نہیں آتے بلکہ خیال نکھر کر ایک ہی رہ جاتا ہے باقی سب خیالات ختم ہو جاتے ہیں پھر یہ ایک خیال بھی نکھرنا شروع ہو جاتا ہے تو یہ گہرائیوں میں گم ہو جاتا ہے یہ استغراق ہے اور اس میں جھونکے نہیں آتے بلکہ یہ شعور سے لاشعور میں لے جاتا ہے

بس جیسے ہی عامل شعوری حالت سے نکلتا ہے ۔ اور لاشعور میں داخل ہوتا ہے تو اس کے ظاہری حواس بند ہو جاتے ہیں اور باطنی حواس بیدار ہو جاتے ہیں ۔ بس انہی ظاہری حواس کو بند کرنا اول شرط ہے ۔

۱۱۔ درجہ شور و غل سے بچنا

ہدایت نمبر۱۱:۔ آخری ہدایت یہ ہے کہ یہ سب عمل کرتے وقت شور و غل نہ ہو کیونکہ اس طرح توجہ مختلف آوازوں اور باتوں کی طرف مبذول ہوتی رہے گی رات کو پرسکون جگہ پر بیٹھ کر اور ایسے وقت میں کریں جب نزدیک شور و غل نہ ہو ۔ دور کی آوازوں سے بچنے کے لئے روئی کے پھوؤں میں کالی مرچ دے کر انہیں کانوں میں ٹھونس لیں تاکہ آوازیں نہ آئیں ۔ جو تولیہ کی روئیں دار پٹی آنکھوں پر باندھی جائیگی وہ آنکھوں اور کانوں کو بند کرنے میں معاون ہوگی اس طرح امید ہے کہ آپ ہر قسم کے شور سے محفوظ رہ سکیں گے ۔

یہ ہدایات جو ہم نے بیان کی ہیں ۔ بظاہر بہت دشوار معلوم ہو رہی ہو نگی ۔ مگر حقیقتاً کچھ بھی نہیں ہیں یہ تو محض چند باتیں ہیں جو آپ چارپائی پر بیٹھ کر ملحوظ رکھتے ہوئے عمل کر سکتے ہیں ۔ اب میں ان باتوں کو ذرا دوسرے انداز سے بیان کرتا ہوں ۔

آپ کو جو عمل کرنا ہو اسے جائے نماز پر بیٹھ کر کرلیں عمل کے بعد طہارت کے لئے دو رکعت وضو اسی جائے نماز پر ادا کریں ۔ پھر یا نُور کا ذکر کریں جب سرور و انبساط پھیل جائے تو اپنی پاکیزہ چارپائی پر جا کر بیٹھ جائیں ۔ خطرات دفع کرنے والے کلمات دہرائیں اور ہمت اور قوت ارادی کو ذہن میں ابھاریں چند لمبی لمبی سانسیں لیں ۔ پھر کانوں میں روئی دیں بعد ازاں پٹی باندھ لیں اور پوری یکسوئی سے نظر کے سامنے جو اندھیرا نظر آئے اس میں دیکھنا شروع کر دیں ۔ ریڑھ کی ہڈی اور گردن بالکل سیدھی رہے سامنے اندھیرے میں آپ کو مختلف نظارے اور روشنیاں نظر آ سکتی ہیں جو کامیابی کی دلیل ہیں ۔

اب ذہن میں خیال تازہ اور حاضر رکھیں اور نظر کو اندھیرے میں اپنی مطلوبہ شے یا ہمزاد دیکھنے میں مصروف رکھیں پھر استغراق طاری ہوگا جس کی علامت ہے کہ نظر بھی قائم رہیگی خیال بھی نکھرا ہوا صاف اور واضح ایک ہی رہ جائیگا اور پھر محو اور غائب ہونا شروع ہو جائیگا آپ پوری توجہ رکھیں اور خیال کو غائب ہونے دیں ۔ پھر اندھیرا اور سناٹا چھا جائیگا بعد میں ہر طرف ہلکی صبح کی مانند روشنی چھا جائیگی آپ اس میں اپنی نظر کو سامنے دیکھنے میں مصروف رکھیں اور ذہن میں ہمزاد یا مطلوبہ شے جس کا تصور کر رہے ہیں تصور رکھیں ۔ انشاء اللہ چند یوم میں اثرات عجیبہ ظاہر ہونگے ۔

اولاً کچھ دیر نظارے نظر آیا کریں گے پھر ان کا وقفہ طویل ہوگا پہلے پہل بند آنکھوں سے نظارے نظر آئینگے لیکن کچھ عرصہ متواتر عمل سے آپ میں ایسی صلاحیت پیدا ہوگی کہ کھلی آنکھوں سے ہر نظارہ دوران عمل نظر آیا کریگا ۔ بس جب کھلی آنکھوں سے چیز مطلوبہ حاضر ہونا شروع ہو جائے تو اس پر مزید یکسوئی کریں ۔ پھر ہمزاد یا مطلوبہ چیز بولنا شروع ہو گی ۔ حتی کہ یہ تسخیر ہوگی ۔ یہ بچوں کا کھیل نہیں ہے یہ حیرت انگیز قوتوں والا اور کوئی نصیب والا شخص ہی کر سکتا ہے بہت سادہ اور نمایاں راستہ ہے اگر کوئی کرے تو یقینا کامیاب ہوگا ۔ اس راستے کے علاوہ تسخیرات کا اور کوئی راستہ نہیں ہے میں اس بات کی مانا قسم اٹھاتا ہوں کہ مجھے جو فیضان ہوا ہے ۔ اس میں یہ بات ظاہر ہے کہ اس راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ تسخیرات کا نہیں ہے جو کوئی اور عمل کریگا وہ یقیناً نامراد رہیگا ۔ اللہ تعالی نے فیضان مصطفوی اور فیضان عیسوی کے حقائق سے یہ حقیقت مجھ پر منکشف

کی ہے اور شیخ محی الدین ابن العربی رحمتہ اللہ علیہ کی روح پر فتوح سے یہ راستہ مجھے اپنے شیخ کے وسیلہ سے ملا ہے اور اس کی میں طالبوں کو ہدایت کرتا ہوں۔

اے طالب تسخیر! تسخیر کے لئے میرا یہ مقالہ سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ہزار سال بھی طالبعلم پڑھتا رہیگا تو کامیاب نہ ہوگا۔ جب تک انہی شرائط کی بجا آوری نہیں کریگا بعض لوگ اعتراض کرسکتے ہیں کہ آپ سے پہلے جب کسی کو یہ قوانین معلوم نہیں تھے تو پھر تسخیر کس طرح کرلیتے تھے۔ میں یہ کہوں گا کہ میں نے یہ کب کہا ہے کہ مجھ سے پہلے یہ لوگوں کو معلوم نہ تھے۔ بلکہ میں نے تو یہ عرض کیا ہے کہ ان کا فیضان میرے اوپر اولیاء کرام کی ارواح سے ہوا ہے اور حقیقت یہ ہے جو بعض لوگ طویل عمل ایک عرصہ تک کرتے تھے تو ان کی نظر خود بخود ایک جگہ قائم رہنا شروع ہو جاتی تھی اور قوت خیال سے استغراق پیدا ہوجاتا تھا ایک عرصہ کم کھانے کم سونے اور کم بولنے سے قوتیں اجاگر ہوجاتی تھیں ہمت مجتمع ہوجاتی تھی اور تسخیر ہوجاتی تھی۔ لیکن انہیں یہ اصول معلوم نہ ہوسکے۔ سوائے اولیا کرام کے ان اصولوں سے عاملین واقف نہیں ہیں۔

اگر ان اصولوں کا علم ہوجائے تو پھر عمل کرنے میں آسانی ہوجاتی ہے اور عمل یقیناً کامیاب ہوجاتا ہے اور اگر اصول معلوم نہ ہوں تو ایک عرصہ تک بار بار ناکام ہو کر بندہ اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے کہ کامیاب ہوجاتا ہے یا پھر ناامید ہو کر ناکام ہوجاتا ہے۔

میں ہزار بار قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اس کے علاوہ تسخیرات ناممکن ہیں اور یہ آخری راستہ ہے۔

والسلام
بابر سلطان
پوسٹ بکس نمبر ۸۴۶ فیصل آباد

بیداری حواس

ہمارے پانچ حواس ظاہری ہیں اور اسی قدر باطنی حواس ہیں ہمزاد دراصل انہی باطنی حواس کی صوری شکل کا نام ہے۔ اور ہمزاد کی قوت انہی حواس کی معنوی قوت ہوتی ہے۔ علاوہ دیگر شرائط ہمزاد کے خاص طور پر بذریعہ ریاضت تسخیر ہمزاد کرتے ہوئے آپ کو حواس کی بیداری کی مشقیں کرنا چاہئیں۔ اگر اعمال و طلسماتی ہمزاد میں بھی یہ مشقیں جاری رکھیں اور ان کو کرنے سے قبل ان مشقوں پر توجہ مرکوز کریں تو جلد کامیابی ہوگی۔ اور ویسے بھی یہ مشقیں اگر آپ جاری رکھیں تو ہمزاد جیسی قوتیں آپ کے اپنے اندر پیدا ہو جائینگی۔ اور ہمزاد سے بہت کم کام لینے پڑا کریں گے اور اس کی ضرورت محدود ہو جائیگی ہمارے حواس ظاہری میں حس سامع' باصرہ' شامہ' ناطقہ اور [illegible] ہیں۔

انہی حواس ظاہری کے حواس باطنی بھی ہیں اور ان کے علاوہ باطنی حواس الگ بھی [illegible] مشترک [illegible] متخیلہ' متصورہ' واہمہ حواس ظاہری کی پہلی حرکت [illegible] بیداری ہوجاتی ہے اور یہ اپنی کارکردگی زیادہ [illegible] باطنی [illegible] ہیں یعنی اگر ہمارے کان ریاضات باطنی کے ذریعے اپنی [illegible] ہیں تو ہم محدود آوازوں کی بجائے لامحدود آوازیں سنیں گے۔ حتی کہ [illegible] اور باطنی مخلوق کی آوازوں کو سنتا ہے اور ایک پتہ بھی اگر حرکت کرتا تو اس کی آواز سن سکتا ہے اور اگر زمین کے دوسرے کنارے پر چیونٹی رینگتی ہے تو اس کے چلنے کی آواز سنتا ہے۔

یہ تو سامعت کی انتہائی وسعتوں کی بات ہے اور اولیا اللہ ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ بعض اولیا کرام عرش پر قلم الٰہی کی آواز سنتے ہیں اور سدرۃ المنتہیٰ سے آگے کے مفہوم بذریعہ سامعت ان پر واضح ہو جاتے ہیں۔ **ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم** ○ ترجمہ:۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ بیشک اللہ بہت فضل والا ہے۔ ہاں تو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اسی طرح پر اگر حس باصرہ کو بیدار کیا جائے

تو انسان اس حس کے ذریعے حسب بیداری زمین کے ایک کونے سے دوسرے کونے اور مشرق سے مغرب تک دیکھ سکتا ہے اور اپنی نگاہ کو کائنات کی تمام وسعتوں میں دوڑا سکتا ہے۔ آجکل ایک یورپی علم ہے سپرچولزم اس کے حامل دیواروں سے پار دیکھ لیتے ہیں یہ ابتدائی منزل ہے ہمارے صوفیہ کرام عرش عظیم اور سدرۃ المنتہٰی سے آگے کی وسعتوں کو اور احاطہ لاء تک اپنی نگاہ کو پہنچا دیتے تھے جو کہ ان یورپ والوں سے کبھی ممکن نہیں ہے اسی طرح دیگر حسیات ظاہری کو آپ قیاس کرلیں اگر یہی حسیات اپنی کارکردگی تیز تر کردیں تو ہم ان سے بہت سے فوائد حاصل کرسکتے ہیں۔ ہم ذیل میں ان حواس کو بیدار و فعال کرنے کے چند اصول ایسے درج کریں گے جو آسان اور قابل عمل ہوں۔ تاکہ طالب اسے باآسانی کرسکے۔ آپ یقین کریں اگر ان پر پابندی سے عمل کیا گیا تو حیرت انگیز قوتیں ظاہر ہونگی اور ہمزاد کی احتیاج بھی ختم ہوجائیگی۔ اور اگر ان کی بیداری کے بعد ہمزاد کا کوئی عمل کیا جائیگا تو فوراً اثرات ظاہر ہونگے اور ہمزاد مطیع ہوجائیگا۔

ہم ذیل میں اسلامی اصولوں کے مطابق اور جسمانی ریاضات کے ذریعے ان حسیات کو بیدار کرنے کا ایک ایک طریقہ لکھ رہے ہیں یعنی اگر حس سامعہ کو بیدار کرنے کا طریقہ ہے تو اس میں ایک طریقہ تو اسلامی ہوگا اور ایک جسمانی اور ذہنی ریاضت کے ذریعے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو حضرات مسلمان ہوں اور اسلامی طریق سے ہمزاد تابع کرنا چاہیں وہ اسلامی طریقہ سے حس بیدار کریں۔ اور جو غیر مسلم ہوں اور طلسمات و منتر وغیرہ سے ہمزاد تسخیر کرنا چاہیں وہ جسمانی و ذہنی ریاضت کے ذریعے اپنی حسیات فعال کریں۔

لیکن اسلامی طریق بہتر ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں خود مسلمان ہوں اس لئے یہ بات لکھ رہا ہوں بلکہ یہ انصاف کی بات ہے اور میں لکھنے میں تامل محسوس نہیں کرتا اگر ایک مسلمان انہی اسلامی ریاضات پر عمل پیرا رہے گا تو انشاء اللہ عرش تک کی آوازیں سن لیگا اور ملائکہ سے ہمکلام ہوگا۔ انہیں دیکھے گا چھوئے گا اور روحانی غذا چکھے گا اور یہ سب کچھ تمام حواس کی بیداری کے بعد ہی ممکن ہے۔ لیکن جسمانی اور ذہنی مجاہدہ کے ذریعے کرنے والا محدود طور پر اس کائنات میں انسانوں کی پھیلی ہوئی آوازیں

سنے گا اور جنات وغیرہ ارواح وغیرہ کو دیکھ سکے گا کلام کرسکے گا اور وہ سب سفلی عالم ہوگا

بیداری سماعت

پہلی حس جو بذریعہ ریاضات و مجاہدات اول حرکت کرتی ہے اس کا نام سماعت ہے جس کا مظہر ہمارے جسم میں کان ہیں اور کانوں کے ذریعے ایک محدود علاقہ کی آواز ہم تک پہنچتی ہے ایک محدود فاصلہ سے ہم محدود آوازیں سن سکتے ہیں بعض جانور اس حس میں انسانوں سے چند قدم آگے ہیں اور افریقہ میں ایسے جانور بھی ہیں جو انسانوں کے قدموں کی آواز جنگل کے دوسرے کنارے تک یعنی کئی سو میل دور سے سن لیتے ہیں۔ بلی، شیر وغیرہ کی سماعت بھی بہت تیز ہوتی ہیں ہم میں سے بھی بعض اشخاص میں یہ حس کم ہوتی ہے۔ اور بعض میں زیادہ۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ یہ حس متعین نہیں ہے بلکہ کم اور زیادہ ہو سکتی ہے اور جس قدر ہمارے اندر ودیعت ہے اگر اسے بروئے کار لایا جائے اور فعال کیا جائے تو عام سماعت سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے اولیاء اللہ کی تو خیر بات ہی کچھ اور ہے لیکن طالب اگر سماعت کو اس درجہ بڑھالے کہ وہ باطن میں دو تین میل دور تک کی آوازیں سن سکے تو کافی ہے۔ اس ریاضت کو کرنے کے دوران دماغی کمزوری ہو سکتی ہے اس لئے کانوں میں گرمیوں کے موسم میں روغن کدو اور سردیوں میں روغن بادام ڈالا کریں اور سر میں بھی مالش کرتے رہا کریں۔ تاکہ آپ ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہ سکیں۔ ریاضت کے دوران بعض دفعہ ایسا وقت آجاتا ہے کہ طالب کو کوفت ہوتی ہے اور جی چاہتا ہے مشقیں چھوڑ دے، مگر توجہ سے لگا رہے کامیاب ہوگا۔

طریقہ اسلامی

اس طریقے پر عمل پیرا ہونے کے لئے وضو یا غسل کرکے قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائیں

اور الحمد شریف اور چاروں قل آیت الکرسی اور پہلے چار کلمے پڑھ لیں تین تین بار اول و آخر درود شریف بھی۔ ان سب سورتوں اور کلموں کو بھی تین تین بار پڑھیں۔ پھر اپنے سینے پر دم کریں۔ اور آنکھیں بند کرکے ایسے طریقہ سے بیٹھیں کہ ریڑھ کی ہڈی سیدھی ہو اور جسم پرسکون ہو۔ کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوتی ہو سانس کو متوازن اور نارمل کرنے کے لئے چند لمبے لمبے سانس لیں۔ پھر آنکھیں بند کئے ہوئے خیال کریں کہ آپ کا جسم ایک خول ہے اور آپ اس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں اور خیال کریں کہ آپ کی روح آپ کے جسمانی خول کے اندر ہے پھر دماغ کی طرف روح کی آنکھوں سے متوجہ ہو جائیں اور دائیں کان کے پاس تصور میں اندر کی طرف آکر بیٹھ جائیں دائیں کان کی طرف منہ کریں (تصوراتی منہ) اور اندر کی طرف اپنی انگشت شہادت سے لکھے "سمیع" تصوراتی انگشت کا قلم ہو اور تصوراتی سیاہی ایسی ہو جیسی چاند کی چمک ہوتی ہے۔ تصور میں اسم "سمیع" کو چمکتا ہوا دیکھیں اور بار بار انگشت تصور سے لکھتے رہیں۔ اگر لکھتے ہوئے سانس بند رکھیں تو بہتر ہے اور اگر دقت ہو تو کوئی بات نہیں بند نہ کریں لیکن بہتر ہے سانس بند رکھیں اور بند سانس کے دوران بار بار اسم سمیع کو دائیں کان پر اندر کی جانب سے لکھیں۔ اور خیال کرلیں کہ کان اندر کی طرف سے ایک گول شیشہ ہے جس پر آپ لکھ رہے ہیں یا پھر تختہ سیاہ ہے۔ سانس بند کرکے بار بار لکھیں کم از کم ایک سو ستر (۱۷۰) دانے کی تسبیح رکھیں۔ پڑھنا نہیں ہے صرف تصور میں لکھنا ہے اور ہر بار لکھنے کے بعد ایک دانہ تسبیح کا شمار کرنا ہے جب ایک سو ستر بار لکھ چکیں تو پھر اسی طرح بائیں کان کی طرف تصوراتی منہ کرکے انگشت تصور سے بائیں کان کے تختے پر اسم سمیع ایک سو ستر (۱۷۰) بار لکھیں۔ آہستہ آہستہ لکھا کریں اور جب دیکھیں کہ تصور کم ہو رہا ہے دوبارہ لکھ دیا کریں حتی کہ ایک دن ایسا آئیگا کہ آپ گم صم ہو جائینگے اپنی ذات کا کچھ ہوش نہیں ہوگا اور عجیب و غریب روشنیاں اور انوار و تجلیات کانوں پر ظاہر ہوں گے۔ کان فعال ہو جائیں گے اسم سمیع ان پر جگمگانے لگیگا۔ پھر لوگوں کے باطنی خیالات کی آوازیں آپ کو سنائی دیا کریں گی اور ان کے دلوں کی آوازوں سے مطلع ہو جایا کریں گے دور دور کی آوازیں اور گزرے ہوئے انسانوں اور ارواح کی آوازیں سنائی دیں گی۔

آپ اس ریاضت کو اس وقت تک جاری رکھیں ... آپ کو اسم سمیع دونوں کانوں پر جلوہ گر نظر نہیں آجاتا ہے یقیناً "مسمی" کا اسم کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور مسمی کی سماعت کی تجلی طالب کی سماعت پر پڑیگی اور وہ سمیع کا عکس ہو جائیگا۔

طریقہ ریاضت جسمانی

اسلامی طریقہ کار تو ہم نے تحریر کر دیا۔ اب ایسا طریقہ لکھ رہے ہیں جس میں مذہب کی قید نہیں ہے اور یہ ایک ریاضت ہے جسے کسی بھی مذہب والا کر سکتا ہے۔ اور کوئی بھی بغیر تخصیص مذہب و نسل اس سے کامیابی حاصل کر سکتا ہے اکثر ہندو لوگ اس پر کاربند رہے ہیں اور ان کے پنڈت اور رشی منی اس پر باقاعدہ عمل پیرا رہے ہیں کئی صوفیاء کرام نے بھی مسلسل اس ریاضت کو سرانجام دیا ہے اس شغل کو اصطلاح صوفیاء کرام میں شغل صوت سرمدی کہتے ہیں طریقہ اس کا یہ ہے کہ آپ شمال رخ منہ کرکے کسی پرسکون اور شور و غل سے پاک جگہ پر بیٹھیں جہاں کسی بھی قسم کی آوازیں نہ آتی ہوں۔ پھر اگر آپ یوگ سے واقف ہیں تو جولندھر عمل تنفس کے بیس چکر سرانجام دیں ورنہ متبادل عمل تنفس کے اسی قدر چکر پورے کریں اگر یہ دونوں نہیں آتے تو لمبے لمبے یں تا سو سانس لیں یعنی تیزی سے سانس کو نتھنوں کے راستے اندر کھینچیں اور تیزی سے باہر نکال دیں اسی طرح تیز تیز سو تک سانس لیں اس کے بعد دیکھیں کہ آپ کے دونوں نتھنوں سے سانس برابر جاری ہے اگر کسی ایک سے زیادہ اور دوسرے سے کم جاری ہو تو جس سے زیادہ جاری ہے اسے بند کرکے جس سے کم جاری ہے اس سے تیز تیز سانس لیں اور خارج کریں جب یہ نتھنا بھی متوازی ہو جائے تو اب غور کرکے دیکھ لیں کہ دونوں نتھنے متوازن چل رہے ہیں اگر کمی بیشی ہو تو پوری کرلیں۔

جب دونوں نتھنے برابر جاری ہو جائیں تو اسے نفس متساویہ کہتے ہیں۔ اس نفس کو جاری کرکے آپ پھر تیز سانس لیکر اپنے اندر سینے میں بند کرلیں اور جب تک قابل برداشت ہو روکے رکھیں جب سانس روکنا دشوار ہو جائے تو نتھنوں ہی کے راستے خارج

کر دیں اور پھر چند سانس لیکر سانس کو اعتدال پر لے آئیں اور اسی طرح دوسری بار سانس کو پھیپھڑوں میں بھریں اور جب تک قابل برداشت ہو روکے رکھیں ۔ اسی طرح بیس چکر سرانجام دیں اور بیس چکروں کے بعد دیکھیں کہ ابھی تک نفس متساویہ جاری ہے اگر کوئی کسر ہو تو طریقہ مذکورہ سے دوبارہ نفس متساویہ جاری کرلیں ۔ اور شمال کی طرف رخ کئے ہوئے اندھیرے اور پر سکون پر فضا مکان یا جگہ پر بیٹھ کر ریڑھ کی ہڈی کمر گردن اور سر برابر ہوں اپنی پوری توجہ کو آنکھیں بند کر کے اپنے کانوں پر مرکوز کر دیں اور تصور کریں کہ میں فضا میں بکھری ہوئی آوازیں سن رہا ہوں ۔ پوری یکسوئی سے کانوں کی طرف متوجہ رہیں روزانہ اس مشق کو آدھ گھنٹے صبح شام کریں بعد میں ایک گھنٹہ پھر دو گھنٹے اور پھر چار گھنٹے تک پہنچا دیں دوران عمل حیرت انگیز واردات ہونگی جن کی تفصیل سے ہم بخوف طوالت پرہیز کر رہے ہیں ۔

جب آپ ایک ایسی آواز میں گم ہو جائیں جو سرور کی انتہا ہو گی تو اس میں آپ کی سماعت حرکت میں آ جائیگی اور آپ مخفی اور غیر مرئی مخلوق کی آوازیں سن سکا کریں گے ہم نے ان دونوں ریاضتوں کے دوران پیش آنے والے واقعات کو عمداً حذف کیا ہے تاکہ کتاب طویل نہ ہو جو کریگا سو دیکھ لیگا ہم کو بیان کی حاجت نہیں ہے ۔

بیداری بصارت

حرکت اول سماعت ہے اور حرکت دوئم بصارت ہے اول جو حس حرکت میں آتی ہے وہ سننے کی ہے اور اس چیز کو دیکھنا دوسری حس ہے ہماری نظر ایک محدود دائرہ کے اندر دیکھنے کی عادی ہے ہم میں سے بعض کے اندر نظر تیز ہے جو فطرتی ہے اور بعض کے اندر کمزور ہے ۔ بعض جانور اس حس میں ہم سے کئی گنا زیادہ قوت رکھتے ہیں ۔ مثلاً بلی اندھیرے میں دیکھنے کی خاصیت رکھتی ہے اور کتے غیر مرئی مخلوق کو بھی دیکھ سکتے ہیں جو قدیم حکماء کی کتب سے سند کے طور پر ثابت ہے ۔ آنکھ صرف دیکھنے کا کام ہی نہیں کرتی بلکہ اپنے جذبات و احساسات دوسروں تک منتقل کرنے کا کام بھی کرتی ہے اور دوسروں پر

ایک مخصوص مقناطیسی تاثر بھی ڈالتی ہے جس سے دوسرے متاثر ہوتے ہیں یہ مقناطیسی قوت جس کی آنکھوں میں جس قدر زائد ہوگی وہ لوگوں میں اسی قدر مقبول ہوگا اور جس میں اس قوت کا فقدان ہوگا وہ اتنا ہی کم اہمیت کا مالک ہوگا اور لوگوں کی توجہ کا کم مرکز بنے گا ۔ یہی قوت کشش مقناطیسی بعض جانوروں میں بہت زیادہ ہوتی ہے ۔ سانپ کی آنکھوں میں یہ قوت بہت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے بلکہ افریقہ کے علاقوں میں بعض ایسے سانپ پائے جاتے ہیں جو درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں پر نگاہ جماتے ہیں تو پرندہ گر کر ان کا لقمہ بن جاتا ہے ۔

شیر کی آنکھوں میں بھی یہ قوت اس قدر موجود ہوتی ہے کہ جس جانور یا انسان کی آنکھوں میں جنگل کا آزاد شیر آنکھیں ڈال لے اس کی جرات نہیں ہوتی کہ آنکھیں ہٹا [illegible] ۔

طریقہ اسلامی

[illegible] اسلامی طریقے سے آنکھوں میں نسبتاً تیز پیدا کی جا سکتی ہے بلکہ صوفیا کرام [illegible] کائنات کی وسعتوں میں دیکھنے کا اہل بنایا ہوا تھا ۔ پردہ ہزار عالم ہمہ وقت ان [illegible] نگاہ رہتے تھے ۔ لیکن صوفیاء کرام کی تو بات ہی اور ہے لیکن ہم اس جگہ ایک [illegible] قانون ترتیب دے رہے ہیں کہ اگر آپ اس پر عمل پیرا رہے تو آپ کو [illegible] ملائکہ ارواح وغیرہ نظر آنے لگیں گی اور عرش کرسی لوح و قلم [illegible] ہونگے ۔ سب سے کم درجہ یہ ہے کہ آپ دیوار کے پار دیکھ سکیں اور ایک [illegible] کے اعلیٰ عامل کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ زمین کی ایک سمت سے دوسری [illegible] رکاوٹ ہر شے دیکھ سکے ۔ بیداری سماعت کے اسلامی طریقے کے مطابق بیٹھ [illegible] بحالی کریں جو ہم بیان کر چکے ہیں اور ماحول بھی ویسا ہی ہو ۔ پھر دونوں [illegible] لیں اور تصور کریں کہ آنکھوں پر چشمے کی طرح کے گول گول شیشے ہیں یعنی [illegible] وہی شیشے موجود ہیں اور یہ سیاہ رنگ کے ہیں پھر تصور کے قلم سے اپنی

انگشت کو قلم خیال کرتے ہوئے جو انگلی جتنا موٹا ہو اور تصور نور کی سیاہی سے انگشت شہادت کے ساتھ اپنی دائیں آنکھ پر اسم بصیر لکھے ۔ پھر دوسری آنکھ پر ایسے ہی لکھیں یہ ہوا ایک بار اس طرح آپ تین سو دو (۳۰۲) بار لکھیں ۔ جب ایک بار لکھ لیا کریں تو کچھ دیر توقف کر لیا کریں اور لکھے ہوئے کو تصور میں نورانی جگمگاتا ہوا دیکھنے کی کوشش کریں جب تصور نہ جمے تو پھر دوبارہ لکھیں اور تسبیح کا ایک دانہ گرا دیا کریں ۔ تین سو دو دانوں کی تسبیح بنا لیں اگر حبس دم کرکے اس کو کیا کریں تو اچھا ہے ورنہ ویسے بھی ہو سکتا ہے ۔

کم از کم ایک سال اس ریاضت کو کرنے سے عجیب و غریب مشاہدات ہونے لگیں گے ۔ جن میں جنات وغیرہ اور ارواح سے ملاقات ایک عام حیثیت رکھتے ہیں ۔ جب تمام مخفی مخلوقات اس ریاضت سے نظر آنی شروع ہو جائیں اور اسم بصیر دونوں آنکھوں پر جگمگانے لگ جائے تو سمجھ لیں کہ کام مکمل ہو گیا یہ ریاضتیں ایسی اعلیٰ اور مخفی ہیں کہ صرف ان میں سے کسی ایک ریاضت کو پورا کرنا ہی عمل ہمزادِ سے اعلیٰ درجہ رکھتا ہے ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ نے پہلے سماعت کی مشق کی ہو اس کے بعد ہی اس ریاضت میں کامیاب ہو سکتے ہیں ۔ بلکہ آپ کسی بھی ریاضت کو پہلے شروع کر سکتے ہیں ۔ لیکن اگر اسی ترتیب سے کریں تو آسانی رہے گی اور کامیابی بہت جلد نصیب ہو گی ۔ اسم بصیر کی ریاضت سے آپ کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفت بصیر کی تجلی نازل ہو گی جو آپ کی حادث بصارت کو قدیم بنا دیگی ۔ اور محدود بصارت کو لامحدود بنا دیگی اور مسلسل ریاضت سے آپ کے اندر یہ صفت اس قدر پر اثر ہو جائیگی کہ آپ ایک نگاہ انسانوں پر اور دوسری لوح محفوظ پر ڈال سکیں گے یہ اللہ کی صفت بصیر کی ضروری خاصیت ہو گی ورنہ بحیثیت اطلاق تو اسم بصیر کا مالک خود اللہ ہی ہے لیکن بحیثیت ابداء انسانوں کو یہ خصوصیت خصوصی ہے اور بحیثیت خلق تو یہ بہت عام ہے کہ ہر جاندار شے بغیر کسی وجہ کے دیکھتی ہے اور نظر رکھتی ہے ہماری مراد یہاں یہ نہیں کہ بحیثیت اطلاق آپ اسم بصیر کے مسمیٰ بن جائینگے بلکہ ہماری مراد یہاں آپ کی حیثیت ابداع سے ہے جو خلق سے ایک درجہ بلند ہے اور خلق کی بصیری حیثیت سے کھربوں گنا زیادہ قوت رکھتی ہے اور یہ

لو.. خلق کی بصارت سے زیادہ ہے عالم مثال یا عالم واقع یا عالم تمثال لطیف عالم ، غیبی عالم روحانی عالم آپ جو بھی اس باطنی عالم کو نام دیں آپ کو نظر آنا شروع ہو جائیگا ۔ اس عالم میں ہر ایک شے مخصوص شکل رکھتی ہے ۔ جھوٹ ، حسد ، بغض ، حرص ، لالچ ، اد.. ، غصہ ، شہوت ۔ ان خصائل کی بھی اشکال ہیں اور تصور وہم ، حافظہ ، خیال ، محبت اور وجدان جیسی چیزیں بھی اس عالم میں ایک مخصوص شکل رکھتی ہیں جو صاحب نظر ہیں ہماری اس بات کو سمجھتے ہونگے ۔ چنانچہ جب بندہ کی بصارت بیدار ہوتی ہے تو وہ ان اعمال کو ان کی اپنی شکل میں دیکھتا ہے ۔ مثلاً میں اپنا ایک چھوٹا سا واقعہ لکھتا ہوں جس . آپ کو اس بات کا اندازہ ہو جائیگا ۔ میں نے اپنے ذاتی مشاہدات صرف اس لئے تحریر نہیں کئے کہ کسی صاحب کو کذب کا شائبہ نہ ہو کیونکہ یہ ایک ایسی دنیا ہے کہ جہاں ہر شے ..ان ہے اور نفسانی مادی ذہنوں سے پوشیدہ ہے ۔ پھر یہ ہماری واردات اور اس عالم کے انعامات کو کیونکر تسلیم کر سکتے ہیں جب تک کہ خود نہ دیکھ لیں ۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

دوران ریاضت ایک بار چھوٹا سا واقع بصارت کا پیش آیا ہوا یوں کہ جب میں ..ت کی مشق کر چکا تو میرا ایک دوست آیا ۔ ریاضت کے وقت یہ دوست ساتھ تھا مگر ..الی ریاضت وغیرہ نہیں کر رہا تھا ۔ مجھ پر ابھی ریاضت کا خمار طاری تھا ۔ میں کیا دیکھتا ..اں ..دوست کے سانس کے ساتھ ہی ایک کوا اڑتا ہوا آیا اور سانس کے ساتھ اس کے اندر چلا گیا اور پھر اس کے پیچھے ایک عقاب اندر داخل ہوا میں حیران رہ گیا اور تعجب ..ا.. ..ندے ناک کے راستے اندر چلے گئے پھر مجھے خیال آیا کہ یہ تو روحانی بصارت کا ..الا.. ..اور مجھے علم ہو گیا کہ چونکہ کوا حرص کی علامت ہے تو میرے دوست میں کوئی ..ص پیدا ہوئی ہے ۔ اور عقاب روحانی پرواز اور ریاضت روحانی وغیرہ سے متعلق ہے تو ..نتیجہ نکالا کہ میرا دوست اس وقت روحانیت کے حصول کے لئے حرص کر رہا ہے ..مجھے لگ کر اس کے اندر یہ دونوں باتیں پیدا ہوئی ہیں ۔ جب دوست سے میں نے کہا
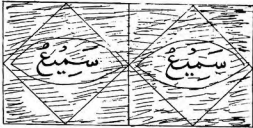
تو وہ بڑا حیران ہوا اور جب وہ حیران ہو رہا تھا تو دیکھا ایک پرندہ جس کا جسم ہدہد جیسا تھا اور سر الو جیسا وہ اس کے اندر داخل ہوگیا اور عقاب اور کوا اڑ گئے ۔ میں بڑا حیران ہوا ۔ پھر میں نے نتیجہ یہ نکالا کہ ہدہد رشک کی علامت ہے اور الو حیرانی کی تو میں نے اسے بتایا کہ اب تم مجھ پر رشک کر رہے ہو اور حیران ہو رہے ہو ۔ غرضیکہ اس طرح کے متعدد واقعات ہیں جو اگر بیان کروں تو طوالت کا خوف ہے اور واقعات پر ایک الگ کتاب لکھی جاسکتی ہے جو مجھے دوران ریاضت پیش آئے اس ریاضت کے لئے اگر آپ دن رات وقف کردیں اور ہمہ وقت جب فرصت ملے اسے سرانجام دیتے رہیں تو جلد کامیابی ہوگی ۔ اور اگر ابتداء میں ان دونوں مشقوں کے یعنی سماعت و بصارت میں تصور کی دقت ہو تو خوبصورت کرکے گول گول یا مخروطی دائروں میں اسم سمیع سماعت کے لئے اور بصیر بصارت کے لئے لکھوالیں اور انہیں توجہ سے تنہائی میں بغور دیکھا کریں اس طرح تصور قائم کرنے میں آسانی رہیگی میں ان دونوں اسموں کے نقشے بتا رہا ہوں آپ اسی طرح کے نقشے ولایتی آرٹ پیپر پر کسی پینٹر سے بنوالیں اور ان پر مشق کریں ۔

(نقشہ اگلے صفحہ پر)

بصارت سے ہی متعلقہ ایک چھوٹا سا واقعہ اور یاد آگیا جو آپ کی دلچسپی کے لئے زیر تحریر لا رہا ہوں ۔

ایک روز میں اپنی بیٹھک میں لیٹا ہوا تھا گھر میں اکیلا تھا اندر سے چٹخنی لگ ہوئی تھی ۔ تھوڑی سی نیند آگئی فوراً ہی بیدار ہوگیا ۔ لیکن آنکھیں بند کیئے ہوئے لیٹا تھا کہ مجھے اپنے منہ پر کسی کی گرم سانسوں کی مہک معلوم ہوئی گھبرا کر آنکھیں کھول دیں دراصل اس نیند کے خمار نے مجھ پر شہوت سوار کردی تھی ۔ جب آنکھیں کھولیں تو اپنے نیم اندھیرے کمرے میں ایک سراپا ناز سولہ سترہ برس کا سن ہوگا چمکتے ہوئے پانی کی مانند رنگ ' ایک عجیب سی ڈھلک اور سرمستی ہویدا تھی ۔ ہونٹ شہابی رنگ گلابی آنکھ عقابی سرخ ڈورے خمار آلود آنکھیں ' جسم سراپا شعلہ مجھ پر جھکی ہوئی ہے اور اپنے ہونٹ میرے

سماعت کا نقشہ

بصارت کا نقشہ

ہونٹوں پر رکھے ہوئے ہیں۔ میں باہوش و حواس اس کے سراپا کا جائزہ لے رہا ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ یہ کون ہے اور بند کمرے میں کیسے آگئی ہے۔ حتیٰ کہ میں اتنا بے ہوش اور گم ہوا کہ شراب کا نشہ اس نشے کے سامنے نشہ ہی کیا۔ میں اس کو دیکھ کر ایک عجیب نشہ میں مبتلا ہو گیا پھر مجھے ہوش نہ رہا جب بے خودی میں میں نے اس کا نام پوچھا اور تجسس نے مجبور کیا تو اس نے بتایا کہ میرا نام شہوت ہے۔ اس وقت تو مجھے ان الفاظ کی حقیقت کا علم نہ ہوا میں معمول کے مطابق ہی اسے کوئی نام سمجھا۔ پھر اسی کے ساتھ مست ہو کر میں سو گیا جب آنکھ کھلی تو نہ نازنین ہے نہ وہ مہک نہ خمار البتہ ایک سرور کی لہر بدن میں دوڑ رہی تھی اور ایک تھکاوٹ سی تھی بہت حیران ہوا کہ یا الٰہی یہ ماجرہ کیا ہے یہ حقیقت تھی کہ افسانہ یا پھر کوئی خواب سہانا۔ وہم خیال تصور کہہ رہے تھے کہ یہ ایک خواب تھا عقل و ہوش اور حقیقت کہہ رہی تھی کہ یہ ایک حقیقت تھی۔ میں بہت حیران ہوا پھر اٹھ کر دروازہ دیکھا تو بند تھا پھر مجھے عالم بے خودی کے الفاظ یاد آئے اور اس ماہ جبیں کا نام یاد آیا تو معلوم ہوا کہ او تیرا بھلا ہو یہ تو اس نے اپنا نام خود ہی بتا دیا کہ وہ شہوت ہے پھر حیرت کی بات یہ کہ اس خواب کے بعد مجھے غسل کی حاجت پیش نہیں آئی اور نہ ہی کپڑے پلید تھے لیکن میں نے احتیاطاً نہا لیا تاکہ شریعت کا تقاضا پورا ہو جائے تو برادر من ایسی ایسی کیفیات بھی پیش آتی ہیں۔ یہ تو ہم نے ایک ہی رخ کے دو واقعات بیان کر دیے ورنہ اگر نظر کے دیگر واقعات پر ہم روشنی ڈالیں تو بڑے بڑے لوگ حیران ہو جائیں۔ مثلاً ایسے واقعات مختلف نوعیت کے ہم درج کر رہے ہیں اجمالاً فقط سمجھانے کے لئے تفصیل درج نہیں کر رہے۔

ہمارا ایک دوست محمد عزیز کراچی کسٹم میں ہے ایک روز اس کا خیال پیدا ہوا کیونکہ اس کا خط آیا تھا میں کافی دیر اس کے متعلق سوچتا رہا یہ حضرت بھی روحانیت کے دلدادہ ہیں۔ خاص طور پر ٹیلی پیتھی کے۔ پھر بے خیالی میں میری نظر جو مغرب کی سمت گئی تو میں نے دیکھا کہ عزیز ایک موٹر بوٹ میں دو آدمیوں کے ساتھ جا رہا ہے۔ درمیان کے سارے فاصلے سمٹ گئے ہر رکاوٹ دور ہو گی پھر چونکہ سماعت کی مشق تھی میں نے ان کی آوازیں بھی سنیں اور بڑی دیر تک دیکھتا رہا۔ تمام واقعات دیکھے اور سنے جب وہ آیا تو ان

کی تصدیق ہو گئی اور وہ حیران رہ گیا۔ دوسرا واقعہ کشش مقناطیسی کا ہے ہمارے ایک عزیز کے ہاں شادی تھی۔ وہاں ایک دوست نے ایک لڑکی کی طرف اشارہ کرکے بتایا کہ یہ لڑکی بڑی نک چڑھی ہے اور کسی کو گھاس نہیں ڈالتی میں نے تھوڑی سی دلچسپی لی پھر بات آئی گئی ہو گئی۔ گھنٹے دو گھنٹے بعد وہ لڑکی میرے سامنے سے گزری میری نظر تھوڑی سی دلچسپی سے اس کی طرف اٹھ گئی۔ مجھے اپنی آنکھوں سے چمکدار دودھیا روشنی کی باریک دو لکیریں خارج ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں اور لڑکی کی آنکھوں میں جذب ہو گئی لڑکی اک ٹک دیکھے جا رہی تھی میں نے جلدی جلدی نظریں ہٹا لیں کہ لوگ کیا کہیں گے مگر لڑکی رشتہ کا بہانہ لیکر میرے سامنے بیٹھ گئی اور کہنے لگی سنا ہے کہ آپ پامسٹ ہیں اور علوم مخفی سے واقف ہیں غرضیکہ بات چل نکلی اور لڑکی نے مطلب کی بات بھی کہہ دی ہم وہ دن جا اس کے بعد اس کے گھر نہ گئے بہت خطوط آئے مگر پھر اس کی شادی ہو گئی۔

شغل ہوائی

صوفیاء کرام کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے بالخصوص ہندو مت و بدھ مت والوں نے بھی نگاہ کو کائنات کی وسعتوں میں دیکھنے پر مجبور کیا ہے ان کے مجاہدے ایسے ہیں جو کسی خاص مذہب سے متعلقہ نہیں ہیں بلکہ ان مجاہدوں کو ہر مذہب و ملت کے لوگ کر سکتے ہیں لیکن جو بات تصور اسم بصیر سے بصارت کی بیداری میں ہے وہ ان اعمال میں نہیں ہے اس شغل کو یوگ میں ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے اسے خواص کی زبان میں شغل ہوائی ۔ مشغل لاء شغل برزخ اکبر وغیرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ یہ ایک ذہنی اور نظری ریاضت ہے جس سے ہر قوی الدماغ شخص مستفید ہو سکتا ہے ان ریاضتوں میں دماغ میں روغن بادام کدو چنبلی وغیرہ کی مالش کر لیا کریں اور کانوں میں بھی روغن بادام ڈالا کریں ۔ مقوی اشیاء کا استعمال رکھیں ۔ محرک باہ اشیاء کو استعمال نہ کریں مرچ مصالحہ وغیرہ کم سے کم استعمال کریں ۔ فضول گوئی سے پرہیز کریں کم سونا کم بولنا اور کم کھانا اپنا معمول بنا لیں ۔ اس مشغل کو سرانجام دینے کے لئے کسی پرسکون تنہا مقام کا انتخاب کریں جہاں شور و غل نہ ہو ۔ اس ریاضت کے لئے سونے کے دو وقت مقرر ہیں ۔ ان دونوں میں سے جو دل چاہے منتخب کر لیں یا تو عصر تا مغرب سو جایا کریں باقی وقت جاگ کر گزارا کریں یا مغرب تا عشاء سو جایا کریں مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے نیند کرنی ہے ۔ یعنی چوبیس گھنٹے میں صرف دو گھنٹے سونا ہے ۔ پہلے پہل تو دماغ بوجھل ہوگا اور طبیعت میں تھکن اور قبض سی معلوم ہوگی مگر مسلسل بیداری سے دماغ کھل جائیگا اور لطف و سرور محسوس ہوگا مسلسل بیدار رہنے کے لئے کم کھانا ضروری ہے اور لطیف غذا کھائے ۔ شغل کا طریقہ یہ ہے کہ رات کو اندھیرے کمرے میں بیٹھ کر شغل سماعت کی ریاضت کی طرح سانس لیں اور نفس متساویہ جاری کریں ۔ اگر یہ نفس جاری نہ ہو تو ایسی فکر کی بات نہیں ہے البتہ کوشش سے جاری کریں ۔ جب سانس وغیرہ لے چکیں اور سانس کی مشق ہو جائے تو پھر شغل سماعت یعنی صوت سرمدی کی طرح بیٹھیں ۔ جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں منہ شمال کی طرف ہو ۔ اس کمرے میں گھپ اندھیرا ہو ۔ پھر

آپ ہوا میں کسی موہوم نقطہ پر توجہ مرکوز کر دیں او ذہن کے تمام خیالات کو مٹا دیں ۔ تصور یہ ہو کہ میں اور کائنات کی ہر شے فنا ہو چکی ہے ریزہ ریزہ ہو کر بکھر چکی ہے ۔ اب ہر سمت اندھیرا ہی اندھیرا ہے میں خود بھی نہیں ہوں ۔ کائنات بھی نہیں ہے اس دوران پلک بالکل نہ جھپکائیں اور نہ ہی ان الفاظ کو دہرانا ہے بلکہ یہ تو ایک خیال ہے ۔ آپ اپنی طرف سے اپنی سوچ میں جو مرضی تصور کریں لیکن اس کا مفہوم یہی ہو کہ ہر شے بمعہ میرے فناء ہو چکی ہے نظر کو فضا میں مرکوز رکھیں ۔ پلک ہرگز نہ جھپکیں شروع شروع میں تکلیف ہو گی پھر عادت پڑ جائیگی ۔ حتیٰ کہ آپ پوری پوری رات اسی حالت میں گزار دیا کریں گے ۔ بہرحال پہلے پہل تو آپ ایک گھنٹہ روزانہ کریں اور روزانہ عمل کرنے سے قبل کانوں میں روئی دے لیا کریں یا پھر ہیڈ فون وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں جس سے کوئی آواز کانوں میں نہ داخل ہو ۔ پھر آپ وقت بڑھاتے رہیں ۔ حتیٰ کہ آپ پوری رات کامل استغراق سے اس شغل میں منہمک رہیں ۔ اس دوران عجیب و غریب واردات اور مشاہدات ہونگے سب کو صیغہ راز میں رکھیں ۔ اور کسی پر اپنا راز آشکار نہ کریں ۔ اس شغل پر ہمارے صوفیاء کرام نے بھی مواظبت کی ہے اور حضرت علی احمد صابر کلیر شریف والے تو اس شغل میں مسلسل بارہ برس تک مستغرق رہے ۔ انکی ہمسری تو ہم لوگ کر ہی نہیں سکتے البتہ اتنا ضرور ہے کہ ہماری انتہاء ایک پوری رات یعنی بارہ گھنٹے اس شغل میں استغراق رہنے کی ہے ۔ جب آپ کے اندر یہ استغراق پیدا ہو جائے کہ بارہ گھنٹے تک اپنی ہوش نہ رہے اور نہ پلک جھپکے اور نہ کوئی خبر ہو تو پھر اندرونی بصارت بیدار ہو جاتی ہے اور انسان کی نظر وہ کچھ دیکھتی ہے جو ناقابل تحریر ہے جس کا سب سے چھوٹا کمال یہ ہے کہ انسان دیوار کے پار دیکھ لیتا ہے اور بند صندوق کے اندر جھانک سکتا ہے اس شغل کے دوران بڑی بڑی عجیب و غریب واردات ہوتی ہیں فضا میں دائرے بنتے ہیں روشنیاں نظر آتی ہیں اور بندہ ان روشنیوں کو دیکھتا ہے جن سے دنیا بنتی ہے اور جو اس مخلوق کی اصل ہے اور ریڈنگ یعنی برقی حلقہ یا ہالہ نور کا پڑھنا اور دیکھنا تو اس کا ایک معمولی کرشمہ ہے ۔

قوت ناطقہ

تیسری قوت قوت ناطقہ ہے اب ہم ان سب باقی قوتوں کو اجمالاً اور اختصاراً بیان کرتے رہیں گے۔ اور طول طویل بحث نہیں کریں گے۔ ناطقہ بولنے کی قوت کو کہتے ہیں۔ جسم میں اس کا مظہر زبان ہے عرف عام میں اسے کلام کہتے ہیں۔ کلام دو قسم پر مبنی ہے ایک کلام نفسی دوئم کلام لسانی لفظی و صوتی خداوند تعالیٰ کے کلام کی بھی دو ہی اقسام ہیں اول کلام نفسی اس میں لفظ اور صوت کو کوئی دخل نہیں ہے بلکہ ایک اندرونی ہیت و تصور یا خیال ہے جو کوئی لفظ اور آواز نہیں رکھتا اور یہی تصور یا خیال یا اندرونی ہیئت جب لفظ اور آواز کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے تو یہ کلام لفظی کہلاتا ہے کلام نفسی یا کلام الٰہی قدیم ہے۔ کلام لفظی حادث ہے۔ ہم یہاں پر کلام کی ان دونوں حالتوں کی بیداری پر بحث کرتے ہیں انسان کے اندر بھی ان دونوں اقسام کلام کی کار فرمائی ہے اسماء الٰہیہ میں اس کا مظہر اسم "کلیم" ہے اور لفظ "کن" بھی اسی شے کا مظہر اتم ہے لفظ "کلمن" بھی اسی شے کی باطنی حقیقت ہے ایک بزرگ کی دعا ہے کہ یا اللہ مجھے کاف اور نون کے درمیان کا بھید بتا۔ اس پر ہم ذرا روشنی ڈالتے ہیں ابجد ہو یا ابتث ان دونوں میں چار حروف اپنے اپنے مقام پر برقرار ہیں اور وہ ایک لفظ بنتا ہے۔ وہ چار حروف یہ ہیں "ک ل م ن" اب کاف و نون کے درمیان "لم" ہے اور عددی لحاظ سے ۷۰ اعداد رکھتا ہے۔ "یٰس" کے بھی عدد ۷۰ ہیں۔ اور یہ سورۃ قرآن حکیم کا دل ہے۔ اور تمام قسم کی علویات و سفلیات اسی میں مندرج ہیں۔

انما امرہ اذا اراد شیاان یقول لہ کن فیکون ○

صفت کن کی کار فرمائی سورۃ یٰس میں ہے۔ اب ہم صفات ثبوتیہ کو مندرج کرتے ہیں" کن" کلام نفسی ہے اور "کلمن" کلام لفظی ہے اور اسم اللہ ان سب کا جامع ہے۔

کلام نفسی

اس کلام کا منبع پیشانی کی وہ دونوں اطراف ہیں جن کے تحت دونوں آنکھیں ہیں۔ بالفاظ دیگر لطیفہ خفی کی دائیں اور بائیں سمت ہے۔ مذکورہ شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے دائیں طرف دائیں چشم کے اوپر پیشانی پر حرف "ک" کو تصور سے ۲۰ بار لکھیے اور بائیں طرف اس کے مقابل حرف "ن" کو ۵۰ بار لکھیے۔ اور اس عمل کو روزانہ ستر (۷۰) بار دہرائیں۔ آہستہ آہستہ لکھا کریں اور جب ایک بار دونوں لکھ چکیں تو پھر ایک بار دونوں برابر لکھا کریں۔ یعنی ایک بار "ک" لکھ کر دوسری بار "ن" لکھ دیا کریں۔ اور ان دونوں حروف کے اندر گم ہو جایا کریں۔ لطف کی بات ہے کہ یہ دونوں حروف حروف مقطعات میں شامل ہیں اور حروف نورانی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ جبرئیل روح الامین آپؐ پر نازل ہوئے اور کہا "ک" آپ نے فرمایا علمت یعنی میں نے جان لیا اگرچہ بعد میں "ھ ی ع ص" بھی فرمایا مگر "ک اف" کی انفرادی خصوصیت کو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ صرف ایک ہی حرف کے بولتے ہی آپ نے فرمایا علمت معلوم ہوا یہ انفرادی حیثیت میں بھی منفرد ہے اور مکمل ہے کہ جسے جانا جا سکتا ہے پھر جبرئیل امین نے فرمایا **ماعلمت یا رسول اللہ** آپ کو کیونکر معلوم ہوا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ میرے اور میرے اللہ کے درمیان ایک راز ہے جسے میں اور میرا رب ہی جانتا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے

ن ○ والقلم وما یسطرون ○

ترجمہ = نون قسم ہے قلم کی سیاہی کی ○

ن کی شکل دوات جیسی ہے اور قلم سرکنڈے وغیرہ سے بنتا ہے سیاہی بھی گوند اور کوئلوں سے بنتی ہے معلوم ہوا یہ سب درختوں سے متعلق ہے اور شجر کن کی طرف اشارہ ہے ان دونوں حروف کا اسرار ہونا نصوص قطعی سے ثابت ہے جب دونوں حروف ک اور ن چمکنے لگیں تو اس وقت کلام نفس حرکت میں آجائیگا۔ اب آپ جس طرف توجہ کریں گے وہ چیز نطق اختیار کریگی اور موجود ہوجائیگی ہر شے کا ایک وقت مقرر ہے

کل امر مرہون باوقاتہ ○

اور کلام نفسی سے آپ ہر شے کے نفس سے کلام کر سکیں گے۔ باقی آپ کے عمل پر

چھوڑتے ہیں جو کریگا دیکھے گا۔

کلام لفظی

اس کلام کا مظہر زبان ہے۔ اور اسی کے لئے رسول و پیغمبر مبعوث ہوئے ورنہ نفسی حیثیت سے تو خدا موجود تھا۔ مگر لفظی اور لسانی حیثیت میں نہیں آسکتا کیونکہ یہ صفت حدوث ہے اور اللہ قدیم ہے حدوث قدیم کی ضد ہے۔ ہم طویل بحث سے پرہیز کرتے ہیں اور کلام لفظی کو بیان کرتے ہیں۔

حروف "ک ل م ن" حروف کو اسرار اربعہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہی جفر کی روح رواں ہیں۔ ان میں ایک عجیب رمز ہے میں زیادہ وضاحت تو نہیں کرونگا مگر مختصراً تحریر نہ کرنا بھی ناانصافی ہے۔

کاف حرف آبی ہے اور قرآن حکیم میں ہے۔

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ○

نہیں کوئی تر یا خشک چیز مگر وہ کتاب مبین میں موجود ہے۔

اور دوسری جگہ ہے۔

ھو الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام و کان عرشہٗ علی الماء ○

اللہ کی وہ ذات ہے جس نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور اس وقت اس کا تخت پانی پر تھا معلوم ہوا پانی اول ہے اور اسی لئے کلمن میں ک اول ہے کیونکہ ہر شے اسی سے بنی ہے اور یہی ابتداء ہے دوسرا حرف ل ہے اور یہ خاکی ہے۔ پانی خاک پر ہوتا ہے بہ الفاظ دیگر آب عالم امر لطیف ہے اور خاک عالم کثیف مادہ یا عالم خلق ہے۔

یہ دونوں حروف تخلیق کی ابتدائی اقدار ہوئیں یعنی "امر" و "خلق" "ماء" اور "تراب" اس کا تعلق عالم ظاہر سے ہے کیونکہ آب اور خاک دونوں ظاہری کثیف اشیاء ہیں۔ مگر استعاری معنوں میں آب لطیف اور خاک کثیف ہے اور یہ درست ہے آب روح اور خاک جسم ہے آب نقطہ اور خاک دائرہ ہے اب دو دیگر عالم رہ گئے۔

تیسرا حرف م ہے۔ یہ آتشی ہے اور محرک ہے روشن اور گرم ہے۔ دوسروں کی طرح ظاہر تو ہے مگر لطیف ہے۔ اس کو قید نہیں ہے مگر آب و خاک میں حرکت اول کا موجب ہے۔ کیونکہ آب اور خاک کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں جب تک ان میں حرکت نہ ہو۔ حرارت عزیزی بھی اسی سے متعلق ہے جو تمام جانداروں میں پائی جاتی ہے اور سورج اس کا مظہر ہے۔ بہ اتفاق علماء نجوم "م" مظہر شمس ہے اور آتش روحانیت کی ابتدائی منزل ہے اور یہ بھی ہے کہ اول الذکر دونوں مراتب انسانی ظاہری ہیں یعنی "آب و خاک" اور آتش و باد انسان کے مراتب مخفی ہیں۔ اور موخرالذکر آتش و باد ہے جو تخلیق جنات ہیں۔ اور ان میں خاک و آب باطن ہے بلکہ بعض معنوں میں نہیں ہے۔

چوتھا حرف "ن" ہے۔ جو بادی ہے باد ہوا اور ریح کو کہتے ہیں یہ لفظ ریح عربی ہے اور روح سے مشتق ہے۔ لفظ ریح کا مطلب "ہوا" ہے۔ اور روح بھی ریح سے مشتق ہے جیسے لفظ نفس روح اور جان کے معنوں میں مستعمل ہے اور لفظ نفس بمعنی ہوا اور پھونک سانس سے عبارت ہے ان سب کو ملا کر ایک مطلب نکلا کہ روح کا اور سانس یا ہوا کا گہرا ربط ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر ہوا بھی روح ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے۔ و

نفخت فیہ من روحی ○

ترجمہ :۔ میں نے اس میں اپنی روح پھونک دی معلوم ہوا روح کوئی پھونکنے والی چیز ہے اور پھونک ہوا ہوتی ہے ان سب باتوں کو ملایا جائے تو معلوم ہوتا ہے لفظ کلمن میں یہ سب عناصر موجود ہیں۔ اور ایک خاص ترتیب سے موجود ہیں کہ اول الذکر دو عناصر "ک ل" سے مراد تخلیق انسان ظاہری ہے اور موخرالذکر "م ن" تخلیق جنات ظاہری اور تخلیق انسان باطنی ہے۔

کل نفس ذائقۃ الموت ○

اور

کان من الجن ○ سے یہی مراد ہے یہ تاویل یا استعاری معنی ہیں نہ کہ تفسیری۔

اب ثابت ہو گیا کہ لفظ کلمن میں سب عناصر موجود ہیں اور تخلیق کی تمام اقدار کی ترتیب و تدوین اور خلق کی تمام اقدار کی وضاحت موجود ہے۔ اب ہم

اس لفظ متبرک کے عمل کا طریقہ لکھتے ہیں۔ آپ مذکورہ شرائط کو ملحوظ رکھیں جو کہ سماعت اور بصارت کے ضمن میں تحریر ہو چکی ہیں پھر تصور سے "ک ل م ن" کو زبان پر تصور سے یوں لکھے کہ نوک زبان پر ک ہو اس کے بعد نیچے کی طرف ل ہو پھر وسط زبان پر م ہو اور زبان کے آخری سرے پر حلق کے قریب ن ہو۔ جب یہ تصور جم جائے تو پھر یوں کریں کہ ایک تلوار کو اپنی زبان کو فرض کریں اور اس کی شکل چمکدار زرد رنگ کی سونے کی تلوار کی فرض کریں اور اس پر ک ل م ن تحریر کریں۔
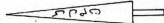
اس تلوار کو ذوالفقار کہتے ہیں یہ خنجر کی مانند ہے تصور و تفکر کے قلم سے ایک سو چالیس (۱۴۰) بار لکھیں۔ اور ہر بار لکھنے کے بعد کچھ دیر تفکر سے تصوراتی آنکھوں سے ان حروف کو لکھا ہوا دیکھیں۔

کچھ عرصہ کے بعد زبان میں ایک خاص تاثیر معلوم ہوگی۔ اور عجیب و غریب اسرار ظاہر ہونگے اس حالت میں غصہ شہوت، حسد، کبر، بغض وغیرہ کو دل سے مطلقاً نکال دیں۔ جب تمام حروف چمکنے شروع ہو جائیں تو پھر ایک سو چالیس دن یعنی قریباً پانچ ماہ یہ عمل جاری رکھ کر ختم کر دیں پھر آپ کی زبان سیف الرحمن ہو جائے گی۔ اور بہت سی ایسی باتیں ظاہر ہونگی جو احاطہ تحریر میں لانا محال ہیں اس عمل میں عجیب و غریب اسرار ہیں ہم جان بوجھ کر سب باتوں کے فوائد ظاہر نہیں کر رہے جو صاحب کریں گے ان کو بخوبی معلوم ہو جائیگا یاد رہے کہ کلام نفسی اور کلام لفظی کی دونوں ریاضتوں کو کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جو اعمال پڑھنے سے متعلق ہیں ان میں یہی عمل اثرات ظاہر کرنے کا موجب ہوگا۔ جب آپ اس ریاضت کو کرلیں گے تو ہمزاد وغیرہ کی حاجت مطلقاً ختم ہو جائیگی اور سچ تو یہ ہے کہ ان ریاضتوں پر عمل کرنے والا روحانیت کی اس منزل پر پہنچ جائے گا جہاں یہ ہمزاد کو تو ایک اضافی حیثیت اور خدمتگار کے طور پر ہی رکھ سکتا ہے ورنہ اس کو اس کی مطلقاً پرواہ نہ رہے گی۔

ریاضت فکری

اب زبان کو پر اثر کرنے کا ایک فکری اور ذہنی ریاضت کا طریقہ تحریر کرتے ہیں۔ اس میں کلام نفسی نہیں بلکہ صرف کلام لفظی کو دخل ہے۔ البتہ کلام نفسی کسی حد تک فعال ہو جاتا ہے طریقہ یوں ہے کہ اول ماہ قمری کی چار تا چودہ تاریخ کو چاند کی طرف منہ کرکے ذہن کو حسب طریقہ مذکور ذہنی ریاضت سماعت والے کے مطابق پرسکون کریں اور چاند کی سمت منہ کرکے آنکھیں بند کرلیں اور تصور میں چاند کو گول اور چمکدار سنہری زردی مائل تصور کریں اور پھر خیال کریں کہ اس سے ایک نور کی شعاع نکل کر ایک نوری ڈوری کی مانند میری نوک زبان سے سینے میں داخل ہو رہی ہے اور میری پوری زبان نورانی ہو رہی ہے اور یہ بذاتہٗ نور ہے اور چاند کا ٹکڑا ہے یہ مشق اس وقت کریں جب شور و غل نہ ہو ذہن یکسو ہو امید ہے دس روز کی مشق میں زبان نورانی معلوم ہوگی اور تصور پختہ ہو جائیگا۔ پندرہویں دن سے غروب آفتاب کے وقت شمال کی طرف منہ کرکے بیٹھ جائیں اور تصور میں ویسے ہی چاند کو محسوس کریں اور نوری رابطہ کا تصور کریں یہ دونوں مشقیں قریباً آدھا گھنٹہ روزانہ کیا کرے یا اگر چاہے تو رات کو چاند والی مشق گھنٹہ بھی کر سکتا ہے جب چاند کی دوبارہ چار تاریخ آ جائے تو پھر چاند والی مشق شروع کر دیں اس طرح دو تین ماہ میں ہی زبردست لسانی قوت حاصل ہو جائیگی۔ اگر اسے مزید ترقی دینی ہو تو حبسِ دم کی مشق اس کے ساتھ جاری رکھیں۔ اگر معلوم نہ ہو تو ضروری نہیں اگر حبس دم کا طریقہ معلوم ہے تو ضرور کریں کچھ تھوڑا بہت ہم ابتداء میں درج کر چکے ہیں۔

اس مشق کے دوران غصہ سے مطلقاً پرہیز کریں ہر کسی سے میٹھی زبان میں بات کریں تلخ کلامی نہ کریں زیادہ مرچ نمک اور تلخ تیز ذائقہ دار اشیاء سے پرہیز کریں اس مشق کی تکمیل کی پہچان یہ ہے کہ آپ کو اپنی زبان میں ایک لذت ایک سرور محسوس ہوگا اور ٹھنڈک بے انتہا محسوس ہوگی بعض دفعہ بات کرتے ہوئے اندھیرے میں نور چمکتا ہوا محسوس ہوگا لوگ خواہ مخواہ آپ کی زبان کی تاثیر سے متاثر ہو جایا کریں گے۔ آپ کی بات میں ایک اثر خاص اور تاثیر خاص پیدا ہو جائیگی دوران مشق زبان ایک نور کا ٹکڑا محسوس ہوا کریگی فضول گوئی، جھوٹ وغیرہ سے نفرت ہو جائیگی ایسی زبان ہپناٹائز کرنے کی

خاص تاثیر رکھتی ہے چند بار ہپنٹزم دینے سے معمول پر نیند طاری ہو جاتی ہے یہ محبت کے لئے بھی ایک خاص تاثیر رکھتی ہے حتی کہ اگر جانوروں کو بھی کچھ کہا جائے تو وہ حکم مانتے ہیں اور ایسے آدمی سے جانور مانوس ہو جاتے ہیں جب اس مشق کا عامل کوئی طلسم منتر یا آیت قرآنی یا کوئی عمل پڑھتا ہے تو اس میں بہت جلد تاثیر ظاہر ہو جاتی ہے۔

حس ذائقہ

ناطقہ کے بعد زبان ہی سے ایک اور حس بھی متعلق ہے جسے ذائقہ کہتے ہیں۔ اس حس کی بیداری کے بعد بندہ کسی بھی موسم کا پھل کسی بھی موسم میں کھا سکتا ہے اور ہر وہ چیز حاصل کر سکتا ہے جو وہ چاہے یہاں میری مراد کھانے پینے کی چیزوں سے ہے ایسا شخص عالم روحانی کی غذائیں کھاتا ہے اور مہینوں بغیر کھائے مادی غذا کے گزار دیتا ہے جلالی جمالی پرہیز میں یہ مشق اور عمل بہت فائدہ دیتا ہے کیونکہ اس عمل کی بدولت پورا عمل بغیر کھائے پیئے باطنی غذا کے بل پر کر سکتا ہے۔

پیٹ جسے لوگ دوزخ کہتے ہیں۔ اس پر ایسے عامل کا تصرف ہو جاتا ہے اور وہ اس پیٹ کے دوزخ کو ختم کر لیتا ہے اسے کسی قسم کے کھانے کی احتیاج نہیں رہتی اس کی اسلامی ریاضت ہم بیان کر رہے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ اول آپ چالیس دن کے روزے رکھیں اور اس میں افطاری اور سحری کے وقت بہت کم کھائیں پھیکی ایسی غذا استعمال کریں جو خاص ذائقہ نہ رکھتی ہو بلکہ پھیکی ہو۔ نمک میٹھا مرچ وغیرہ کو حتی الامکان ترک کر دیں اگرچہ یہ عمل بہت مشکل ہے مگر عادت سے کچھ مشکل معلوم نہ ہوگا آخر کئی اقسام کے مرضوں میں بھی تو ان چیزوں کو ترک کر ہی دیا جاتا ہے۔ نماز کی پابندی رکھیں تو نوافل کی کثرت کریں۔ ہر قسم کی ترک لذات کریں اس دوران روزانہ ہمہ وقت "اللہ الصمد" کا ورد رکھیں یہ دس دن میں ایک لاکھ بار ہونا چاہئے۔ چالیس روز میں چار لاکھ بار ہوگا۔ پھر اکتالیسویں روز اور بیالیسویں روز ان دونوں میں پچیس ہزار بار پڑھیں۔ اور جب افطاری کا وقت ہو بیالیسویں روز تو آپ ایک ہزار بار "اللہ الصمد"

[illegible] اور چند چیزوں کے کھانے کی خواہش کر کے آنکھیں بند کر لیں اور تصور کریں کہ [illegible] آپ کے مطلوبہ کھانے سونے کے برتنوں میں لئے آسمان سے اتر رہے ہیں۔ تصور [illegible] تھوڑی دیر بعد واقعی ملائکہ نظر آنے شروع ہو جائیں گے اور ان کے ہاتھوں [illegible] ہونگے۔ جن میں آپ کے مطلوبہ کھانے ہونگے آپ بند آنکھوں سے بھی وہ [illegible] کھائیں۔ پھر آنکھیں کھول دیں انشاء اللہ زبان پر ذائقہ ہوگا اور پیٹ بھرا ہوگا [illegible] احتیاج محسوس نہ ہوگی یہ عمل آپ جب بھی کیا کریں گے آپ کو مطلوبہ اشیاء [illegible] ہزار بار صرف "اللہ الصمد" پڑھ کر آنکھیں بند کریں کھانا مل جایا کریگا۔ [illegible] ایک ہزار بار پڑھا کر آنکھیں بند کرائیں گے تو اسے بھی ملیگا۔ [illegible] لئے ضروری ہے کہ نیک اور پرہیز گار ہو فاسق فی العقیدہ اور فاسق فی [illegible] نوری غذا ملیگی ورنہ محروم رہیگا اور بہتر یہ ہے کہ عمل کو قائم رکھنے کے [illegible] ایک ہزار بار اللہ الصمد پڑھ لیا کریں۔ یہ ایک ایسا ملکوتی کرشمہ ہے کہ اس پر [illegible] قرباں ہیں۔

[illegible] اور تصور و یقین کی مضبوطی شرط ہے کوئی صاحب عمل کو آزمانے کے [illegible] اور یقین رکھیں کہ ضرور قبول ہوگا دوران عمل [illegible] ۔ بعض دفعہ جب آپ بھوک اور ترک لذات سے [illegible] تو شیطان کئی قسم کے کھانے لائے گا اور دیگا کئی لوگوں کی زبانوں [illegible] کا اس عمل کے دوران بھی رات کو ملائکہ نوری غذا کھلایا [illegible] اس کا ذائقہ ہوا کریگا اور پیٹ بھر جایا کرے گا۔ بعض لوگ [illegible] اور سفلی اعمال سے بھی ایسی تاثیر کا دعویٰ کرتے ہیں تجربے پر وہ بات [illegible] قوت ان سفلی اعمال میں نہیں ہے۔

حس شامہ

[illegible] سونگھنے کی حس ظاہری طور اس کے بہت فوائد ہیں اور ظاہری طور پر

اس کا منبع ناک ہے۔ جس کے دو نتھنے ہوتے ہیں۔ علم یوگ میں ان دونوں نتھنوں کو اِڑا اور پنگلہ کہا جاتا ہے ناک سانس لینے کا آلہ ہے اور قدرت نے اس کو سب سے اہم بنایا ہے کیونکہ یہ آلہ حیات کا مظہر ہے ہوا اسی آلہ کے ذریعے انسان کے پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے اور زندگی کا رشتہ اسی سانس کی ڈورسے وابستہ ہے۔ ہوا قدرت کا ایک زبردست عطیہ ہے۔ اس میں سائنسی نقطہ نظر سے تو مختلف گیسیں ہوتی ہیں مگر بڑی بڑی گیسیں یہ ہیں آکسیجن ' ہائیڈروجن ' کاربن ڈائی آکسائڈ مگر ہمارا موضوع گیسوں کا تذکرہ نہیں ہے ہم تو اسے مختصراً سادہ سے انداز سے بیان کریں گے اور اس حس کو فعال کرنے کا اسلامی اور غیر اسلامی سادہ طریقہ بیان کریں گے۔

ان طریقوں پر عمل پیرا ہونے سے قوت حیات مضبوط ہوجاتی ہے اور آکسیجن کا ایک کثیر ذخیرہ میڈولا اور بلا نگنا میں جمع ہوجاتا ہے۔ جس کی وجہ سے استغراق میں بہت مدد ملتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی میں جو مثبت اور منفی بجلی کا ذخیرہ ہے وہ اپنی کارکردگی جاری کر دیتا ہے۔ دوسرا سانس پر کنٹرول ہوجاتا ہے اور اعمال کے دوران آہستہ آہستہ سانس کا آنا جسم کو ریلکس ہونے میں اور بے حس و حرکت ہونے میں مدد دیتا ہے اور جسم کو حرکت نہ دینے سے ہی روح صعود کرتی ہے اور آفاقی قوتیں حرکت میں آتی ہیں۔

طریقہ اسلامی

صوفیاء کرام نے "حیات" کی لافانی قوت کو بیدار کیا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ خود بخود ان کی یہ آفاقی قوت بیدار ہوگئی جس سے انہوں نے انوار روشنیوں اور نیرنگیوں کا ایک ہجوم اپنے اردگرد محسوس کیا اور اسی "حیات" کا مظہر چشمۂ حیواں یا آب حیات ہے یہ چشمہ اسی قوت کا مظہر ہے ریاضت درج کر رہا ہوں اس پر عمل کریں انشاء اللہ بہت جلد آپ اپنے اندر ایک حیرت انگیز تبدیلی محسوس کریں گے۔ رات کو آنکھیں بند کرکے کعبہ شریف کی طرف رخ کرکے بیٹھ جائیں۔ اور تصور کریں کہ آسمان یا عرش سے ایک نور سنہری خانہ کعبہ میں داخل ہو رہا ہے جس طرح روشنی چھن چھن کر اجالے سے اندھیرے

[illegible] ہوتی ہے بالکل اسی طرح ہے اور خانہ کعبہ اس سنہری روشنی سے جگمگا رہا ہے اور پوری دنیا میں چمک اور روشنی اسی کعبہ معظمہ سے پھیل رہی ہے۔ پوری دنیا انہی سنہری [illegible] کی لپیٹ میں ہے اور یہ روشنیاں ہوا کی صورت میں اڑتی ہوئی لہروں کی طرح ہر [illegible] رواں دواں ہیں آپ اس تصور کے ساتھ ساتھ اپنی پوری توجہ ناک پر مرکوز [illegible] اور سانس کی آمد و شد پر توجہ جمائے رکھیں خیال کریں کہ جس طرح ظاہراً آپ [illegible] طرف یہ روشنیاں ہیں اسی طرح سانس کے ذریعے یہ روشنیاں میرے اندر [illegible] ہو رہی ہیں اور میرا اندر منور ہو رہا ہے۔ توجہ سانس پر مرکوز ہو سانس کو ہوا مت [illegible] نور سمجھیں جب ہوا نتھنوں سے مس ہو تو سمجھیں کہ یہی نور مس ہو رہا ہے [illegible] کے اندر اندر بند آنکھوں کے سامنے نور ہی نور پھیل جائے گا اور طبیعت میں ہلکا [illegible] پیدا ہو جائے گا نامعلوم خوشی کا احساس ہروقت رہے گا۔ طبیعت میں بسط پیدا ہو [illegible] گا اور دماغ میں ایک غیر معمولی قوت محسوس ہوگی یہ مشق روزانہ کھانا کھانے کے [illegible] بعد رات کو تنہا مکان میں اندھیرے کمرہ میں کرنی ہے اور شور و غل بالکل نہ ہو [illegible] یں اگر صبح شام ایک ایک گھنٹہ کرلیا کریں تو اور بھی [illegible] ابتدا [illegible] نور یا روشنی نظر آیا کرے گی پھر کبھی خوشبو کبھی بدبو آیا [illegible] کی۔ آخر میں ہمیشہ خوشبو ہی آیا کرے گی۔ پھر انواع و اقسام کی خوشبوئیں آیا [illegible] کی [illegible] بو میں آپ تمیز کرلیا کریں گے اندازاً تین ماہ میں یہ [illegible] اپنے کسی عزیز کو ملیں گے تو اس کے جسم کی مخصوص بو [illegible] اور بعض دفعہ آنکھیں بند کرکے آپ اپنے عزیز کو [illegible] مخصوص بو سے ہی پہچان جایا کریں گے اس مشق کے بہت سے فوائد ہیں۔

[illegible] مشق جاری رکھی جاتی ہے تو آپ کو جنات کی دنیا کی خوشبو اور بدبو کا علم ہونا [illegible] گا اور پھر جیسے ہی کسی آسیب زدہ کو دیکھا کریں گے اسی بدبو اور تشخیص [illegible] معلوم کرلیا کریں گے کہ اس کو مرض ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس قسم کا [illegible] بات تجربہ سے خود بخود آجاتی ہے یا مجھ سے رابطہ قائم کریں۔

[illegible] انسان اس سے ترقی کرتا ہے تو اس کو ملائکہ کی طرف سے خوشبو آنا شروع ہو

جاتی ہے اور وہ ہر فرشتہ کی خوشبو کو الگ الگ تمیز کر سکتا ہے اس طرح اسے معلوم ہوجاتا ہے کہ کونسا فرشتہ میرے پاس ہے۔

نماز میں مختلف قسم کی خوشبوئیں بلائکہ کی طرف سے آتی ہیں جن کی وجہ سے نمازی کے خشوع و خضوع میں اضافہ ہو جاتا ہے اور طبیعت میں آہستہ آہستہ لطافت پیدا ہوجاتی ہے اور اس حالت میں جب انسان تلاوت قرآن کرتا ہے تو عجیب عجیب خوشبوئیں آتی ہیں اور اس کثرت سے تبدیل ہوتی رہتی ہیں کہ جس کا کوئی حساب نہیں ہے اور ہر خوشبو دوسری خوشبو سے مختلف ہوتی ہے اس جہان میں اگر آپ کو علم ہوگا کہ خوشبو میں کتنا تنوع ہے اور اللہ تعالیٰ کی صناعی کس قدر حیرت انگیز ہے اس نے ہر شے کو دوسری سے جدا بنایا ہے۔ آپ جس آیت کو پڑھیں گے اس کے ملائکہ کی الگ خوشبو آئے گی اس طرح آپ ہر آیت کے ملائکہ کی مخصوص خوشبو سے واقف ہو جائیں گے اور جب اس نوعیت کی خوشبو آیا کرے گی تو آپ جان لیا کریں گے کہ یہ فلاں فرشتہ کی خوشبو ہے۔ اسی طرح مختلف ارواح کی الگ الگ خوشبوئیں ہیں۔ پھر جب انسان کسی روح کی طرف خواہ ان بزرگ کی کتاب پڑھ کر یا دربار پر جا کر یا تصور میں اس بزرگ کی طرف توجہ کرتا ہے تو روحانی بزرگ اپنی مخصوص خوشبو کے ذریعے بندہ کے پاس حاضر ہوجاتا ہے جس سے بندہ یہ معلوم کر لیتا ہے کہ اب بزرگ آگئے ہیں ہمارے کئی دوستوں کو یہ مقام حاصل ہے الحمداللہ اسی طرح جب بندہ کچھ اور ترقی کرتا ہے تو وہ عالم کثرت سے عالم وحدت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس مقام پر وہ ایک ایسی یکجائی خوشبو محسوس کرتا ہے جس کا جواب نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لئے الفاظ وضع ہوئے ہیں۔ یہ وہ خوشبو ہے جو روح الارواح کی طرف سے آتی ہے اور اسی خوشبو سے ملائکہ جنات ارواح اور عوامل کو خوشبو پہنچتی ہے۔ یہ یکجائی خوشبو جسے بوئے وحدت بھی کہہ سکتے ہیں انسان کو اس قدر بے خود کر دیتی ہے کہ انسان اسی بوئے وحدت کا دیوانہ ہوجاتا ہے اور اس سرمست کر دینے والی بو میں غرق ہوجاتا ہے۔ اف یہ تو بات کہاں سے کہاں نکل گئی بہرحال طالب میں کچھ نہ کچھ یہ صلاحیت ہونی چاہیے تاکہ وہ حاضرات کو بوقت حاضری ان کی مخصوص بو سے شناخت کر سکے۔

بیداری شامہ

بذریعہ یوگ

قوت حیات اور قوت شامہ کو بذریعہ یوگ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے اس قدر کثیر فوائد نہیں ہیں۔ جتنے اسلامی طریقہ کے ہیں۔ بعض لوگ میرے ان الفاظ سے حیران ہونگے کہ میں نے قوت حیات اور قوت شامہ کو یکجا کر دیا ہے۔ لیکن اگر وہ ذرا تدبر کریں تو میری بات سمجھ لیں گے۔

اب ہم بذریعہ یوگا بعض مخفی قوتیں سانس کے ذریعے مجتمع کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہیں امید ہے احباب اس سے مفید نتائج اخذ کریں گے۔

طریقہ یہ ہے کہ صبح سویرے اٹھ جائیں اور مختلف جسمانی ورزشیں کریں اس کے بعد رات ہی کو ایک طشت میں لبالب پانی بھر کر رکھ دیں اور طشت کسی کھلی جگہ رکھ دیں۔ تاکہ شبنم رات بھر اس پر پڑتی رہے پھر جب آپ ورزشیں وغیرہ کر چکیں تو گھٹنوں کو زمین پر ٹکائیں اور دونوں ہاتھوں کو طشت کی دونوں اطراف رکھ کر گھوڑے کی طرح کھڑے ہو جائیں۔ پھر منہ کو طشت کے پانی کے بالکل قریب لے جائیں جب ناک سے ایک انچ کے فاصلے پر پانی رہ جائے تو زور زور سے سانس لیں اور تیز تیز ہی خارج کرتے جائیں یعنی تیزی سے سانس اوپر چڑھائیں اور تیزی سے باہر نکالیں اس دوران پوری توجہ سانس پر رکھیں اور کچھ بدبو خوشبو یا کسی قسم کی بو کو سونگھنے کی کوشش کریں۔ جب تھک جائیں تو سیدھے بیٹھ کر سانس لے لیں وقفہ وقفہ سے پھر وہی عمل شروع کر دیں اس طرح قریباً پندرہ منٹ تک روزانہ مشق کریں۔ اور اس مشق کے بعد ایک دوسری مشق ہے وہ اس طرح کہ آپ کنول انداز یا نیم کنول یا آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں اور سانس کو آہستہ آہستہ کھینچتے جائیں آنکھیں بند ہوں۔ ریڑھ کی ہڈی اور گردن متوازی ہو جتنا ہو سکتا ہے سانس کھینچیں پھر سینے میں بند کر لیں اور جتنی دیر تک ممکن ہے بند رکھیں اور جب مزید روکنا ممکن نہ ہو تو آہستہ آہستہ سانس کو باہر نکال دیں اس عمل کو بھی پندرہ منٹ تک

کریں اس طرح آدھا گھنٹہ صبح کے وقت کی مشق ہوگی۔

اب رات کا پروگرام بھی سن لیں رات کو شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اور اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اپنے دائیں نتھنے کو اور اپنی سب سے چھوٹی انگلی یعنی چھنگلی یا خنصر سے اپنے بائیں نتھنے کو بند کریں۔ پھر انگوٹھا ہٹا کر آہستہ آہستہ سانس کو اندر کھینچیں جب سانس لے چکیں تو انگوٹھے سے نتھنا بند کر لیں اور سانس کو اندر روکے رکھیں۔ جب روکنا ناممکن ہو تو بایاں نتھنا سے انگلیاں ہٹا کر سانس کو آہستہ آہستہ باہر نکالیں یاد رہے سانس کو آہستہ آہستہ باہر نکالنا ہے اور کوشش کریں کہ نکالنے میں اتنا وقت لگے کہ رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور بے چینی پیدا ہو۔ کوشش کر کے پھیپھڑے ہوا سے بالکل خالی کر دیں۔ پھر جب بائیں طرف سے سانس کو مکمل نکال لیں تو پھر اسی طرف سے آہستہ آہستہ سانس لیتے جائیں اور جب لے چکیں تو سانس کو پھیپھڑوں میں بند کر دیں اور جب روکنا دشوار ہو رہا ہو تو دائیں طرف سے نکال دیں اور پوری طرح سے ہوا خارج کر دیں۔ اس طرح کرنے سے ایک چکر یا دورہ تنفس پورا ہو جاتا ہے اس طرح کے پندرہ چکر سرانجام دیں اس کے بعد پرسکون ہو کر اس انداز سے بیٹھئے کہ ہوا باآسانی آ سکے پھر آنکھیں بند کر کے ہی آپ تصور کریں کہ ایک سرسبز باغ میں بیٹھے ہیں۔ اس گلستان میں ہر طرح کے پھول کھلے ہوئے ہیں اور خوشبوئیں کثیر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور آپ ہر خوشبو کو سونگھ رہے ہیں۔ ہر طرح کی خوشبو آپ کو آ رہی ہے۔ یہ تصور کر کے ذرا گہرے گہرے سانس لیں اور محسوس کریں خوشبوئیں آ رہی ہیں ہر طرف سے چہار جانب سے خوشبوؤں کی لہریں اور بھینی بھینی خوشبو ہوا کے دوش پر سفر کر کے آپ کی ناک کو چھو کر نتھنوں میں داخل ہو رہی ہے صبح کو بھی صبح کی مشق کرنے کے بعد یہ مشق کیا کریں اور رات کو بھی۔

امید ہے دس بیس روز میں خوشبوئیں آنا شروع ہو جائیں گی۔ پھر ان خوشبوؤں میں ایک اور تشخیص کریں اب تصور کریں کہ آپ کے سامنے گلاب کے پھولوں کے پودے ہیں اور کثیر تعداد میں گلاب کھلے ہوئے ہیں اور گلاب کی خوشبو آپ کو آ رہی ہے۔

امید ہے چند روز کے بعد ہلکی ہلکی گلاب کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی آپ مشق

جاری رکھیں چند یوم میں تیز گلاب کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی۔

اب اسی طرح کلیوں کا تصور کریں۔ اور تصور سے ان کی خوشبو سونگھیں۔ جب ان دونوں طرح کی خوشبوؤں میں تشخیص ہو جائے تو آپ کامیاب ہیں۔

اب آپ کو اس کے کثیر فوائد حاصل ہوں گے جن کو میں تو بیان نہیں کرنا چاہتا اس لئے کہ بعض لوگ اسے عجیب خیال کریں گے ہاں جو شخص اسے کرے گا اس پر اس عمل کے حیرت انگیز نتائج ظاہر ہو جائیں گے۔

شرح ہمزاد

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہمزاد کی تسخیر کے چار معروف طریقے ہیں اور چار مسالک کے لوگ اپنے قدیمی مروجہ طریقوں سے ہمزاد کو مسخر کرتے ہیں۔

لیکن ان چاروں طریقوں اور مسالک کا جو نچوڑ ہے وہ صوفیاء کرام کے ہاں پایا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جو ہمزاد اولیاء کرام کے قبضے میں ہوتے ہیں وہ قوت کے لحاظ سے باقی سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں ہمزاد ہمارے نسمۂ مفرد کی ہیت ہے۔

دراصل ہمارا جسم اور ہماری مادی دنیا مرکب روشنیوں کا مجموعہ ہیں یہ روشنیاں ایک دوسرے میں اس قدر پیوست ہیں کہ مادی صورت بن گئی ہے اور اگر انہی روشنیوں کی یہ پیوستگی کم ہو تو وہ ہیولی یا نسمہ کی لطیف شکل ہوگی اور اگر یہی ہیولی کچھ اور لطیف ہو تو جناتی نسمہ مفرد بن جائے گا اور اگر انسان کے نسمہ مرکب کو مفرد بنایا جائے جس کے لئے ریاضات وغیرہ ہیں تو یہ نسمہ انسانی جسے نسمہ مرکب کہتے ہیں جب مفرد بنتا ہے تو جناتی قوتوں کا حامل ہوتا ہے بلکہ ان سے بھی کچھ زیادہ طاقتور ہوتا ہے اس نسمہ مفرد انسانی کو ہم ہمزاد کہتے ہیں۔

اگرچہ اس مسئلہ میں بھی کسی قدر اختلاف ہے لیکن مجھے بزرگوں سے یہی شرح پہنچی ہے۔

اپنے انسانی نسمہ مرکب یعنی ثقیل روشنیوں کو لطیف روشنیوں میں یعنی نسمہ مفرد

میں بدلنے کے لئے ہر مسلک نے مختلف ریاضات ترتیب دیں ہیں۔ تاکہ یہ نسمہ مرکب مفرد میں بدل جائے۔

اب خواہ یہ نسمہ مرکب قوت ارادی سے مفرد بنائیں یا بھوک پیاس اور نہ سونے جیسی سخت ریاضات کرکے یا پھر مسلسل ارتکاز اور آیات پڑھ کر یا طلسمات پڑھ کر یا اسی طرح کے دوسرے عوامل کرکے اس مخفی قوت کو اپنے تصرف میں لائیں انہی مختلف طریقوں کو اعمال ہمزاد کہتے ہیں۔

ہمزاد اور مسالک اربعہ

ہمزاد میں چار مسالک ہیں جنہیں ہم بڑے بڑے چار حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ مسلمانوں کا مسلک "عوام"
۲۔ صوفیاء کرام کا مسلک "خواص"
۳۔ یونانیوں اور طلسمات والوں کا مسلک
۴۔ ہندوؤں کا مسلک ان میں بھی دو گروہ ہیں۔ پنڈت اور سادھوؤں کا۔

بہرحال ذیل میں ہم ان مسالک اربعہ کو مختصرا بیان کرتے ہیں امید ہے ہمزاد کے موضوع پر روشنی پڑے گی اور مزید سمجھنے میں مدد ملے گی۔

مسلک مسلمانان

عام مسلمانوں کا نظریہ ہمزاد کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں ہے یہ لوگ مانتے تو ہیں کہ ہمزاد کا وجود ہے لیکن یہ اس پر غور و فکر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب ایسے اعمال کی اجازت نہیں دیتا اور جو آیات کنایات کی صورت میں ہمزاد پر دال ہیں ان کنایات کو دوسرے اشارات پر محمول کرتے ہیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمزاد انسان کے

ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی فنا ہو جاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسلمان کو دفن کرو تو ایک مٹھی مٹی پر یہ دعا پڑھ کر مٹی پھینک دیا کرو اس طرح اس کا ہمزاد بھی ساتھ ہی دفن ہو جائے گا اور دوسرے اس حدیث کو لیتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ ایک ساتھی شیطان پیدا ہوتا ہے صحابہ رضوان اللہ علیہ نے عرض کیا حضورؐ آپ کے ساتھ بھی پیدا ہوا ہے تو حضور نے فرمایا ہاں لیکن میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ تو یہ لوگ قرآن حکیم سے استدلال لیتے ہیں اور من ھمزات الشیطن اور اس آیت سے کہ جس میں "قرین" کو برا ساتھی کہا گیا ہے۔

لیکن انہی میں وہ مسلمان بھی ہیں جو اس سے بڑھ کر ہمزاد کی ماہیت کو سمجھتے ہیں اور قدرت کی اس ودیعت کردہ طاقت سے بھرپور فائدہ اٹھانا جانتے ہیں۔

اس گروہ نے بھی بہت سی آیات سے استدلال لے کر اسے جائز قرار دیا ہے اور ہمزاد کو تسخیر کرنے کے طریقے وضع کیئے ہیں اس گروہ کو صوفیاء کرام کا گروہ کہا جاتا ہے

مسلک صوفیائے کرام

صوفیاء کرام وہ پاکیزہ نفوس ہیں جنہوں نے ریاضت و مجاہدہ سے اپنے نفوس کو مطیع کرلیا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا عرفان اپنے نفس کے عرفان سے حاصل کرلیا۔

ان پاکیزہ نفوس نے جب اپنے نفس کو آلائش دنیا سے اور قلب کو ہجوم و غموم دنیوی سے پاک اور اپنی روح کو ذات کی تجلیات سے منور اور سر کو غیراللہ سے خالی کیا تو بہت سی نادیدہ پراسرار قوتیں خود بخود ان کی تسخیر میں آگئیں اگرچہ ان نفوس قدسیہ کا مقصد ان قوتوں کو مطیع و منقاد کرنا نہیں تھا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے اصولوں میں ان متذکرہ لطائف کے ساتھ ان قوتوں کو تخلیق کیا ہے اور ان لطائف کے تابع ان قوتوں کو کر دیا ہے۔

پھر صوفیائے کرام نے اپنی روح کی پرواز سے ان باریک اسرار کو پالیا اور اس راز تخلیق اور انسان کے ساتھ ان باطنی قوتوں کے باریک ربط کا سراغ لگالیا اس طرح انہوں نے قوانین وضع کئے اور ان باطنی قوتوں کو تسخیر کرنے کا طریقہ اپنے تربیت یافتہ گروہ کو بتایا۔

یہ ان حضرات کا امت مسلمہ پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اس قدر باطنی قوتیں انسان میں پیدا کردیں کہ جن کا پورا زمانہ مقابلہ نہیں کر سکتا انہی قوتوں میں سے ایک قوت ہمزاد ہے۔

مسلک قدیم طلسمات

زمانہ قدیم میں انسانی نسمہ ارتقاء کی منازل طے کر رہا تھا اس میں ظاہری طور پر پختگی تھی مگر یہ نسمہ باطنی طور پر اپنی زمانہ کی گرد سے محفوظ تھا اور اس نسمہ میں ایک سادگی پائی جاتی تھی اس میں ثقیل روشنیاں نہ تھیں بلکہ یہ لطیف روشنیوں کا مجموعہ تھا۔ اس دور میں بہت سی پراسرار قوتیں خود بخود انسان کی تسخیر میں تھیں جنہیں انسان اپنی فطری صلاحیت کہتا تھا۔

مثلاً اس دور کا انسان کئی سو میل دور سے اپنے ساتھیوں کی مخصوص بو سے انہیں پہچان لیتا تھا اس دور کا انسان بہت دور تک دیکھ سکتا تھا ان حضرات کے کان بہت حساس تھے اور کئی سو میل دور سے آواز کو سن لیتے تھے۔

یہ سب کچھ اس وجہ سے تھا کہ ان کا دماغ پیچ در پیچ مختلف خیالات کو جنم دیتا رہا اور اس طرح دماغ قدرت کی تخلیق کردہ نئی نئی روشنیوں سے متعارف ہوتا رہا اور ان کا ذہن ان روشنیوں کے ساتھ مرکب ہوتا گیا اور اس طرح انسان کا ذہنی نسمہ مفرد سے مرکب بن گیا اور ارتقاء کا یہ عمل مسلسل جاری رہا۔ اور اب تک جاری ہے یہی وجہ ہے کہ زمانہ جس قدر اپنی ابتداء سے دور ہوتا جا رہا ہے اسی قدر اسے اپنی باطنی قوتیں بیدار کرنے کے لئے زیادہ ریاضت کرنا پڑتی ہے دور کیوں جاتے ہیں اپنے اسلامی ابتدائی دور میں ہی

نظر دوڑائیں صوفیاء کرام کے گروہ اور ہندو یوگیوں پر نظر ڈالیں ہزاروں ایسی مثالیں ملیں گی جن کو آج ہم خرافات کہہ کر نظرانداز کر دیتے ہیں دراصل ان حضرات کو باطنی صلاحیتوں کو جلا دینے کے لئے بہت زیادہ ریاضت نہ کرنا پڑتی تھی۔

اب ہم دوبارہ ابتدائی دور کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم بیان کر رہے تھے کہ ان لوگوں کا ذہنی نسمہ مفرد تھا اور ابھی ثقیل روشنیوں سے متعارف نہ ہوا تھا ان کے ظاہری حواس خمسہ کے ساتھ ساتھ باطنی حواس بھی فعال تھے ان لوگوں کو فطری طور پر روحانیت ودیعت تھی ان لوگوں کے ساتھ قدرت کی ایسی قوت تھی جو زمانہ کو بتدریج ترتیب دے رہی ہے اور اس کو مدوّن کر رہی ہے۔

قدرت کی اس صفت کے تحت ان لوگوں میں سے چند کے ذہن میں ان پراسرار قوتوں کو حاصل کرنے کی جستجو پیدا ہوئی جنہیں وہ نہیں جانتے تھے۔ یہاں بھی قدرت کی اسی صفت نے ان کی مدد کی اور انہیں چند الفاظ اور مخصوص ترتیب الہام کردی یا ان کی فطرت میں القاء کردی گئی۔

چونکہ ان حضرات کا نسمہ تو پہلے ہی مفرد تھا اس لئے ان مخصوص الفاظ اور مخصوص ترکیب نے ایک خاص عمل کیا اور ان ابتدائی انسانوں کے اندر مختلف پوشیدہ صلاحیتیں فعال ہو گئیں اس طرح یہ لوگ نئی قوتوں سے متعارف ہوئے پھر ان لوگوں میں سے مخصوص لوگوں کی یہ عادت بن گئی کہ وہ ناقابل فہم الفاظ کا تانا بانا جوڑتے اور ایک طلسم بناتے اس بنانے میں قدرت کی وہ تخلیقی صفت شامل ہوتی تھی جو انسان کو اس کے ارتقاء میں اس کی مناسب حال باتیں القاء کرتی ہے اس طرح الفاظ بنا کر وہ ایک ترکیب اپنی القائی قوت سے وصول کرتے اور اس پر عمل کرتے یاد رہے یہ بات ان کی فطرت میں القاء ہو چکی تھی۔

جسے آپ مذہب کی زبان میں الہام فطری بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان حضرات کو ان مخصوص الفاظ بنانے اور ترکیب ایجاد کرنے سے جن قوتوں کا سراغ ملا ان میں سے ایک زبردست قوت ہمزاد کی بھی ہے جسے ان حضرات نے اپنے حواریوں کے لئے رقم کر دیا چونکہ اختصار ملحوظ ہے اس لئے اس پر بس۔

ہندو مسلک

ہندو کا مذہب بھی ہزاروں سال پرانا ہے اور ان حضرات کی نسل بہت ہی قدیم ہے تاریخ سے تو ہماری بحث نہیں ہے اس لئے اختصار سے کام لیتے ہیں

سنسکرت میں "ہندو" کے معنی "بندہ" کے ہیں جسے عربی میں ہم "عبد" کہتے ہیں

بہرحال یہ لوگ بھی کسی دور میں عبودیت کا اعلیٰ شاہکار رہ چکے ہیں لیکن انسانی ارتقاء کے ساتھ ساتھ ان کی اقدار بھی بدلتی گئیں۔ ہندوؤں میں بھی دو گروہ پائے جاتے ہیں۔

پہلا گروہ پنڈت حضرات کا ہے یہ لوگ گویا مذہبی راہنما ہوتے ہیں اور ویدوں کا درس دیتے ہیں وعظ وغیرہ کہتے ہیں مندروں میں متعین ہوتے ہیں بالفاظ دیگر ہمارے مذہب کے مطابق یہ ہندوؤں کے "مولوی" ہیں اور دوسرا گروہ سادھوؤں اور رشی مینوں کا ہے ان حضرات نے دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں کو اپنا مسکن بنا لیا اور ریاضات شاقہ کے ذریعے نفوس کی بعض صلاحیتوں سے کام لینے کا طریقہ سیکھ لیا یہ لوگ ان کے صاحب تصوف ہیں جسے وہ جوگ حاصل کرنا یا نروان حاصل کرنا کہتے ہیں۔

ان دونوں گروہوں کا بھی آپس میں تضاد ہے اول پنڈتوں کا گروہ بھی ہمزاد کا قائل ہے۔ وہ اسے گندی روحوں میں شمار کرتا ہے اور اس کے لئے جھاڑ پھونک اور منتر تعویز کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہمزاد کو خبیث روح بھی کہتے ہیں اور محض منتروں وغیرہ سے اس کا تدارک کرتے ہیں اس کے مطیع کرنے اور اس پر اعمال وغیرہ کرنے کو تضیع اوقات سمجھتے ہیں۔ دوسرا گروہ سادھو لوگوں کا ہے ان میں بہت بڑے بڑے صاحب فہم لوگ پیدا ہوئے جنوں نے نفس کی بعض خصوصیات کو بروئے کار لاکر اس کے اندر ریاضت کے ذریعے ایسی خصوصیات پیدا کرلیں جو خوارق کے ضمن میں آتی ہیں انھی خوارق کو ہم مذہب کی زبان میں استدراج کہتے ہیں ان لوگوں نے ایسے الفاظ ترتیب دیئے جن کے ادا کرنے اور زبان کی مخصوص حرکت سے اور الفاظ کے زیر و بم سے دماغ میں ایک ایسی

تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جو آفاقی آثار یعنی فضا میں اثرات مرتب کرتی ہے اور نفس کے اندر بھی اثرات پیدا کرتی ہے یہ روشنی کی لہر ہے جو الفاظ کے زیر و بم کے ساتھ مربوط ہے جب یہ نفس کے اندر تاثیر کرتی ہے۔

تو قوت متخیلہ کو تحریک دیتی ہے اس طرح عامل جو خیال دھار کر بیٹھا ہوتا ہے وہ تصور میں ہو بہو نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔

جب یہ خیال ہو بہو مسلسل نظر آتا ہے تو چونکہ عامل اپنے طور پر ادراک کئے بیٹھا ہے کہ یہ مسخر ہو جائے گا اور ہر کام کرے گا بس یہ ادراک آہستہ آہستہ فعال ہوتا جاتا ہے اور قوت ارادی کو حرکت دیتا ہے پھر قوت ارادی اس خیالی جسم کو متحرک کرکے مسخر کر دیتی ہے اور مختلف کام وغیرہ کرتی ہے

ان سادھوؤں نے اور رشی مینوں نے بعض طریقے تو ایسے وضع کیے ہیں جن میں الفاظ جنہیں منتر کہا جاتا ہے استعمال ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ مخصوص طریقہ بھی ہوتا ہے جو ہمزاد مطیع کر دیتا ہے اور انہی لوگوں نے بعض صرف مشقیں وضع کی ہیں جن میں پڑھا تو کچھ نہیں جاتا البتہ مخصوص طور سے ریاضت کی جاتی ہے جس سے یہ قوت ظاہر ہو جاتی ہے۔

مدارک باطنی

حواس ظاہری سمع بصر کلام ناطقہ شامہ لامسہ کا تو ہم سابقہ اوراق میں تفصیلاً" ذکر کر چکے ہیں اور ان کی ظاہری حسیات سے باطنی حسیات کی بیداری کو اچھی طرح سمجھا چکے ہیں

اگر کوئی شخص ان ظاہری حواس کی بیداری میں مشغول ہو جائے تو اس کے باطنی حواس خود بخود فعال ہو جائیں گے ان حواس باطنی کا تذکرہ کرنا بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان ریاضات پر کاربند ہونے سے یہی حواس کام کرنا شروع کرتے ہیں۔

چنانچہ ان حواس کا بیان کرنا ازحد ضروری ہے اور پھر یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ

ہمزاد کے اعمال کا ان کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور جب تک ان باطنی حسیات کو ایک شخص مکمل طور پر سمجھ نہیں لیتا اور ان کو فعال نہیں کرلیتا اس وقت تک اس کا عمل ہمزاد میں کامیاب ہونا ایک سراب نظر آتا ہے۔

کیونکہ یہی وہ باطنی حسیات ہیں جنہیں مدارک باطنی کہا جا سکتا ہے دراصل یہ اصل انسان ہے ظاہری آنکھ ختم ہو جائے گی مگر باطنی علم کی آنکھ ادارک کی قوت باقی رہنے والی ہے۔ اسی طرح تمام حواس ظاہری مادہ سے بنے ہیں اور ایک نہ ایک روز سب ختم ہو جائیں گے پھر فقط باطنی حواس انسان کو ملیں گے جن کے ذریعے وہ اپنی باطنی زندگی کا آغاز کرے گا چنانچہ میرا ہر بھائی کو مشورہ ہے کہ ان باطنی حواس کو سمجھنے کی پوری کوشش کرے پھر ان کی روشنی میں عمل ہمزاد کرے۔

ادراک کی حقیقت

ادراک بنی نوع انسان میں خدا کی صفت علیہ کا مظہر ہے یہ ایک خاص صفت ہے جو اللہ جل شان نے بندہ میں ودیعت فرمائی ہے ادراک کسی چیز کے جاننے کے عمل ذہنی کا نام ہے۔ جاننے کی حدود میں انہی حدود پر انسانوں کے مراتب ہیں کسی شخص کی پوری زندگی کا دارومدار اس کے ادراک کی خاصیت پر ہے۔ اس میں ادراک کی قوت جس قدر تیز ہو گی اسی قدر یہ شخص دوسروں پہ فوقیت لے جائے گا۔ یوں تو ادراک کے بہت سے شعبے ہیں مگر ہم اپنے متعلقہ شعبہ کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ طوالت نہ ہو۔ ادراک کے تین حصے ہیں۔

اول :۔ ہلکا ادراک جسے ادراک سطحی کہتے ہیں یہ وہ ادراک ہے کہ بندہ کو کچھ دیر تک کسی بات کا خیال رہا اور وہ اسے جانتا رہا مگر کچھ دیر کے بعد وہ اسے بھول گیا اور اس کا ایک موہوم سا خیال باقی رہا جسے کسی واضح خیال میں نہیں ڈھالا جا سکتا اور اسے الفاظ کا جامہ نہیں پہنا سکتے۔

دوئم :۔ اس درجہ کا ادراک جسے ہم ادراک غیر مستقل کہہ سکتے ہیں اس کو یوں

سمجھا جا سکتا ہے کہ ہم ایک چیز کے متعلق کچھ جانتے ہیں اور یہ جاننا ہمارے لئے کچھ دیر تک ذہن میں موجود رہا ذہن سے میری مراد شعور ہے۔ پھر چند لمحوں کے بعد بھول گئے اور ... کاروبار کرتے رہے پھر جب یاد کرنا چاہیں فوراً موجود فی الذہن ہوجائے اور اس طرح یہ خیال کبھی بھی نہ بھولے اور ہروقت تحت الشعور کا رابطہ شعور کے ساتھ اس خیال سے وابستہ رہے یعنی زندگی کے کسی بھی موڑ پر جب اس (خیال) معلومات ادراک کی ضرورت محسوس ہو وہ ادراک یعنی جسے ہم نے خیال کی صورت میں لاشعور کے سپرد کیا ہے موجود فی الشعور ہوجائے۔

سوئم :۔ یہ ادراک کی سب سے اعلیٰ قسم ہے اس قسم کے ادراک کو ادراک مستقل کہتے ہیں۔ یہ ایسا ادراک ہے کہ مثلاً ایک چیز پر آپ نے توجہ صرف کی اور اس کے خیال کو ذہن میں نقش کرلیا پھر یہی خیال لاشعور میں داخل ہوجائے اور تحت الشعور اس خیال کے لئے مستعد رہے اور شعور اس کو ہروقت حاضر سمجھے یاد رہے ادراک جب تک ہلکا ہوتا ہے اور بندہ کا جاننا سطحی ہوتا ہے اسے بندہ بھول جاتا ہے اور جب یہی جاننا ذرا گہرے مشاہدہ سے ہوتا ہے وہ بندہ اسے جب چاہے یاد کرسکتا ہے لیکن اگر یہی جاننا شعور اور لاشعور کی گہرائیوں سے واقع ہو تو یہ خیال یا معلومات جسے ہم نے ذہن کی گہرائیوں سے سمجھا ہے ہمارے ذہن کا مستقل ملکہ بن جائے گا اور وہ خیال ہروقت ذہن میں موجود رہے گا خواہ انسان کوئی کام کرتا ہو خواہ فارغ ہو یہ خیال ذہن میں حاضر رہے گا۔ اعمال کے لئے اسی قسم کے ادراک کی ضرورت ہے جو بہت گہرا ہو اور جسے کوئی دوسرا کام ذہن سے بھلا نہ سکے۔ اس قسم کا ادراک پیچھے بیان کردہ ریاضتوں سے حاصل ہوتا ہے اور مستقل کسی چیز کو گہرے مشاہدہ سے دیکھنا اور مسلسل اسی چیز کے خیال میں منہمک رہنے سے بھی حاصل ہوجاتا ہے اسی لئے اعمال ہمزاد میں ہروقت ہمزاد کا خیال رکھنے کو کہا جاتا ہے۔

احساس کیا ہے؟

ادراک جب اپنی حدود کے آخری سرے پر پہنچ جاتا ہے تو وہ انسان میں احساس کو

بیدار کرتا ہے ایسے میں ایک فرد اپنے متعلق مکمل لاعلمی کو جان لیتا ہے اور وہ اپنی جستجو کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اگر ادراک کو کسی غیر مظہر یعنی اپنی ذات سے غیرذات کو سمجھنے میں صرف کیا ہے تو بندہ اس شے کے لئے تجسس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اور اس کے ذہن میں خاص قسم کی بے چینی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بے چینی فکر کی بنیاد قائم کرتی ہے (فکر کی حقیقت آگے ہے) انسان اس احساس کے درجہ میں اگر ہمزاد وغیرہ جیسی قوتوں کی طرف تجسس کرے تو بہت سے حقائق اور بہت سی چیزیں اس پر منکشف ہو جاتی ہیں لیکن اس کے اس مرتبہ پر جب انسان پہنچ جاتا ہے تو اپنے محسوسات کو وہ اپنی مرضی سے کسی سمت میں نہیں لگا سکتا کیونکہ اس کا احساس آزاد ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس احساس کو صحیح طور پر کس طرح بروے کار لایا جائے تو اس کے لئے مختلف ریاضتیں ہیں۔ اسی درجہ احساس میں آکر انسان کو عمل ہمزاد شروع کرنا چاہئے اگر اس سے پہلے ہمزاد کا عمل کیا گیا تو ناکامی ہوگی۔

کیونکہ عمل ہمزاد کرنے سے اس کا احساس آہستہ آہستہ اپنا رخ ہمزاد کی طرف موڑ لے گا اور احساس ہمزاد کے عمل کی جزیات اور پڑھائی وغیرہ میں اس درجہ منہمک ہو جائے گا کہ فکر کو حرکت میں لے آئے گا اب ہم فکر کو بیان کرتے ہیں۔

فکر کی رنگینیاں

فکر جب احساس کی شدت کی وجہ سے ہمزاد کے عمل یا سایہ یا عکس اور الفاظ عمل پر ان جزیات کی حقیقت کلیہ یعنی ہمزاد پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ تو فکر کی اس مرکزیت سے ذہن میں ایک بے خیالی کی کیفیت ہو جاتی ہے اسی بے خیالی میں جب فکر کچھ عرصہ اور اسی نقطہ یعنی ہمزاد پر مرکوز رہتی ہے تو اکثر اوقات ہمزاد سے ملاقات ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اسی دور میں ڈراؤنی اشکال روبرو آتی ہیں اچھی اشکال بھی آ سکتی ہیں۔

یعنی مشاہدات کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اس میں ہمزاد سے معلومات لینا اور خوابوں میں نظر آنا اور ظاہری طور پر الم نشرح کھلی آنکھوں سے ہمزاد کا اور

مشاہدات کا نظر آنا وقوع میں آتا ہے۔

حتی کہ ہمزاد مکمل صورت میں سامنے آموجود ہوتا ہے جب آپ کی توجہ یعنی فکر کچھ دن تک اور اسی ہمزاد پر مرکوز رہی تو پھر ایک سکوت طاری ہو گا جس میں چند لمحوں کے لئے تو ہمزاد جو وجود بن کر نظر آ رہا ہوتا ہے غائب ہو جاتا ہے پھر جب ظاہر ہوتا ہے تو آپ سے ہمکلام ہو گا اور اس میں صفت گویائی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن بہتر ہے کہ آپ خود اس سے کلام نہ کریں اسے کلام کرنے دیں آپ اس پر اور فکر کو یکسو کریں اور اس کی گویائی کے علاوہ آپ اپنی فکر کو اور باریک کریں توجہ میں باریک ہو جائیں حتی کہ ایک دن روشنیوں اور نور کا ایک ہجوم آپ محسوس کریں گے۔ یہ ہمزاد کی تسخیر ہے اور اگر آپ مخصوص قسم کی ریاضات جاری رکھیں گے تو آپ میں ہمزاد کو چھو لینے کا ملکہ پیدا ہو جائے گا۔

قوت متخیلہ

خیال کیا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور ٹیلی پیتھی سے متعلق ہے اس کا جواب مختصراً یہ ہے کہ خیال ذہن میں خود بخود پیدا نہیں ہوتا اس کا کوئی محرک بیرونی ضرور ہے۔

اور کہیں نہ کہیں کائنات میں ضرور ایسا نظام ہے جس سے ہمارے لاشعور کا گہرا رابطہ ہے اور یہی لاشعور خیالات کو شعور بنا کر ذہن انسانی میں ڈال دیتا ہے

اگرچہ اس موضوع پر ایک الگ تصنیف لکھی جا سکتی ہے مگر ہم اس قدر بیان کریں گے جس قدر ہمیں اپنے موضوع کے لئے ضرورت ہے۔ خیال کی چار اقسام ہیں۔

۱۔ خیال غیرارادی

۲۔ خیال ارادی

۳۔ بے خیالی

۴۔ یک خیالی

خیال غیرارادی اور خیال ارادی تو ہر شخص کو آتے ہیں یعنی اکثر اوقات اس پر غیر

ارادی خیالات کا غلبہ رہتا ہے اور کبھی کبھی جب وہ متوجہ ہو کر سوچتا ہے تو مخصوص قسم کے خیالات ارادۃً اس کے ذہن میں وارد ہوتے ہیں۔ لیکن ثالث اور رابع قسم کے انسان میں خیالات کا کمال ہے اول بے خیالی دوئم یک خیالی۔

دراصل بے خیالی یک خیالی کی بنیاد ہے۔ بے خیالی سے مراد ہے کہ انسان مختلف ریاضات کے ذریعے اپنے ذہن کے ہر گوشے کو ہر طرح کے خیالات سے صاف کر دے اور کوئی خیال غیر ارادی اس میں داخل نہ ہو اور اگر ارادہ سے بھی کسی خیال کو لانا چاہے تو وہ بھی شعور کے عالم میں تو آئے مگر استغراق کے عالم میں نہ آنے پائے۔ جب ذہن کا ہر گوشہ ہمہ قسم کے خیالات سے صاف ہوتا ہے تو اسے انخلائے ذہنی کہتے ہیں یہ ایک خاص وصف ہے جو اللہ تعالیٰ نے بندہ کو بخشا ہے۔ اسی بے خیالی کو بعض لوگ فنا سے تعبیر کرتے ہیں مگر فنا کوئی اور چیز ہے۔

جب بندہ اسی بے خیالی میں کچھ عرصہ رہتا ہے تو پھر وہ تصور اس کے ذہن کے لاشعوری حصے سے آہستہ آہستہ سر ابھارتا ہے جس کے لئے بندہ بے خیال ہو گیا تھا جب وہ تصور ذہن میں حاضر ہو جاتا ہے تو اس کو یک خیالی کہتے ہیں۔

اسی یک خیالی میں بندہ جب حاضر ہوتا ہے تو بعض لوگ اسے بقا باللہ کہتے ہیں۔ مگر یہی بے خیالی اور یک خیالی خدا کی عبادت اور سلوک کی ریاضت کے دوران ہو تو اسے تو واقعی ہم فنافی اللہ اور بقا باللہ کہیں گے۔ اور یہ فنائے الٰہی اور بقائے الٰہی کا عکس ہے۔

لیکن اگر یہی بے خیالی اور یک خیالی ہمزاد کے اعمال کے دوران پیش آئے تو اسے فنا و بقا سے تشبیہ نہیں دے سکتے اسے ہم عمل کی کیفیات کہتے ہیں۔ اس بے خیالی اور یک خیالی کو ذہن میں رکھ کر عمل ہمزاد کرنا چاہئے۔

تصور کی حقیقت

بعض لوگ تصور کا مفہوم غلط سمجھ لیتے ہیں۔ جب ہم ہمزاد کے ضمن میں بار بار لکھیں کہ تصور ہمزاد کا مضبوط رکھیں تو اس سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ آپ ہمزاد کے

آنکھ کان ناک کو ذہن میں محسوس کریں اور دیکھنے کی کوشش کریں۔ بلکہ کسی چیز کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھنا تو خیال کا خاصہ ہے تصور یہ ہے کہ آپ اس چیز کے خیال کو کلی حیثیت سے محسوس کریں۔ اس کی جزئیات پر توجہ لگانے کی ضرورت نہیں اسے کلی طور پر ذہن میں رکھیں اور اسی چیز کو ذہن میں رکھ کر آپ اس قدر مستغرق ہو جائیں کہ ذہن میں بے خیالی کی کیفیت پیدا ہو جائے اور جب بے خیالی کی کیفیت پیدا ہو جائے گی تو رنگ روپ آنکھ کان ناک چہرہ وغیرہ سب کچھ خود بخود ظاہر ہو جائے گا کیونکہ وہ تو ادراک میں خود بخود پہلے سے موجود ہے جب ادراک آہستہ آہستہ گہرا ہوتا جائے گا تو یہ شکل و شباہت جو آپ کے ذہن میں موجود ہے نگاہ کے روبرو آ جائے گی اور فکر کی مرکزیت سے یہ نگاہ سے ترقی کر کے گفتگو کرنے لگے گی۔ گویا تصور کرنے سے مراد محض یہ ہے کہ اس چیز کو جس کا تصور کرنے کو کہا جائے ہو بہو دیکھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ اس کی کلی حیثیت کو ذہن میں رکھ کر استغراق میں چلے جائیں۔ جب استغراق گہرا ہو گا تو یہ حیثیت ذہن سے محو ہو جائے گی اسے محو ہونے دیں پھر بے خیالی پیدا ہو گی اور بے خیالی کے بعد خود بخود صورت ظاہر ہو جائے گی۔

استغراق کی حقیقت

استغراق کا لفظ بار بار استعمال ہو رہا ہے اس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں استغراق ذہن انسانی کی ایک کیفیت کا نام ہے۔

اسے ہم زندگی کے مختلف اوقات میں نیند کے وقفوں کے دوران تلاش کر سکتے ہیں۔ جب انسان سونے کے لئے لیٹتا ہے تو اس پر نیند کا خمار طاری ہوتا ہے یہ خمار ترقی کرتا ہے تو ارد گرد کے ماحول سے بندہ بے نیاز ہو جاتا ہے مگر ہلکی ہلکی آوازیں سن رہا ہوتا ہے پھر اس منزل سے ترقی کر کے ذرا اور آگے جاتا ہے تو اسے کسی قسم کی کوئی آواز نہیں سنائی دیتی لیکن اسے اپنا کچھ کچھ شعور ہوتا ہے یہی درجہ استغراق کا ہے۔

اسی قسم کی کیفیت کو بیداری میں کسی ریاضت کو کرنے کے دوران ذہن پر طاری کر

لینا استغراق کہلاتا ہے۔ استغراق حاصل کرنے کے لئے بندہ کو کم سونا چاہئے اور کم کھانا چاہئے۔ اور نظر یعنی آنکھ کو اس پوزیشن میں رکھیں کہ پلک نہ جھپکے یا پتلی حرکت نہ کرے کیونکہ اس طرح حرکت کرنے سے استغراق طاری نہیں ہوتا۔ استغراق کے لئے معتدل موسم چاہئے جہاں نہ گرمی ہو نہ سردی یا ایسا ماحول پیدا کرلیں۔

استغراق کے لئے گردن اور ریڑھ کی ہڈی متوازی رکھیں کسی تصور کو ذہن میں رکھ کر جس سمت قدم اٹھائے جاتے ہیں وہ راستہ استغراق کا راستہ ہے آپ آہستہ آہستہ ذہن کو خیالات و باطل تصورات سے پاک کرتے جائیں اور استغراق کی شاہراہ پر چلتے چلتے بے خیالی کے مقام تک پہنچ جائیں پھر بے خیالی سے آگے یک خیالی کو اپنی قیام گاہ بنالیں یہی آخری منزل ہے۔

اعمال تسخیر

ھدایات قبل از اعمال

اب ہم اعمال ہمزاد کا باب شروع کرتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل ایک بات ضرور درج کرنا چاہتے ہیں کہ ان اعمال کو کرنے سے قبل آپ سابقہ اوراق میں درج ھدایات کو ملحوظ رکھیں۔

جس نے ھدایات کو پس پشت ڈال کر صرف عمل کو کرنا چاہا تو یہ یقین کرکے عمل لے کہ کامیاب نہیں ہوگا کیونکہ ھدایات بھولنے والے کا انجام حسرت ہے۔

اور ضروری ہے کہ سابقہ درج ریاضات میں سے کچھ مشقیں عامل کرچکا ہو اگر تمام مشقیں کرلے تو کیا ہی بات ہے خود ہی ہمزادِ بن جائے گا۔ لیکن اگر سب نہیں تو چند مشقیں ضرور کرلے۔ اپنے مزاج کو دیکھ کر اس سے متعلقہ عمل کرے تو بہتر ہے

اور پرہیز وغیرہ کے سلسلہ میں بھی ہم قبل از اعمال درج کرچکے ہیں اگر کسی عمل کے لئے کوئی مخصوص ھدایت یا پرہیز ہوگا تو ہم اسے عمل کے ساتھ درج کردیں گے اس سے یہ نتیجہ نہ نکالئے گا کہ اس عمل کے لئے فقط یہی شرط ہے بلکہ آپ سابقہ درج ھدایات کو ذہن میں رکھ کر عمل کریں۔ اور جن اعمال میں کوئی شرط نہیں ہوگی اس کے ساتھ ہم لکھ دیں گے کہ ان میں کسی قسم کی کوئی شرط نہیں ہے اور نہ ہی کسی مشق کو اس عمل کرنا ضروری ہے۔ الغرض ہم ساتھ ساتھ ہر عمل کے وضاحت کردیا کریں گے اور اگر کسی عمل کے ساتھ وضاحت نہ ہو تو سابقہ درج ھدایات کو ملحوظ رکھ کر عمل کریں۔ انشاء اللہ ان اعمال پر کاربند ہونے سے آپ یقیناً کامیابی سے ہمکنار ہونگے۔

عمل روحانی برائے تسخیر ھمزاد

عبارت عمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب قب طبابیق طاع طبکٔ شالع و شفیع و مجتمع و حرز و حریز و جنۃ ایاک نعبدو ایاک نستعین ○

اس عزیمت کے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے ذریعے ہمزاد تسخیر ہو جاتا ہے۔

اگر آپ بدھ جمعرات اور جمعہ کی رات تین دن یہ عمل کریں کہ رات کو بعد از عشاء دو رکعت نفل تنہائی میں کسی کمرہ کے اندر پڑھیں اور ہر رکعت میں بعد از سورۃ فاتحہ، اور آیت الکرسی تین بار اور تین بار الم نشرح اور گیارہ دفعہ سورۃ اخلاص پڑھیں اور سلام کے بعد اس عزیمت کو سات بار پڑھ کر سینے پر دم کریں اور قبلہ رخ منہ کر کے دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر سو جائیں زمین پر مصلی پر ہی سوئیں۔

اس میں فقط کم کھانا کم سونا اور کم بولنا شرط ہے یہ ہر مزاج کا بندہ کر سکتا ہے تین دن میں معلوم ہو جائے گا کہ آپ ہمزاد تسخیر کر سکتے ہیں یا نہیں جب تین دن میں آثار ظاہر ہو جائیں تو اسے ہر ہفتہ میں معمول بنا لیں کہ بدھ جمعرات جمعہ ضرور کیا کریں۔ بدبو دار اشیاء سے پرہیز رکھیں۔ عمل کے دوران جو کچھ ظاہر ہو کسی سے مت کہیں تین ہفتوں تک اس عمل کو مسلسل کریں اس طرح کل اکیس یوم کا عمل ہوا۔

ان تین ہفتوں میں دن رات چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے باوضو رہنے کی کوشش کریں نمازیں پڑھیں بہتر ہے روزے بھی رکھیں اور ہر وقت اس عزیمت کو جب بھی یاد آئے کثرت سے پڑھتے رہیں اس سے مفید نتائج نکلیں گے اور انشاء اللہ اکیس روز میں ہمزاد مطیع ہو گا۔

ایک سال کا عمل تسخیر

مندرجہ ذیل عمل میں بھی گوشت اور بدبودار اشیاء اور طہارت ظاہرہ کے سوا کوئی

پرہیز نہیں۔۔۔

البتہ کم کھانا کم سونا کم بولنا اپنا معمول بنا لے۔ اس عمل کو کرتے رہنے سے انشاء اللہ چالیس روز کے اندر اندر ہمزاد نظر آنا شروع ہو جائے گا اور مسلسل کرنے سے قریبا ایک سال یا اس سے بھی کم مدت میں تسخیر ہو کر روبرو حاضر ہو گا۔ عمل یہ ہے کہ رات کو تنہائی میں شور و غل سے پاک جگہ پر بیٹھے اور گیارہ سو بار یا حی یا قیوم پڑھے اول و آخر درود شریف ۳۔ ۳ بار جب گیارہ سو بار پڑھ چکے تو بند آنکھوں سے اس اندھیری فضا میں دیکھنا شروع کر دیں جو آنکھیں بند کر کے نظر آتی ہے اس اندھیری فضا میں بند آنکھوں سے تصوراتی طور پر دیکھتے رہیں اور اس میں استغراق گہرا کرتے جائیں مگر اپنے علم یعنی ذہن کو حاضر رکھیں ایسا نہ ہو کہ ذہن کھو جائے اور آپ کا علم مفقود ہو جائے بلکہ آپ نے ایسا کرنا ہے کہ استغراق تو گہرا ہو جائے مگر آپ کا ذہن حاضر رہے اور بہتر یہ ہوتا ہے کہ کوئی نرم روئیں دار تولیہ کی پٹی بنا کر آنکھوں پر باندھ لیں روشنیاں وغیرہ نظر آئیں گی ان پر توجہ نہ دیں بلکہ صرف اپنے ہمزاد کو تلاش کریں اس اندھیرے میں جو آنکھیں بند کرنے سے نظر آ رہا ہے انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر ہمزاد نظر آنا شروع ہو جائے گا اور مسلسل ایک سال تک عمل کرنے سے ہمزاد مطیع ہو گا مگر اس عمل کو راز میں رکھنا شرط ہے خواہ کیسا بھی راز دار کوئی شخص ہو اس سے اس کو بیان نہ کریں ورنہ اثرات ختم ہو جائیں گے۔

تسخیر ہرارہ ہمزاد

عزیمت یہ ہے

الست علیکم بارو قائیل یا احمر یامیکائیل یا موھبن الحارث یا عزرائیل و مذھب و یا اسرافیل و برقان ابھو دو بارو یائیل و یا تھورش و یا شمائیل و الابیض و یادردائیل یا میمون و یا ایھا الارواح العلویہ و السفلیۃ احضرونی فی قضاء

حاجتیٔ العجل العجل العجل یا حیّ یا قیوم یا مُلکُ یا نور یا باسط یا جواد یا عزیز یا جبار یا متکبر یا قہار یا سریع یا قریب یا مقلب القلوب یا ودود یا رؤف یا علام الغیوب یا علام الخفیات یا باسط یا جواد یا قائم یا قادر ○

عزمت علیکم یا معشر الجن والانس والارواح و یا صاحب السحر او سا وس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من جنود ابلیس یا کنوز الملک یا ممم یا سمم یا نور یا نور بحق میمون حبشی و میمون اعلیٰ و جمیع الکتب التی انزلت علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین و بحق سلام قولاً من الرب الرحیم ○

وامتاز الیوم ایھا المجرمون ○ و بحق طٰہٰ و یٰسٓ و بحق کٓھٰیٰعٓصٓ و بحق حٰمٓ عٓسٓقٓ و بحق قل اوحی الیّ انہ استمع نفرٌ من الجن فقالو انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فامنابہ ولن نشرک بربنا احداً ○

و بحق یا ایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا و بحق قل ھو اللہ احد ○ و بحق قل اعوذ برب الناس ○ بحق الحمد للہ رب العالمین و بحق یا ایھا الارواح الطاہرۃ بھو دیا او مسلما یا نور و بحق میمون ابن المیمون الذی اقوی و بحق میمون زنگی و میمون نوبی صاحب الایوان الھندی اجر من الجن الشجر و الاشجار اخرجوا من الکن والاکنان و من الرکن والارکان اخرجوا من کل مکان و بحق خاتم سلیمان ابن داؤد علیھما السلام و بحق آصف بن برخیا سالار بان و بحق قیقطوس سبط الجن والشیاطین و بحق محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا توقل تو فلان یا ہر فلان یا عجوز ام الصبیان خذ ھٰذا یا شدالارواح و بحق توریت موسیٰ علیہ السلام و انجیل عیسیٰ علیہ السلام و زبور داؤد علیہ السلام و فرقان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بحق والسفلیۃ احضرونی فی قضاءِ حاجتی وامدد فی فی وقتی ھذا بحق سلطان الانبیاء و سید المشائخ و شیخ الکل شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الوحًا الوحًا و صل اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ و آلہٖ و صحبہٖ و بارک و سلم ○

یہ عمل کی عبارت ہے اول اس عمل کو درست اعراب کے ساتھ درست کر کے حفظ

کرلیں اور اس طور پر یاد کریں کہ اسے کسی صورت میں بھول نہ سکیں اس عزیمت میں بے شمار خواص ہیں۔ اور عجیب و غریب اسرار اس عزیمت کبیر میں پوشیدہ ہیں اس عزیمت میں یوں تو جنات کی تسخیر امراض کی تسخیر وغیرہ وغیرہ جیسے اعمال بھی شامل ہیں

مگر ہم صرف تسخیر ہمزاد کے چند آسان اور محرب طریقے درج کرتے ہیں تاکہ قارئین کو سہولت رہے اس عزیمت کے اثرات بہت جلد مرتب ہوتے ہیں اور عمل کرنے والا حیران رہ جاتا ہے ایسی سریع التاثیر عزیمت بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔

آپ کی بناطر مختلف کتب سے اور معتبر شخصیات کے تجربات کے اعمال لکھ رہا ہوں اس عزیمت میں کئی مزاج ہیں ہر مزاج کا شخص اس کا عمل کر سکتا ہے۔

عمل آئینہ

ایک فٹ لمبا اور قریباً اتنا ہی چوڑا ایک آئینہ لے کر اس پر پانی چڑھالیں اور اس کی پشت پر زعفران سے مندرجہ ذیل عزیمت لکھ کر عطارد کی ساعت میں لگا دیں

اب اس آئینہ کو تنہا کمرہ میں مغربی دیوار پر آنکھوں سے دو فٹ اونچا لٹکا دیں اور چار فٹ کے فاصلے سے اس میں اپنے عکس کی آنکھوں میں غور سے دیکھنا شروع کر دیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ عزیمت پڑھتے رہیں۔ ہاتھ میں پچاس دانے کی تسبیح ہو۔ خیال یہ ہو کہ ہمزاد ابھی تسخیر ہوگا۔ رات کو جب سب لوگ سو جائیں اس وقت عمل کریں اور روشنی کے لئے کوئی دیا جلا لیں۔ بلب وغیرہ پر بھروسہ نہ کریں۔ دیا جلا کر اپنی دائیں طرف اتنا دور رکھیں کہ نہ تو اس کا عکس شیشہ میں نظر آئے اور نہ روشنی بلا واسطہ آنکھوں پہ پڑے روزانہ پچاس بار اس عمل کو پڑھا کریں۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر آئینہ میں اشکال مہیب نظر آنا شروع ہو جائیں گی انشاء اللہ گیارھویں روز ہمزاد یعنی آپ کا عکس شیشہ سے باہر نکل کر ڈرائے گا یا مختلف باتیں کرے گا آپ شیشہ پر نظر رکھیں اکیس روز کے اندر اندر ہمزاد مطیع ہو جائے گا یہ ایک سادہ سا آسان عمل ہے۔

عمل آتش

اس عمل کے لئے پانچ چراغ مٹی کے لے لیں۔ دیوار میں پانچ طاق بنائیں اس طرح کہ چار طاق چار کونوں کی صورت میں اور ایک طاق عین وسط میں ⁘ اب ان طاقوں میں پانچ چراغ رکھیں۔ ہر چراغ کی بتی میں کاغذ پر لکھی ہوئی عزیمت کا کاغذ ہو۔ تیل چنبیلی کا ڈالیں۔ یا پھر خوشبو دار گرم تیل۔ اب وسط کے چراغ پر نظر جما لیں چراغ عین نظروں کے سامنے ہو نظر جما کر عزیمت کو پڑھنا شروع کر دیں۔ چند یوم میں یوں لگے گا کہ مختلف چراغوں سے روشنی نکل کر اس چراغ میں آ رہی ہے اور بھی کئی طرح کے نظارے نظر آئیں گے گیارہ یوم میں یوں ہو جائے گا کہ تمام چراغوں کی لو ایک چراغ وسطی سے مربوط نظر آئے گی۔

پھر یہ آگ پھیل کر پانچوں چراغوں کے احاطے پر محیط ہو جائے گی اب آپ کو سوائے اس پھیلی ہوئی آگ کے اور کوئی شے نظر نہ آئے گی۔ مگر یاد رہے کہ آپ کی نظر وسط آگ سے حرکت نہ کرنے پائے جیسے ہی حرکت ہوئی نظر آنا ختم ہو جائے گا۔ جب آگ نظر آنا شروع ہوگی تو اول اس میں کوئی ڈراؤنی یا خوبصورت شے بھی نظر آ جایا کرے گی ان چیزوں کے نظر آنے کا سلسلہ چند یوم تک رہے گا پھر اس آگ میں اپنا چہرہ نظر آ جایا کرے گا اکیسویں روز یہ چہرہ اس آگ سے آپ کے ساتھ کلام کرے گا۔ آپ معاہدہ کر لیں۔ عمل روزانہ پچاس بار پڑھا کریں۔ لیکن شمار کے لئے اپنے پاس کوئی چیز نہ رکھیں بلکہ ایک دن پڑھ کر وقت کا اندازہ لگا لیں اور روزانہ اتنی ہی دیر پڑھا کریں۔ کم و بیش سے کوئی فرق نہ پڑے گا۔

اب جب بھی کوئی کام لینا ہو ان مصابیح خمسہ کو روشن کریں اور وسطی چراغ پر نظر جما کر عمل پڑھیں کچھ دیر کے بعد بجائے چراغوں کے محیط آگ نظر آئیگی اور اس میں اپنا چہرہ نظر آیا کرے گا اس سے کلام کریں اور جو کام لینا ہو کہیں اگر معلومات درکار ہوں تو بتائے گا آپ کو آواز بخوبی آئے گی اگر کوئی کام ہو تو اسے کہہ دیں چہرہ آگ میں سے غائب ہو جایا کرے گا کچھ دیر بعد یا اسی وقت مطلوبہ کام ہو جایا کرے گا۔

عمل ھمزادہ

اس طریقے سے تسخیر کردہ ہمزاد میں عام طریقوں سے تسخیر کردہ ہمزاد سے ہزار گنا زیادہ کام کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ لیکن اس کا طریقہ یوں تو بہت مشکل ہے مگر اثرات میں بہت عمدہ ہے' ایک مجاہد آدمی کے لئے مشکل نہیں ہے۔ چالیس روز کا مجاہدہ بڑا سخت ہے۔

شرائط :۔ پاک رہنا' پاکیزہ لباس' خوراک صرف جو انجیر یا تازہ پھل پانی صاف اس کے علاوہ کچھ نہ کھائے۔ مخلوق سے الگ رہے۔ کسی قسم کی آواز کانوں میں نہ آئے اس کے لئے روئی وغیرہ کانوں میں دے لیں۔ دن کے وقت آنکھوں پر سیاہ پٹی باندھے رکھا کریں بہت کم کھانا ہے اور سونا فقط ابتدائی عشرہ میں چھ گھنٹے دوسرے میں چار گھنٹے تیسرے اور چوتھے میں چوبیس گھنٹے میں سے فقط دو گھنٹے سونا ہے۔ بولنا ترک کر دیں اور جو کلام یا ضرورت کی چیز منگوانی ہو لکھ کر دیں۔ ہمہ وقت دن رات حصار کے اندر رہیں تو بہتر ہے۔ حصار سورۃ جن کو چالیس بار پڑھ کر چھری پر دم کریں اور دائرہ بنا لیں اس میں ہمہ وقت عمل پڑھتے رہیں۔ چالیس روز میں ہمزاد تسخیر ہوگا اس سے قول و اقرار لے لیں اور بلانے کا طریقہ دریافت کر لیں ہمہ وقت باوضو رہنا ہے سوائے نیند کے وقفہ کے عمل پڑھنا کسی وقت ترک نہیں کرنا ہے جب آنکھیں بند رکھیں تو اندھیرے میں نظر مرکوز رکھیں اور جب کھولیں تو بھی کمرہ اندھیرا ہو اور اس اندھیرے میں نظر مرکوز رکھ کر بغیر پلک جھپکے عمل پڑھتے رہیں۔ اپنے ضروری امور کے لئے ایک مخلص باپرہیز بندہ کو مددگار رکھ لیں جو ایسے امور سے واقف ہو اور غذا اور وقت پر جگانے کے لئے یہی شخص خدمت کرے یہ ایک بہت بڑا راز ہے اور عمل کبیر ہے۔

خواب کا ھمزاد

اس طریقے سے تسخیر کردہ ہمزاد خواب میں اطلاعات فراہم کرتا ہے اور صرف خواب میں ہی نظر آتا ہے کام کچھ نہیں کرتا البتہ جس امر کے متعلق دریافت کرنا ہو اس

کا جواب دے دیتا ہے۔ اس عزیمت کو بسط حرفی میں لکھیں یعنی الگ الگ حروف کرکے لکھیں ایک بڑے کاغذ پر لکھنا چاہیے۔ ساعت عطارد ہو اور اس روز عطارد و مشتری کا قران ہو نجوم سے معلوم کریں۔

اسی قران کے عرصہ میں یہ عزیمت لکھے اور اس طرح کی سات بار سات مختلف کاغذوں پر عطارد کی بساعات میں لکھیں۔ اب ایک عزیمت جو سب سے پہلے لکھی ہے اسے کسی بڑی پٹی کے ساتھ باندھ لیں اور بائیں پستان سے دو انگشت نیچے بائیں پہلو کی طرف کریں جہاں پر عموماً بازو رہتا ہے اور دوسری اور تیسری بسط کو ایک تولیہ سیاہ رنگ سے ایک پٹی کاٹ لیں اس میں یہ دونوں بسط کو ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر۔ اس طرح رکھیں کہ جب اس پٹی کو آنکھوں پر باندھا جائے تو یہ دونوں بسط دونوں آنکھوں پر آئیں ان تعویزوں پر تولیہ سے کاٹ کر کچھ کپڑا باندھ کر سلائی کروالیں اب باقی چار کو بھی اچھے پاکیزہ کپڑے میں باندھ لیں۔ رات کو جب سب سو جائیں تو چار ٹکڑوں کو چارپائی کے چاروں پائیوں کے ساتھ باندھ دیں اور خود قبلہ رخ ہو کر دل والی پٹی دل پر باندھ لیں اور آنکھوں والی آنکھوں پر باندھ لیں اب غور کریں کہ دل میں دائیں طرف سے جہاں نقش بندھا ہوا ہے کچھ داخل ہو رہا ہے۔ امید ہے کچھ داخل ہوتا ہوا محسوس ہوگا اس جگہ صرف نور کا خیال کریں جب دس منٹ گزر جائیں تو پھر جہاں پٹی مضبوطی سے باندھی ہوئی ہے اتنی مضبوط بھی نہ باندھیں کہ آنکھیں درد کریں مناسب گرفت ہو اب بند آنکھوں سے اندھیرے میں دیکھنا شروع کر دیں دماغ کو حاضر رکھیں اور نظر کو بند آنکھوں سے نظر آنے والے اندھیرے میں مرکوز رکھیں جب دماغ بالکل یکسو ہو جائے تو پٹی باندھ کر ہی سو جائیں اور اسی اندھیرے میں دیکھتے ہوئے سو جائیں ایک ہفتہ میں ملاقاتیں شروع ہو جائیں گی جو کچھ دریافت کرنا ہو رات کو ارادہ کرلیا کریں اور سو جایا کریں وہ جواب دیدیا کرے گا۔

عزیمت اعلیٰ

عزیمت یہ ہے

عزمت علیکم یامعشر الجن والانس والارواح بحق حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام احضر واحضر واحضر و یاتوم ہمزاد حاضر شو بحق یاحیُّ یاقیوم برحمتك یاارحم الرحمین

اس عزیمت کو آپ نے عموماً کتب معتبرہ و غیر معتبرہ میں دیکھا ہوگا مگر جس نے بھی اس عزیمت کو ۳۸۲ بار پڑھ کر تین روز کا عمل کیا وہ ناکام رہا وجہ یہ ہے کہ جن اصحاب نے یہ عمل کر رکھا ہے یا جنھوں نے اجازت دی ہے وہ خود بھی اس عمل سے کماحقہ واقف نہیں تھے۔ یہ سلسلہ چشتیہ کا عمل ہے اور حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

میں بہت تحقیق کے بعد اس عزیمت سے متعلق اعمال ہمزاد بیان کر رہا ہوں بزرگان چشت سے دریافت کردہ اعمال ہیں اور جہاں تک میرا خیال ہے یہ بے خطا اعمال ہیں۔ انشاء اللہ ان درست طریقوں پر عمل کرنے سے آپ ناکام نہیں ہونگے اور ہر طرح سے کامیابی سے ہمکنار ہونگے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس عزیمت میں ہمزاد مطیع ہو جائے گا۔ اور اگر عمل سے کوئی واقف نہیں ہو گا تو تاثیر کیا خاک ہو گی۔ بعض احباب نے کتب میں درج دیکھ کر اس کے اعمال کیے مگر ناکام رہے اس لئے وہ اس عمل سے دل برداشتہ ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ میرے درج کردہ طریقہ جات میں سے کسی ایک پر بھی عمل کرکے دیکھیں اگر ناکامی ہو تب مجھے برا بھلا کہیں اور اگر کامیابی ہو تو مجھے دعائیں دیں۔ احقر یابر سلطان

عمل مجرب معروف

بعض لوگوں نے اسے تین دن کا عمل لکھا ہے اور جب لوگ کرتے ہیں تو ناکام

ہوجاتے ہیں ۔ میں بھی تین دن کا عمل لکھ رہا ہوں مگر اس میں جو ضروری باتیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے عمل ناکام ہو جاتا ہے انہیں بھی لکھ رہا ہوں ۔ اول کمرہ پاک ہو اور شور و غل سے دور ہو عامل با پرہیز اور شریعت پر عمل پیرا ہو پاکیزہ لباس اور خیالات کا پاکیزہ رکھنے والا ہو ۔ عمل سے قبل یکسوئی کی مشقیں کر چکا ہو اور دماغ کو خیالات سے آزاد کر کے ایک نقطہ پر جمانے کے فن سے واقف ہو ۔ ایک بڑے چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈالیں اور صاف روئی کی بتی بنالیں اس بتی میں مندرجہ ذیل نقش رکھ کر وٹ دیں ۔ اس نقش کو زعفران سے کاغذ سنہری یا عام سادہ پر لکھے نقش یہ ہے ۔

(صفحہ نمبر ۱۷۰ کا نقش صفحہ نمبر ۱۷۱ پر ہے)

اس نقش کو بتی میں ڈالیں لکھنے کے لئے موزوں وقت ہے عروج ماہ ہو دن بدھ یا جمعہ کا ہو اور طالع وقت جوزا یا سنبلہ ہو ۔ عطارد کی نظر شمس یا قمر کے ساتھ تثلیث یا تسدیس ہو تو بہتر ہے نقوش چھ عدد تیار کرلیں ۔

عروج ماہ بدھ جمعرات اور جمعہ کی رات کو عمل کریں چراغ پشت پر ذرا اونچا کر کے رکھیں تاکہ سایہ موزوں سامنے پڑتا رہے سایہ کی گردن کے عین وسط میں نظر جما کر عمل پڑھتا رہے ۔

جب ایک بتی ختم ہو تو دوسری تیار کر کے پہلے سے رکھیں اسے لگا دیں اور دوبارہ عمل شروع کر دیں روئی ذرا ہلکی رکھیں تاکہ فجر کے وقت تک دونوں بتیاں جل جائیں ساری رات عمل کرنا ہے ۔ اور ان دنوں میں مکمل پرہیز جلالی و جمالی رکھنا ہے کسی شخص سے کلام نہیں کرنا اور نہ آواز سننی ہے ایک طرف دھیان ہر وقت جمائے رکھیں دن کو بھی اپنے سایہ کا تصور جماتے رہا کریں ۔ ان دنوں میں بہت کم سوئیں ۔ مگر دوران عمل

آنکھیں بند نہ ہونے پائیں اور کوشش کریں کہ پلک جھپکے بغیر سایہ کو دیکھا کریں ۔

پہلے روز ہی نظارے شروع ہو جائیں گے انشاء اللہ دوسرے روز ہمزاد سایہ سے اٹھ کر بیٹھ جائے گا اور روشنی کا ایک ہیولی ادھر ادھر بھاگا پھرے گا تیسرے روز یہ پورا وجود بن کر سامنے آئے گا آپ قول و اقرار لے لیں رات کو گیارہ بجے عمل شروع کریں سردیوں میں دس بجے شروع کریں اور صبح صادق تک کرتے رہیں ۔

عمل شروع کرنے سے قبل چاول پکا کر بچوں میں تقسیم کر دیں اور دس فقیروں کو کھانا کھلائیں ۔ نمازیں پڑھتے رہیں اور روزانہ روزہ رکھا کریں سر میں روغن کدو کی مالش کرتے رہیں اور سورۃ مزمل کو پندرہ بار بعد از فجر ضرور پڑھ لیا کریں اگر دوران عمل خوف غالب ہو تو اس روز صبح کے وقت سورۃ جن پانچ بار پڑھیں

اگر بھوک پیاس زیادہ ستائے تو اللہ الصمد تین سو بار پڑھ لیں ۔ جب نیند زیادہ آئے تو یا سبوح یا قدوس پڑھیں اور آیت الکرسی گیارہ بار پڑھیں ۔ اگر کوئی اچھا سا بغیر داغ کے پھل کھا لیا کریں تو بہتر ہے ہر کھانا پر اسم یا وھاب ۱۰۰۰ بار پڑھ کر کھائیں ۔ جو بھی چیز کھائی ہو اور اگر پینے کی چیز ہو تو اس پر اسم یا منعم سو بار پڑھ کر پئیں ۔ ویسے کسی چیز کو منہ نہ لگائیں ورنہ عمل باطل ہو جائے گا اور رفع حاجت کے وقت جانے سے پہلے اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث پڑھ لیا کریں ۔

خبریں دینے والا ہمزاد

ایک بزرگ قادری سلسلہ والے نے اس عمل کو بتایا اور اس نے کہا ہے کہ یہ عمل کرنے سے جو ہمزاد تسخیر ہوتا ہے وہ صرف خبریں دے گا تھوڑی سی تبدیلی سے عمل پڑھنا ہے ۔ تبدیلی یہ ہے کہ یا قوم ہمزاد نہ کہے بلکہ صرف ہمزاد کہیں اور قوم کو حذف کر دیں عام چراغ جلائے اور سایہ پر نظر رکھ کر پندرہ سو بار چالیس یوم تک پڑھیں ۔

چالیس روز کے اندر سایہ غائب ہو جائے گا اس کے بعد آپ جب بھی اپنے سایہ پر نظر جما کر کچھ معلوم کرنا چاہا کریں گے تو دماغ میں اور کانوں میں ایک آواز آیا کرے گی جو

اس بات کا جواب ہوگا۔ لیکن یہ ہمزاد صرف خبریں دیتا ہے اور کوئی کام وغیرہ نہیں کرتا۔ اس میں گوشت دودھ دہی اور بدبو دار اشیاء سے پرہیز لازمی ہے اور عام دنیا کے سب کام کرنے کی اجازت ہے بس کمرہ عمل الگ ہو اور عمل کے وقت شور و غل نہ ہو۔ اس کمرہ میں کوئی اور سامان وغیرہ نہ رکھا ہو۔ اس عمل کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل اسماء روزانہ بعد از نماز فجر پڑھا کریں اور سورج نکلنے تک پڑھتے رہا کریں۔

یا اللہ یا خبیر یا علیم یا باطن یا شہید یا رشید

انشاء اللہ اس عمل پر عمل پیرا ہونے والے بھی ضرور پہلے ہی چلہ میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور یہ ایک بزرگ کا تحفہ ہے جن کا نام محترم مرید اکبر قادری ہے ان بزرگوار نے اس عمل کو کیا اور ہمزاد تسخیر کیا اپنے مریدوں کو بھی کرایا ابھی حیات ہیں۔

تسخیر اراوح و روح خود

بعض ماہرین فن نے اسی عزیمت کو تھوڑا سا تبدیل کر کے طریق اس عمل کا بیان کیا ہے۔ تبدیل کردہ عزیمت یہ ہے۔

عزمت علیکم یا معشر الارواح الجن والانس بحق حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام احضر واحضر و یا قوم الارواح حاضر شو بحق یا حی یا قیوم برحمتك یا ارحم الرحمین○

طریق عمل یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک پاکیزہ اور صاف ستھرو کمرہ الگ تھلگ عمل کے لئے تیار کرے۔ اور پرہیز جلالی و جمالی کے ساتھ عروج ماہ کے آخری ایام میں اس عمل کی ابتداء کرے طریقہ یہ ہے کہ عامل ایک قد آدم آئینہ کو روبرو آنکھوں سے ذرا بلندی پر لٹکالے اور آنکھوں کی پتلیوں پر نظر جما کر کامل یکسوئی کے ساتھ عزیمت مندرجہ بالا کو ایک ہزار بار پڑھے۔

چند روز بعد مختلف سائے لہراتے ہوئے آئینہ میں نظر آئیں گے۔ اور دوران عمل محسوس ہوگا کہ جیسے کچھ روحانی اشخاص آپ سے کلام کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ان باتوں کی

طرف بالکل التفات نہ کریں۔ آہستہ آہستہ روحانیات حاضر ہونا شروع ہو جائیں گے اور اس طرح متواتر چالیس یوم تک عمل کرنے سے روحانیات بالکل سامنے آ جائیں گے اکتالیسویں روز تسخیر ہو جائیں گے۔

ان میں سے ہمزاد آپ سے ہمکلام ہوگا اس سے وعدہ لے لیں اور باقی روحانی شخصیات کو بھی تسخیر میں لے لیں۔ یہ عمل نوادرات میں سے ہے اور بہت اعلیٰ ہے کیونکہ اس سے مختلف ارواح کی تسخیر کے ساتھ جنات کی ارواح اور زندہ انسانوں کی ارواح اور اپنی روح حیوانی تسخیر ہو جاتی ہے اس لحاظ سے یہ عمل اعمال کبیر میں سے ہو سکتا ہے۔

اضمار ہمزاد

عزیمت

عزمت علیکم ھفیط ظمش ملوم شمھط سلسحح طمہ مقنہ ھکھف سوہدح کمطم ورطش ھفیط بحق یالطیف سخرلی ھمزادی فی صورتی○

طریقہ عمل :۔ مندرجہ بالا عزیمت اسم لطیف کے اضمار ہیں اور قدیم سے علماء کا یہ اصول ہے کہ اضمار اسماء حروف کی روح ہے اس لئے انہوں نے اضمار کو تسخیر ہمزاد کے لئے تجربات سے موثر پایا اس عمل کو لکھ رہا ہوں یوں تو اس کے بہت سے طریق ہیں مگر میں ایک سادہ سا طریقہ لکھ رہا ہوں۔ بعد ہر نماز کے مندرجہ بالا عزیمت کو ایک سو بار پڑھ لیا کریں اور رات کو باحصار بعد از تہجد پانچ سو بار پڑھ لیا کریں۔ پڑھنے کے دوران نظر اندھیرے کمرہ میں فضا میں مرکوز رکھیں اور حتی الامکان پلک نہ ماریں۔

نہ زیادہ سردی ہو نہ گرمی یکسوئی کے ساتھ پڑھیں۔ دس روز میں عجیب اثرات ظاہر ہوں گے اسی طور پر مسلسل عمل کرنے سے چالیس روز میں بہترین شکل صورت میں ہمزاد حاضر ہوگا اس سے قول و اقرار لے لیں لیکن باقی شرائط جو کتاب میں اول مذکور ہو

چکی ہیں ان کو ملحوظ رکھیں۔ عمل پورا ہونے سے قبل بھی ہمزاد آسکتا ہے مگر اس سے کلام ہرگز نہ کریں۔ انشاء اللہ چالیسویں روز خود بخود کلام کرے گا۔ اس صورت میں جو گفتگو مناسب ہو اس سے کریں اس ہمزاد سے خوف محسوس نہیں ہوتا۔

اضمار کبریٰ

عزیمت

اجب ایھا الملک العظیم السید طھ طھطائیل الرئیس الاکبر و اسرع بحق ھیھیہ بھونٌ بھونْ شکمھل شکمھل سحلو اجب و اھبط و تمثل لی بصورۃ حسنۃ الوحا العجلْ○

بعد از نماز تہجد ایک دیئے میں سرسوں کا تیل ڈال کر قبلہ رخ دیوار میں رکھیں مگر ایسی جگہ اونچا کر کے رکھیں کہ اس کی روشنی تو منہ پر پڑے مگر دیا نظر نہ آئے۔ اس چراغ یا دیئے میں جو تیل ڈالیں اس تیل پر سو بار مندرجہ بالا عزیمت پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ تیل ڈالنے سے قبل دم کر کے رکھیں۔ اب دونوں آنکھیں بند کر کے عمل کا ورد کریں۔ جب چند منٹ گزر جائیں تو بائیں آنکھ کو بند رہنے دیں اور دائیں آنکھ کو کھول کر نظر دائیں نتھنے پر جما دیں اور بلا تعداد عمل پڑھتے رہیں کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے اس طرح دائیں نتھنے پر دیکھتے دیکھتے عمل کو پڑھا کریں۔ چند یوم میں روشنیاں نمودار ہونگی یہی روشنیاں ہمزاد کے وجود کو ترتیب دیں گی چند یوم میں ایک محیط روشنی کا دائرہ نظروں کے سامنے ہو گا مگر آپ نظر کو نتھنے پر ہی مرکوز رکھیں اگر آپ کو اس میں آسانی معلوم نہ ہو تو آپ دونوں آنکھیں کھول کر نظر کو دونوں نتھنوں پر بھی مرکوز کر سکتے ہیں یہ بھی اعلیٰ طریقہ ہے۔ بہرحال مسلسل عمل کرنے سے ایک محیط روشنی کا دائرہ نظر آئے گا اس دائرہ نور میں آپ کو اپنی صورت نظر آنا شروع ہو جائے گی بالکل ایسے ہی جیسے آئینہ میں دیکھنے

سے نظر آتی ہے۔ اس عمل کی مدت کا تعین نہیں کیا جا سکتا کوئی تو چالیس یوم میں کامیاب ہوتا ہے کوئی تین ماہ میں اور کسی کو ایک سال یا تین سال بھی لگ جاتے ہیں۔ بہرحال تین برس آخری مدت ہے۔ عمل کو روزانہ تین گھنٹے ضرور کیا کریں اس طرح جلد کامیابی ہوگی۔

ابتدا میں آپ آدھا گھنٹہ روزانہ عمل کو پڑھا کریں اور کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے اور اگر جھپک جائے تو عمل جاری رکھیں جب آدھا گھنٹہ بغیر پلک جھپکائے دیکھ سکیں اور عمل پڑھ سکیں تو پھر وقت بڑھاتے جائیں جب آپ تین گھنٹے تک روزانہ عمل کر سکیں تو پھر کامیابی بہت قریب ہے۔ آپ عمل کے بعد روزانہ سرمہ آنکھوں میں لگایا کریں اور عرق گلاب کے چھینٹے آنکھوں میں ماریں اور ٹھنڈے پانی کے چھینٹے بھی مارا کریں۔ جماع سے سخت پرہیز ہے اس عمل کو اگر کسی نے مشکل سمجھ کر چھوڑ دیا تو اس جیسا بد قسمت کوئی بھی نہیں ہے۔

کیونکہ یہ عمل ایک ایسا در بے بہا ہے کہ اس میں سوائے گرم اور محرک باہ اشیاء سے پرہیز کے اور کوئی پرہیز نہیں ہے۔ شریعت پر عمل پیرا رہنے کی کوشش کریں۔ یہ عمل یقینی نتائج پیدا کرتا ہے اور عامل ہر حال میں کامیاب ہو جاتا ہے یہ عمل اس لحاظ سے بہت عمدہ ہے کہ دیر سے سہی مگر منزل مقصود پر ضرور پہنچا دیتا ہے۔

دیر آید درست آید

اور بقول سعدی

راہ راست برو گرچہ دو راست
زن فاحشہ مکن گرچہ حور است

آپ اس عمل کو حقیر مت سمجھیں میری نظر میں اس عمل کا ایک خاص مقام ہے اور میں اس کو عمدہ اعمال میں سے سمجھتا ہوں یہ یقینی اثرات والا عمل ہے اس میں اگر کچھ خامی بھی رہ جائے تو عمل کامیاب ہو جاتا ہے اور رجعت کا خوف بھی نہیں ہے کوئی خاص پرہیز اور تنہائی کی بھی اتنی ضرورت نہیں ہے آپ اپنے گھر میں رہتے ہوئے رات کو خالی میں بیٹھ کر عمل کر سکتے ہیں۔ ہر شے کھا پی سکتے ہیں بس گرم اور محرک باہ اشیاء

سے ذرا پرہیز کریں اور اگر کھا بھی لیں تو کوئی خاص نقص پیدا نہ ہوگا۔

طاعت ہمزاد

عبارت عمل

اسالک کشف حجاب الغیب بمافیہ حتی اشاھد الروح الباقی اٰ اٰ اٰ انت یاقیوم یا نور السمٰوٰت والارض و مابینھما و رب العرش العظیم اسالک ان تصلی و تسلم علی سیدنا محمد و ان تکشف لی عن اسرار اسمائک و ان تسخر لی ھمزادی بالطاعۃ و قلبی لک بالعبادۃ و ان ترزقنی انوار ھدایتک و معرفۃ اسرارک حتی اکون بتھجایاھر مایظھر من لطفک بالطیف اللطف یاارحم الراحمین ○

اعمال ہمزاد میں سے مندرجہ بالا عمل بھی بہت عمدہ ہے اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس عزیمت کے مختلف طریق مروج ہیں مگر میں ایک سادہ اور آسان سا قاعدہ تسخیر ہمزاد کے لئے درج کر رہا ہوں۔

اس طریقہ سے نہ صرف ہمزاد تسخیر ہو جاتا ہے بلکہ آدمی مختلف اسرار سے مطلع ہو جاتا ہے اللہ کی عبادت کا شوق و ذوق پیدا ہو جاتا ہے مشکلات دور ہو جاتی ہیں رزق میں فراوانی ہو جاتی ہے اور ہمزاد بھلائی کی طرف جانے میں مدد دیتا ہے۔ سابقہ اوراق میں درج ہدایات کو ملحوظ رکھیں اور آیت الکرسی گیارہ بار اور چاروں قل شریف تین تین بار پڑھ کر حصار کرلیں زمین پر بیٹھ کر عمل پڑھیں ایک سو گیارہ بار عبارت بالا پڑھیں بعد از نماز عشاء انشاء اللہ پہلے دن ہی بند آنکھوں سے مختلف اشیاء انوار وغیرہ ظاہر ہونگے اور ہمزاد بھی نظر آئے گا تصور ہمزاد سے بند آنکھوں کے ساتھ عمل شروع کرنا ہے۔ دوران عمل آنکھوں کو بالکل نہ کھولیں۔ اور آنکھیں بند کرکے ایک سو گیارہ دانوں کی تسبیح پر عمل پڑھا کریں جگہ وقت اور لباس اور جلالی جمالی پرہیز کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں

۔ مسلسل گیارہ روز تک عمل پڑھیں انشاء اللہ گیارھویں دن ہمزاد مسخر ہو جائے گا۔

عمل سبع مثانی

نوامیس فاتح

ایتھا الارواح الروحانیۃ ذوات الذوات النورانیۃ المشعشعۃ بالمنن الروحانیۃ والنوامیس الربانیۃ الدائمۃ فی الطائف تصریف الحروف و دقائق معارفھا المکونۃ الموکلۃ بتسخیر القلوب و الھمزاد و الارواح الروحانیۃ الاعداد ... اسرارھا المعز و ... اجیبوا ایھا الارواح العظام و الملائکۃ الکرام جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل توکلوا بخدمۃ من دعاکم و کونوا عونا لی و اتصال الاجابۃ ... اذنانی اصبا ... شدائی الھمو ... دی و اقضوا ... بحق اللہ الفتاح الرزاق الحلیم الوھاب العلی العظیم الالآء ... ھمص حمعسق اجب ایتھا الملک الاحضر بارک اللہ فیک و علیک ...

... فاتحہ کا جلیل القدر عمل ہے اس عمل سے ایک فرشتہ جس کا نام "احضر" ... اور اس سے اس کی حاجت پوچھتا ہے پھر ہمزاد کو اس کی تسخیر میں دیکر ... ہو جاتا ہے۔

... اعمال میں سے عمل ہے بخور اس عمل کا عود جاوی و مصطگی عنبر خام ہے اور پرہیز ... اور شریعت پر کاربند رہے۔ اول رات کو اول و آخر درود شریف ۱۱-۱۱ ... ایک ہزار بار سورۃ فاتحہ پڑھے۔ پھر ایک سو تیئس (۱۲۳) بار مندرجہ بالا عمل ... یہ سب کام کرتے وقت نظر کھلی فضاء میں اندھیرے کے اندر مرکوز رکھے۔ اور ... انیس دن کا عمل ہے شرائط اعمال بجالائے اور خلوت پسند بنے سونا بہت کم

کردے اور مقوی دماغ چیزیں کھائے۔ آخری روز ایک فرشتہ ظاہر ہوگا جو ہمزاد آپ کے قبضے میں دے گا۔

عمل آیات لطف

اس عمل میں بھی بہت اثرات ہیں اس عمل کے کرنے سے ہمزاد تسخیر ہونے کے علاوہ رجوع خلائق بہت ہوتی ہے اور غم و سختی دور ہوجاتی ہے۔ یہ بہت سہل عمل ہے شرائط عمل کو بجالا کر عامل ایک ایسے کمرہ میں جائیں جو عمل کے لئے مخصوص ہو ہر طرف سفیدی ہوئی ہو اور کمرہ صاف ستھرا ہو کوئی سامان اس میں نہ ہو اور نہ شور و غل ہو۔ کمرہ کی مشرق مغرب شمال جنوب کی چاروں سمتوں کی دیواروں پر چار قد آدم آئینے نصب کریں اور چھت کے ساتھ لالٹین لٹکائیں۔ ایک بڑا حصار کھینچیں کہ لالٹین کا حصہ بھی حصار میں ہو اور آپ ہر آئینہ میں جب چاہیں اسی حصار میں کھڑے ہوکر اپنا عکس دیکھ سکیں۔ اب رات کو اندھیرے میں لالٹین جلا کر حصار کرلیں اور مشرقی آئینہ میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ایکسو انتیس (۱۲۹) بار مندرجہ ذیل آیت پڑھیں اس دوران پلک نہ ماریں یا بہت کم جھپکیں عکس کی پتلی میں دیکھتے ہوئے عمل پڑھیں۔

لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار و ھو اللطیف الخبیرہ (انعام)

جب ایک سو انتیس بار پڑھ چکیں تو پھر اسم لطیف ۱۲۹ بار پڑھیں۔ اس کے بعد اپنا منہ شمال کی طرف کرلیں اور اس آئینہ میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ایکسو انتیس بار مندرجہ ذیل آیت پڑھیں اور بعد میں اتنی ہی دفعہ اسم لطیف

ان ربی لطیف لما یشاء انہ ھو العلیم الحکیم ○ (یوسف)

اور پھر مغرب کی طرف منہ کرکے ایک سو انتیس بار مندرجہ ذیل آیت اور اتنی ہی بار اسم لطیف پڑھیں

اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء و ھو القوی العزیز ○ (شوریٰ)

اس کے بعد جنوب کی طرف منہ کرے اور جنوبی آئینہ میں عکس دیکھتے ہوئے مندرجہ ذیل

آیت اور اسم لطیف ایک سو انتیس بار پڑھیں۔

الا یعلم من خلق و ھو اللطیف الخبیر ○ (الملک)

اگر جلد اثرات مطلوب ہوں تو دو وقت کریں ایک تو بعد از نماز مغرب یا عشاء اور دوسرا بعد از نماز تہجد یا فجر انشاء اللہ چند روز میں عجیب و غریب صورتیں آئینہ میں نظر آئیں گی بعض دفعہ اپنی صورت ہی بہت بھیانک ہوجایا کرے گی۔

یا پھر کئی دفعہ آئینہ سے صورت بالکل غائب ہو جائے گی اور بعض دفعہ سائے لہراتے ہوئے ارد گرد حصار کے محسوس ہوتے ہیں اور دماغ سن ہو جاتا ہے وحشت دل میں بیٹھ جاتی ہے۔ غرضیکہ طرح طرح کے احوال وارد ہوتے ہیں مگر گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں یہ سب عارضی ہوتے ہیں۔ اس عمل کو کھڑے ہوکر کرنا ہے اور حتی الامکان جسم کو حرکت نہ دیں سوائے سمت تبدیل کرنے کے اور پاؤں کو زمین سے ملائے رکھیں یا اگر لکڑی کے تختہ پر کھڑے ہوکر کریں تو بہت اچھا ہے۔ یہ عمل موسم معتدل میں ٹھیک رہتا ہے اکیس روز کا عمل ہے اثرات اول تین دنوں میں ظاہر ہونا شروع ہوجائیں گے۔ اس عمل کے لئے حصار بھی مخصوص ہے۔ چار کونوں والا حصار اس میں کھینچا جاتا ہے اور گیرو پسے ہوئے پر سورۃ یٰسین کی یہ آیت ایک ہزار بار پڑھ کر محفوظ رکھیں۔ گیرو ایک سیر سے کم نہ ہو۔

آیت۔ **و جعلنا من بین ایدیھم سداً من خلفھم سدا فاغشینٰھم فھم لا یبصرون** ○

طریقہ یہ ہے کہ ایک چار کونوں والا حصار بنائیں جس طرح نقشہ میں ہے اور دو لکیروں کے درمیان گیرو کو چھڑکتے جائیں کوئی جگہ خالی نہ بچے ہر جگہ گیرو گرا ہوا ہو روزانہ حصار بنایا کریں۔ باہر نکلنے کے لئے گیرو کو سمیٹ لیں۔ اور محفوظ رکھیں جو بعد عمل دریا میں پھینک دیں۔

(نقش اگلے صفحہ پر)

نقش عمل مجرب

عزمت علیکم یا معشر الجن والانس والارواح

البو ولید شمھورش	البوالحسن زوبعہ ابیض
البو نوح میمون سیاف السحابی	عامل اپنا نام مع والدہ لکھے

حصار عمل آیات

گیرو مشرق

گیرو جنوب	عامل	گیرو شمال

گیرو مغرب

جلالی ھمزاد

یہ ھمزاد سرعت سے حاضر ہوتا ہے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے ۔ اس لئے کسی تجربہ کار عامل کو ہی یہ عمل کرنا چاہیئے یہ سورۃ فاتحہ کے سواقط حروف کا عمل ہے سواقط فاتحہ یہ ہیں (ف ج ش ث ز خ ظ)

یہ کل سات حروف ہیں اور سات روز کا ہی عمل ہے ۔ عبارت عمل یہ ہے

ابھا الاضمار الحروف کیطم و رطش ھفیط ھلیج سلک بھلوہ علسطین بھفاعل مھعط مھفط سعدہواہ طلطم مھیط ھجیج ھھحل والعذا حضر و نی ھمزادی بحق اسماء الحسنی یا فتاح یا جبار یا شکور یا ثابت یا زکی یا خبیر یا ظاہر○

اس عمل سے تسخیر کردہ ھمزاد اعمال شر میں بہت مدد دیتا ہے اور ہر طرح کی تکلیف و اذیت دیتا ہے جنگ کے دوران ایسا ہمزاد بہت عمدہ ہے اب انفرادی طور پر عمل کو مفصل لکھ رہا ہوں نجور وغیرہ کا سابقہ اوراق میں تذکرہ ہو چکا ہے شرائط عمل کو ملحوظ رکھیں۔

اعمال کے سات روز کا مفصل بیان کر رہا ہوں ۔ عمل نوچندے اتوار کو شروع کریں

اتوار :۔ رات کو بعد از عشاء عبارت مندرجہ بالا کو اپنے نام کے حروف کی تعداد کے مطابق پڑھیں مثلاً بابر سلطان میں کل نو حروف ہیں تو نو بار پڑھی جائے گی ۔ زبانی یاد کر لیں ۔ پھر اتوار کے روز مندرجہ ذیل وفق اول ساعت شمس میں لکھیں اور بازو پر باندھ لیں پھر رات کو بعد عشاء جب عزیمت مندرجہ بالا نو بار یا حروف کی تعداد کے مطابق پڑھ کر اسی وفق کو ۷ بار لکھیں کاغذ قلم نیا ہو رخ مشرق کی طرف ہو ۔ پھر اپنے نام کے حروف کے اعداد ابجد کے مطابق مثلاً بابر سلطان کے (۳۵۵) اعداد ہیں ۔ مندرجہ ذیل اسماء پڑھیں۔

(کیطم ورطش ھفیط)

اور اس کے بعد نقش ھمزاد ایک سو بار لکھیں نقش ھمزاد اور وفق جو سترہ مرتبہ لکھا ہے صبح آٹے میں گولیاں بنا کر یا ویسے ہی آگ میں جلا دیں ۔ اگر لکھتے وقت سرخ موتی منہ میں رکھیں تو بہتر ہے۔

وفق جو سترہ مرتبہ لکھنا ہے یہ ہے۔

ف ج ش ث خ ز ظ
ظ ش ف خ ث ج ز
ج ز ظ ش ف خ ث
خ ث ج ز ظ ش ف ـــــ حروف خاو
ش ف خ ث ج ز ظ
ز ظ ش ف خ ث ج
ث ج ز ظ ش ف خ

اور نقش ہمزاد جو ایک سو بار لکھنا ہے اور روزانہ لکھنا ہے وہ یہ ہے

نقش ہمزاد

6	ھ	IIII	#	م	III	✡
IIII	#	م	III	✡	6	ھ
م	III	✡	6	ھ	IIII	#
✡	6	ھ	IIII	#	م	III
ھ	IIII	#	م	III	✡	6
#	م	III	✡	6	ھ	IIII
III	✡	6	ھ	IIII	#	م

اتوار ـــ ۔۔ ۔۔ سلگا کر عمل کرنا ہے اور آگ پر نظر رکھیں۔ کوئلے نہ ہوں بلکہ آگ ہو بڑی ۔۔ والا ۔۔ یا ہو جس میں سرسوں کا تیل ڈالا گیا ہو۔

سوم وار

رات کو بعد از عشاء وہی پہلے والی عزیمت اپنے ۔۔ کے حروف ۔۔ کے مطابق پڑھیں

اور بعد میں مندرجہ ذیل وفق تین بار لکھیں۔ اور پھر نام کے اعداد کے مطابق مندرجہ ذیل کلمات ادا کریں۔

مھلیج سلک بھلوہ

آنکھیں بند کرکے تصور ہمزاد کے ساتھ پڑھیں اور ایک طشت میں پانی بھر کر روبرو رکھیں اور چند لمحوں کے بعد آنکھیں کھول کر پانی میں اپنا چہرہ دیکھ لیا کریں اور اس عمل کے بعد سو بار پھر نقش ہمزاد دیکھے۔

وہ وفق مبارک جو تین بار آج کے روز لکھا جائے گا یہ ہے ان کو پانی میں بہا دیں۔

ج ز ظ ش ف خ ث
خ ث ج ز ظ ش ف
ش ف خ ث ج ز ظ
ز ظ ش ف خ ث ج ـــــ حروف بہ جیم
ث ج ز ظ ش ف خ
ف خ ث ج ز ظ ش
ظ ش ف خ ث ج ز

منگل

تیسرے روز بھی رات والی عزیمت پڑھیں اور مندرجہ ذیل وفق کو اکیس بار لکھیں اور مندرجہ ذیل الفاظ طلسم کو نام کے اعداد کے موافق پڑھیں

علسطین ھھفاعل مھعط

اور نقش ھمراد سو بار لکھیں دوسرے دن ان سب حروف کو زمین میں دفن کر دیں۔

وفق المبارک　　　حرف (ش) شین

ش	ث	خ	ف	ج	ز	ظ
ز	ظ	ش	ث	خ	ف	ج
ف	ج	ز	ظ	ش	ث	خ
ث	خ	ف	ج	ز	ظ	ش
ظ	ش	ث	خ	ف	ج	ز
ج	ز	ظ	ش	ث	خ	ف
خ	ف	ج	ز	ظ	ش	ث

حروف شش مشین

بدھ

عزیمت مذکورہ تعداد حروف اسم خود کے مطابق اور پھر وفق مندرجہ ذیل صرف ثاء کا تیئس (۲۳) بار پڑھیں اور مندرجہ ذیل طلسم کو اپنے نام کے اعداد کے موافق پڑھیں۔

(ھمفط)

اور ایک سو بار نقش ھمراد لکھے۔ پانی کا طشت پاس رکھیں اور شکل دیکھتے رہیں۔ بعد میں دوسری صبح نقوش کٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ جیسا کہ حرف جیم کا کیا تھا۔
وفق اس روز کا یہ ہے۔

وفق المبارک　　　حرف ثا

ث	ج	ز	ظ	ش	ف	خ
ش	ف	خ	ث	ج	ز	ظ
ظ	ش	ف	خ	ث	ج	ز
ج	ز	ظ	ش	ف	خ	ث
خ	ث	ج	ز	ظ	ش	ف
ش	ف	خ	ث	ج	ز	ظ
ظ	ش	ز	ف	خ	ث	ج

جمعرات

عزیمت پڑھ کر نام کے اعداد کے موافق مندرجہ ذیل طلسم پڑھیں۔

(دالحیز)

اور اس سے پہلے مندرجہ ذیل وفق ستائیس (۲۷) بار لکھیں پھر نقش ھمراد سو بار لکھیں اس دوران ابلتا ہوا پانی پاس رکھیں۔ خواہ ہیٹر سے گرم کریں یا لکڑیاں جلا کر اور پھر دوسرے دن ان تعویذات کو ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دیں اور جب کافی دیر گزر جائے سیاہی اتر جائے تو پانی دریا میں ڈال دیں۔
وفق یہ ہے

ظ	ش	خ	ف	ج	ث	ز
ث	ز	ظ	ش	خ	ف	ج
ف	ج	ث	ز	ظ	ش	خ
ش	خ	ف	ج	ث	ز	ظ
ز	ظ	ش	خ	ف	ج	ث

ج ش ز ظ ش خ ف
خ ف ج ش ز ظ ش

جمعتہ المبارک

آج رات عزیمت پڑھ کر اور مندرجہ ذیل وفق لکھ کر پھر یہ طلسماتی حروف پڑھیں جو کہ اپنے نام کے اعداد کے موافق پڑھنے ہیں۔

(ھجع ھصیحل)

اور بعد میں سو بار نقش ہمزاد لکھیں۔ ٹھنڈی مٹی پر بیٹھ کر لکھیں جیسا کہ حرف شین میں کیا تھا اور صبح نقوش کو ٹھنڈی مٹی میں دریا وغیرہ کے کنارے دفن کر دیں۔

وفق المبارک حرف خاء

خ ش ج ز ظ ش ف
ش ف خ ش ج ز ظ
ز ظ ش ف خ ش ج
ت ج ز ظ ش ف خ
ف خ ش ج ز ظ ش
ظ ش ف خ ش ج ز
ج ز ظ ش ف خ ش

ہفتہ

آج بھی عزیمت پڑھ کر مندرجہ ذیل وفق لکھیں اور پھر مندرجہ ذیل طلسماتی کلمات

نام کے اعداد کے موافق پڑھیں۔

سعدبواہ طلظم ممیط

اور پانی کا طشت روبرو رکھے وقتاً "فوقتاً" اپنا چہرہ دیکھتے رہیں پھر نقش ہمزاد سو بار لکھیں اور ان سب نقوش کو صبح دریا میں پھینک آئیں وفق المبارک سات بار لکھنا ہے۔

وفق المبارک حرف زا

ز ظ ش ف خ ش ج
ش ج ز ظ ش ف خ
ف خ ش ج ز ظ ش
ظ ش ف خ ش ج ز
ج ز ظ ش ف خ ش
خ ش ج ز ظ ش ف
ش ف خ ش ج ز ظ

جب آخری روز نقوش دریا میں ڈالنے جائیں گے تو سخت آندھی اور طوفان آ جائے گا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہو گا۔

آپ ریت کی مٹھیاں بھر لیں اور عزیمت اول کو مسلسل پڑھتے رہیں جب طوفان بہت تیز ہو جائے تو اس ریت کو فضا میں پھینک دیں۔ اس سے ریت کا طوفان کھڑا ہو جائے گا عامل عمل پڑھتا رہے اور ہرگز نہ گھبرائے آخر یکدم سکوت ہو جائے گا اور ایسے میں عامل کو اپنی پشت سے کڑک دار آواز آئے گی ہرگز نہ ڈرے بس یہی ہمزاد ہے اس کے روبرو قول و اقرار کر لیں اگر روزانہ مشاہدات ہوں اور خوف محسوس ہو تو گھبرائیں نہیں۔

عمل ظل

الم تر الی ربک کیف مد الظل و لو شاء لجعلہ ساکنا ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلاً ۝ ثم قبضنہ الینا قبضاً یسیرا ۝

الفرقان (۴۴-۴۵)

اس آیت میں ہمزاد پر اشارہ ہے۔ بہر حال اشارہ ہو یا نہ ہو اس آیت کے عمل سے ہمزاد تسخیر ہو جاتا ہے۔ اسی آیت کا ایک عمل ہم آگے بیان کریں گے جو ہمارے حضرت نے ارشاد فرمایا تھا فی الحال ایک عمل یہ آپ پڑھیں اور صاحب استعداد کو عمل پیرا ہونے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی عمل کا طریقہ بہت سادہ ہے شرائط عمل کو ملحوظ رکھ کر نوچندی جمعرات کو الگ تھلگ مکان میں اپنی پشت پر ایک چراغ جلائیں جس میں گلاب کی خوشبو ڈالی ہوئی ہو چراغ کو مناسب جگہ رکھ کر سایہ درست کر لیں سایہ کی گردن پر نظر جما کر مندرجہ بالا آیت کو تین ہزار ایکسو پچیس بار پڑھیں عمل چالیس روز کا ہے اکتالسویں دن بھی یہ پڑھیں انشاء اللہ آخری روز ہمزاد تسخیر ہو گا۔

اس عمل میں ایک بات بہت قابل غور ہے اور وہ ہے تعداد پڑھائی اگر ایک دانہ کم یا زیادہ ہو گیا تو عمل ساقط ہو جائے گا۔

اور دوبارہ شروع کرنا پڑے گا اس کیلئے ایسے انتظامات کریں کہ ایک بار نہ کم ہو نہ زیادہ۔

دوسری شرط جو بہت ضروری ہے وہ تنہائی ہے۔

اگر یہی عمل آپ سورج کی دھوپ میں کھڑے ہو کر تنہا جگہ پر کریں تو بہتر ہے۔

یہ حیرت انگیز عمل ہے اور اس میں عمل کی قوت بھی شامل ہے۔ اور مسمریزم یا قوت مقناطیسی سے بھی اثرات دوگنے ہو جاتے ہیں۔

تسخیر ہمزاد

یاقوم ھمزادی باذن اللہ تعالی احضرو احضرو احضرو۔

نوچندی جمرات کو بعد از نماز عشاء اس عمل کو کرنا ہے۔ ایک مکان تنہا اور پاک و صاف ہو اور اسے خوشبو جلا کر معطر کر لیں پھر پشت پر ایک چراغ جلائیں جس میں خالص سرسوں کا تیل ہو اور اس تیل میں گلاب کی خوشبو شامل ہو۔

غسل و وضو کر کے سایہ کو درست کریں اور اپنے متوازی کر کے کھڑے ہو کر مندرجہ بالا عمل کو دو ہزار ایکسو بار پڑھیں۔

اور دن کو شام کے وقت ظہر کے بعد تین چار بجے الگ کسی ویران مقام پر پر کھڑے ہو کر سایہ پر نظر جما کر بلا تعداد بغیر پلک جھپکائے یہ عمل پڑھتے رہیں پلک جھپکنے لگے تو آسمان پر نظر کر لیا کریں۔ دن رات ہمزاد کا تصور رکھا کریں اور دن والا عمل آدھا گھنٹہ کیا کریں اکیس یوم کا عمل ہے۔

اس میں ایک خاص بات ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے ورنہ عمل پورا نہیں ہوتا عامل ان دنوں سونا ترک کر دے یا بہت کم سوئے بلکہ ہمزاد کے عمل سے قبل ہی یہ مشق کر لے اور جس روز عمل ہمزاد شروع کریں اس روز عامل کی نیند کا وقفہ چوبیس گھنٹوں میں سے صرف چار گھنٹے ہو جو عمل کے ایام پورے ہونے تک دو گھنٹے تک پہنچ

جائے بلکہ اگر اس سے بھی کم ہو تو بہتر ہے یہ ایک خاص راز ہے اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ بندہ سہ ضربی ذکر کریں یا ہمزاد بائیں طرف یا ہمزاد دل پر ضرب کریں اس طرح دس بیس منٹ تک ذکر کیا کریں بہتر وقت بعد از نماز عصر ہے اور ہمہ وقت ہمزاد کو یاد رکھیں۔

عمل خاص تسخیر ہمزاد

فسبحن الذی بیدہ ملکوت کل شی و الیہ ترجعون ٥

یہ عمل معظم بھی ہمارے محترم قبلہ حضرت عبدالرحمن سرہندی نقشبدی مجددی کا ہے اور آپ نے اس احقر کو دو خصوصی اعمال ہمزاد عطا فرمائے ہیں۔ ویسے تو بے شمار اعمال عطا کیے مگر دو اعمال ایسے عطا کیے جو اپنی مثال آپ ہیں۔ ایک عمل تو اسم لطیف کا ہے جس کے لیے حضرت سے حلفاً وعدہ لیا ہے کہ کسی کو نہ بتاوں جبکہ دوسرے عمل کے لیے حلفاً وعدہ نہیں ہے اور یہ بھی انہی اثرات کا حامل ہے جن کا دوسرا عمل ہے۔
آپ حضرات کی خاطر فقیر کے سینے کا راز طشت از بام کر رہا ہوں جو حضرات کامیاب ہوں فقیر کے لیے دعا کریں۔

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکال لیں۔ اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ جمع کریں جو مجموعہ حاصل ہو اس مجموعہ کے مطابق پڑھیں۔ اس ہمزاد کا کام عامل کو اطلاعات دینا ہے خواہ ماضی پوچھ لیں یا مستقبل یا پھر حال کے متعلق کچھ بھی پوچھ لیں دس روز کے اندر اندر اثرات جاری ہو جاتے ہیں اور مختلف خبریں کئی انداز سے معلوم ہوتی ہیں۔

مسلسل اس عمل کو چالیس یوم تک پڑھیں۔ انشاء اللہ ہمزاد مطیع ہو گا بہتر ہے کہ شرائط عمل کو ملحوظ رکھیں۔
مثلاً بابر سلطان کے اعداد ۳۵۵ ہیں تو اس میں ۷۸۶ جمع کیے مجموعہ ۱۱۴۱ اتنی بار آیت مذکورہ بالا پڑھیں۔

عمل ہمزاد برائے اہل ھنود

گنش بھینٹ راوَن ھم ذات درین ان اشاب
پردے حار حلدر ددموھو درپ شاب

یہ عمل سنسکرت زبان کا ہے اور بہت کم لوگ اس عمل سے واقف ہیں قدیم اعمال ہمزاد کے لیے وضع کیے ان میں سے ہے ایسا حیرت انگیز ہے کہ اس سے ہمزاد کا تابع ہونا یقینی ہے۔
طریقہ یہ ہے کہ عامل برت رکھے اور الگ تھلگ جنگل میں رہے۔ یا پھر ویران جگہ عمل کے لیے چلا جائے اور صبح بیدار ہوتے ہی علی الصبح کسی سرسبز درخت پر نظر جمائیں اور اس کی چوٹی پر دیکھتے ہوئے اس عمل کو پڑھنا شروع کریں اور پلک نہ جھپکیں تصور ہو کہ میرا ہمزاد اس درخت کی چوٹی پر حاضر ہو گا اس عمل کو روزانہ پڑھتا رہے۔
نیند پر قابو پائے اور بھوک کو مارے بہت جلد اندازاً ساتویں دن ایک سایہ درخت پر لہراتا ہوا نظر آئے گا نویں دن یہ سایہ روبرو حاضر ہو گا۔
عمل کو علی الصبح شروع کر کے سورج نکلنے تک پڑھا کرئے۔ جب یہ سایہ درخت سے اتر کر ادھر ادھر دوڑنا شروع کر دے تو آپ اب آئینہ کا عمل بھی شروع کر دیں یعنی

صبح تو درخت پر کریں اور رات کو آئینہ روبرو رکھیں اور اس میں اپنا عکس دیکھے آئینہ نظر سے زرا بلند رکھے۔ اور عبارت عمل پڑھیں اکسویں دن جب آپ صبح درخت والد عمل پڑھ رہے ہوں گے تو ہمزاد کا سایہ مکمل شکل وصورت بن کر سامنے ہوگا اور ہمکلام ہوگا۔

عمل فراعنہ مصر

هَرَاقِشُ هَمُوَالِشُ هَمْهُودا اَهَانَا

اَهُرمُوتَ دَهَرِسُوتَ دهادَونَ دهَانَ

اَهلِيُنِيَا شَمَاحَرِيُمَا مِيحِرِيُمَا كَلَامَنَا

یہ عمل بہت مشکل سے دستیاب ہوا ہے یہ ان نوادرات میں سے ہے جنہیں حارون الرشید نے اہرام مصر کی کھدائی کے بعد حاصل کیا کھدائی کے بعد جب ماموں نے ایک دارالترجمہ ترتیب دیا تو اس میں ان مخلوطات کا ترجمہ بھی کروایا جو حارون الرشید نے اہرام مصر سے نکلوائے تھے انہی میں سے المجریطی نے غائیت الحکیم رتبۃ الحکیم کتابیں لکھیں جن میں سے ایک کتاب درالاہرام بھی لکھی جس میں سے اہرام مصر سے برامد کردہ اعمال کا ترجمہ کیا ہے انہی اعمال میں سے اس عمل کی حضرت مسلمہ

عبدالرحمن المجریطیؒ نے اس عمل کو بہت تعریف کے ساتھ لکھا ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ فراعنہ مصر ہمزاد کی قوت کو مطیع کر کے حکمران بنتے تھے اور ہر حکمران اپنے نائب کو ہمزاد تابع کرواتا تھا اور اس کو اپنا نائب بنالیتا تھا آپ نے مستند روایات سے لکھا ہے کہ یہ لوگ عموماً اسی عمل سے ہمزاد تابع کرتے تھے ہمزاد کے اعمال اعلی اعمال تسخیر میں سے ہیں بہرحال ہم اس عمل کو مفصل بیان کرتے ہیں تاکہ اصحاب اس سے مستفید ہوسکیں اول اس عمل کے لیے الگ کسی غار میں رہائش رکھے اور بالکل تنہا بیٹھا کرے اول اپنے خیالات کو صاف کرنے کی کوشش کرے یعنی خاموش ہوکر بیٹھ جائیں اور اپنے خیالات پر نظر رکھے کہ آرھے ہیں جو جو خیالات آئیں ان سے بے تعلق ہوتے رہیں حتی کہ کئی دن کی کوشش سے ایسا ہوگا کہ خیالات کی یلغار کم ہو جائے گی حتی کہ آپ ذہن کو بہت دیر تک یکسو رکھ سکیں گے اس مقصد کے لیے آپ سابقہ اوراق میں درج عمل حوائی کرسکتے ہیں۔

نادر عمل ہمزاد

مندرجہ ذیل عمل بہت مجرب ہے مگر بعض اصحاب کو اسکا طریقہ کار درست معلوم نہیں ہے کیونکہ وہ اسے سات روز کا عمل سمجھتے ہیں جبکہ اس عمل میں سات سات روز کے سات چلے کرنا ہوتے ہیں۔ یعنی پچاس دن کا عمل ہے۔

کیونکہ آخری روز ایک دفعہ اضافی پڑھنا ہوتا ہے جس سے ہمزاد تابع ہو جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو باپرہیز جلالی وجمالی اس عمل کو شروع کریں۔ بند کمرہ میں بعد از نماز عشاء وضو تازہ کر کے پشت پر تیل سرسوں یا چنبیلی ڈال کر چراغ جلائیں اور

سایہ کو دیکھتے ہوئے ایک ہزار بار اول و آخر درود شریف پڑھ کر اس عمل کو پڑھیں انشاء اللہ اول سات روز میں ہی اثرات شروع ہو جائیں گے۔

اسی طرح اگر چاہے تو اس عمل کو مسلسل جاری رکھیں اور اگر مسلسل جاری نہیں رکھ سکتا تو ہر نوچندی جمعرات سے شروع کر کے سات روز کر لیا کریں اس طرح سات بار عمل کریں۔

حسب استعداد کوئی تیسری بار کوئی چوتھی بار کامیاب ہو جائے گا عمل کے اول و آخر یہ درود شریف پڑھیں۔

الھم صل علیٰ سیدنا محمد بعدد تجلیات اسماء ک الحسنیٰ ٥

اور عبارت عمل میں مندرجہ ذیل ہے۔

بسم اللہ بسم اللہ بسم اللہ

لاالہ کا کوٹ، الااللہ کی کھائی، پاک محمد کی دھائی

جبرائیلا جبر کر، میکائیلا اثر کر، اسرافیلا مہر کر

عزرائیلا پکڑ ہمزاد حاضر کر بسم اللہ بسم اللہ بسم اللہ

نوٹ:۔ پڑھائی آہستہ آہستہ کریں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ آخری تین بسم اللہ کو شروع کے تین بسم اللہ سے الگ رکھے۔

تعداد کا بہت خیال رکھیں نہ کم ہو نہ زیادہ ہو۔

عمل ہمسایہ

یہ عمل ایک عجیب و غریب ٹوٹکہ ہی لگتا ہے مگر تجربات و مشاہدات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ عمل عجیب ہے کیونکہ بعض اصحاب کو یہ عمل شروع کروایا جن پر اول دس روز میں ہی اثرات شروع ہو گئے یہ الگ بات ہے کہ وہ حضرات اس عمل کو پورے چالیس روز نہ پڑھ سکے دراصل قوت ارادی مضبوط درکار ہے۔

یہ عمل بھی نوادرات میں سے ہے ہمارے دوست جناب شاہد سلیمی کا مجرب ہے۔ اور انہوں نے اس عمل کو قدیم روحانی دنیا کے رسالہ سے اخذ کیا تھا جو کہ پاکستان بننے سے بہت پہلے طبع ہوا تھا۔

اس طرح اس عمل کی صحت میں کوئی شک نہیں ہے طریقہ یہ ہے ایک صاف پانی والا آئینہ لے لیں جو کم از کم دو فٹ لمبا ہو اس آئینہ میں اپنی شہ رگ پر نظر جما لیں اور آدھا گھنٹہ عمل پڑھیں پڑھنے کے لیے جو عمل ہے وہ بلا تعداد ہے اور صرف ایک ہی لفظ ہے۔

"یاہمسایہ"

انشاء اللہ اول دس یوم میں ہی اثرات ظاہر ہونگے اور چالیس یوم تک اس عمل کو پورا کریں۔

عروج ماہ کے کسی بھی دن میں عمل شروع کیا جاسکتا ہے بعد از نماز عشاء شروع کریں۔

عمل سفلی

مندرجہ ذیل عمل سفلی ہے اور اس سے شیطانی قوت حرکت میں آکر نسمہ جلال یا نسمہ کثیف کو حرکت میں لاتی ہے اور اسی نسمہ جلال یا سود کثیف کا وجود ہمزاد

کہلاتا ہے۔ایسے شیطانی اعمال سے مسلمان بھائیوں کو اجتناب کرنا چاہئیے۔

البتہ اہل ھنود اور جن کا مذہب سے کوئی واسطہ نہ ہو وہ اسے کر سکتے ہیں اس عمل سے جو ہمزاد تسخیر ہوتا ہے وہ بھی شیطانی کام کرنے سے خوش ہوتا ہے اور اچھائی کے کام بہت کم کرتا ہے۔

یہ عمل ہمارے دوست جناب شاہد الیاس سلیمی صاحب نے روحانی دنیا قدیم جس میں پاکستان بننے سے قبل کسی صاحب نے لکھا تھا نقل کیا ہے۔

اور افادہ عام کے لیے انہوں نے رسالہ مجھے بھی دکھایا جس میں یہ عمل درج تھا۔ ہم آپکی سہولت کے لیے اس عمل کو درج کر رہے ہیں۔

عروج ماہ میں مکان میں رات بارہ بجے کے بعد سایہ کی گردن پر نظر جما کر یہ تصور کرتے ہوئے کہ سایہ مجسم ہو کر ہمکلام ہوگا روزانہ ایک بار مندرجہ ذیل عمل پڑھے چالیس روز کا عمل ہے۔

اس عمل میں کوئی خاص پرہیز وغیرہ نہیں ہے لیکن اگر کم کھانا سونا بولنا اختیار کریں تو بہتر ہے۔

عبارت عمل یہ ہے۔

کو ہیت رحمن حاضر ہو شیطان تجھے حضرت علی کی آن میری شکل بن کر جلد حاضر ہو۔

طلسم ہمزاد

عزمت علیکم یا اصحاب الجن و الانس یا اصحاب الجو د والسباح اھد ماساماھو مابر ھو ماھیا اشر اھیا احض و یا قوم ھمزاد الروح بحق ربنا و رب املائکۃ و الروح

برحمتک یاارحم الرحمین ٥

مندرجہ ذیل عمل سے قرانی قوت حرکت میں آکر ہمزاد کی صورت میں ظاہر ہو جاتی ہے طریقہ کار بہت سادہ ہے اور یہ عمل بسم اللہ سے متلق ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعداد سات سو چھیاسی ہیں اس عمل کو سات سو چھیاسی بار پڑھنا ہے اور بسم اللہ کے حروف کی تعداد انیس ہے اس لیے انیس یوم پڑھنا ہے۔

طریقہ کار یہ ہے کہ نوچندی پیر کو عمل شروع کریں اس سے قبل ترک حیوانات جلالی وجمالی کریں مقررہ جگہ پر ایک طویل حصار کر لیں۔

اور ایک چراغ پشت پر جلائیں اس طور جلائیں کہ سایہ موزوں رہے اور چراغ حصار کے اندر رہو عمل کھڑے ہو کر پڑھنا ہے۔

عمل رات کو گیارہ بجے شروع کریں اندازاً ساڑھے تین بجے ختم ہوگا۔

قوت ارادی بہت مضبوط ہونا شرط ہے تھکاوٹ بہت ہوگی کیونکہ قریباً چار گھنٹے مسلسل کھڑے ہونا پڑے گا دماغ چکرائے گا ٹانگیں دکھنے لگ جائیں گی انشاء اللہ چند یوم میں حیرت انگیز اثرات ظاہر ہونا شروع ہوں گے۔

حالات جیسے بھی ہوں عامل کو چاہیے کہ خوف نہ کھائے ورنہ رجعت کا اندیشہ ہے آخری روز ایک روشنی ظاہر ہوگی جس میں عامل کو قبیح یا حسین صورت نظر آئے گی بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس روشنی میں عامل اپنے عکس کو دیکھتا ہے اور بعضیہ اسے وہی صورت نظر آتی ہے جو اسوقت اسکی اپنی ہوتی ہے بس یہی ہمزاد ہے اس سے

عہد کرلیں۔

عمل طلسمی ثانی

اس عمل کے لیے دو باتیں بہت ضروری ہیں اول ان دنوں بالکل تنہا رہے اور کسی سے ملاقات نہ کرے نہ ہی بات چیت کرے۔ دوئم شہوت سے پرہیز اور سخت نفرت رکھے۔ پھر جو کچھ ہم حدایت اس کتاب میں لکھ چکے ہیں ان پر پابندی سے عمل پیرا ہوکر اپنا حصار کریں اور نوچندی جمعرات کو عمل شروع کریں عمل شروع کرنے سے قبل سات دن تک روزے رکھے اور بہت کم سحری کھائے اور افطار میں غذا قلیل رکھے۔ آٹھویں یوم پر سکون الگ تھلگ مکان میں بند ہو جائیں مگر پاک صاف ہو اور بخورات وغیرہ سلگائیں اگر عمل کے مکان کا بھی حصار کرلیں تو بہتر ہے جسکا طریقہ ہم درج کر چکے ہیں۔

عمل کے لیے سیاہ رنگ کا لباس سلوالیں۔ رات کو بعد از عشاء یہ لباس پہن کر کمرہ کے دروازے وغیرہ سب اس طرح بند کرلیں کہ اس میں روشنی داخل نہ ہونے پائے۔

اور قعدہ کی صورت میں بیٹھ کر مندرجہ ذیل کلمات طلسم ایک ہزار ایکسو گیارہ بار پڑھے عمل کے بعد اسی مکان کے صحن میں لیٹ جائے یا اگر سردی ہو تو وئس لیٹ جائے لیکن بہتر ہے کہ کسی دوسری جگہ لیٹے آخری روز چند لوگ ظاہر ہونگے جنہوں نے سیاہ لباس پہن رکھا ہوگا ان میں سے ایک عامل سے ہم کلام ہوگا بس یہی ہمزاد ہے اس سے شرائط طے کرلیں مدت عمل گیارہ روز ہے۔

کلمات طلسماتی

يَاهَمزَادًا هَمُوَاقًا يَاهَمزَادًا هَمهُوقًا
يَاهَمزَادًا نَعَتهُوقًا يَاهَمزَادًا هَقَهُوقًا
يَاهَمزَادًا هَمُقُوقًا يَاهَمزَادًا قَعمُوقًا
يَاهَمزَادًا قَمهُوقًا يَاسَرِيعًا سَرِيعًا سَرِيعًا

اگر دوران عمل صرف شیرہ اور بادام کھائیں تو بہتر ہے۔
روزانہ روزہ رکھا کریں معدہ کو نرم رکھیں۔

دعوت ہمزاد

اَهَانًا وَهُودًا اَهُيًا هَمَادًا هَمزَادًا
تخمیثًا رَحیقًا وَحیدًا اَشرَاهِبًا هُوَاقًا
هَیمثًا دُودًا لَیمحًا کَیمَحًا کُورَشًا
وَازشًا رِیمَهگًا جَهَامًا وَجیمًا هَابُونًا

طریقہ اس دعوت کا یہ ہے کہ رات کو اپنے بستر پر بیٹھ کر اس عمل کو فقط دو ہزار بار پڑھے اور پڑھتے ہوئے آنکھیں بند رکھے اور تصور ہمزاد کا ہو کہ ابھی حاضر ہوگا۔ جگہ الگ تھلگ ہو اور جلالی جمالی پرہیز رکھے بخور وغیرہ جلانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی پرہیز ساعات وغیرہ کا لحاظ رکھنا ہے البتہ رات کو بارہ بجے کے بعد عمل شروع کریں ہمزاد پر اس قدر مرکوز ہو کہ تصور ذہن سے غائب نہ ہونے پائے۔ اندھیرے میں بیٹھ کر یہ عمل کریں۔

حصار وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں ہے البتہ کانوں میں روئی لے لیں اور عمل کے وقت سانس آہستہ آہستہ اوپر چڑھائیں جتنی دیر لگے اتنا ہی اچھا ہے اور عمل کے الفاظ آہستہ آہستہ دہرائیں عبارت عمل آہستہ آہستہ پڑھتے رہیں اور سانس کو اوپر چڑھاتے جائیں ادھر عبارت عمل ختم ہو ادھر سانس پورا پھیپھڑوں میں جمع ہو چکا ہو پھر سانس بند کرکے عمل پڑھتا رہے جب مزید روکنا محال ہو تو آہستہ آہستہ سانس خارج کرتے جائیں اور عمل پڑھتے رہیں اتنی آہستگی سے سانس نکالیں کہ اگر روئی یعنی ناک کے پاس پڑی ہو تو حرکت نہ کرے بند آنکھوں کے سامنے جو اندھیرا نظر آتا ہے اس میں نظر رکھے اسی طرح سانس کو ملحوظ رکھ کر عمل دو ہزار بار پڑھے نو دن کے اندر ہی اندر نور داخل ہونا شروع ہو جائے گا کہیں ۲۱ روز کے اندر ہمزاد مطیع ہو جائے گا بہت مجرب طلسماتی عمل ہے۔

عمل قوت اجرام فلکی

اقسمبت علیکم یاروقیائیل الملک الموکل بفلک الشمس بحق اللہ الذی لاالہ الا ھو کل شی ھالک الاوجہ لہ الحکم والیہ ترجعون○

اقسمت علیک یاروقیائیل بحضور المذھب اجب یا مذھب بحق المک الغالب علیک امرہ یاروقیائیل وبحق یاہ یاہ الا ما احببت و اسرعت و فعلت ما امرتک بہ اقسمت علیک یاجبرائیل بحضور الابیض اجب یاابیض بحق الملک الغالب علیک یاجبرائیل و بحق سام الاما احببت و اسرعت فعلت ما امرتک بہ اقسمت علیک یا سمسائیل الملک الموکل بفلک المریخ بحق من امرہ بین الکاف و النون انما امرہ اذاارادشیئاً ان یقول لہٗ کن فیکون اجب یا سمسائیل بحضور الملک الاحمر اجب یااحمر بحق الملک الغالب علیک امرہ سمسائیل و بحق دملیخ الا ما احببت و اسرعت وفعلت ما امرتک بہ اقسمت علیک یا میکائیل الملک الموکل بفلک عطارد و بحق من لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار و ھو اللطیف الخبیر

()

الستار اجب یا میکائیل بحضور برقان بحضور الملک الغالب علیک امرہ یا میکائیل بحق اھیاً اشراھیاً الا ما احببت

واسرعت و عجلت و فعلت ما امرتک بہ اقسمت علیک یا
صرفیائیل الملک الموکل بفلک المشتری بحق اللہ
نورالسموات والارض اجب یا صرفیائیل دردمیش الاما
احببت و عجلت اسرعت و فعلت ما امرتک بہ اقسمت علیک یا
عینائیل و لملک الموکل بفلک الزھرہ بحق من یعلم ماتحمل
کل انثی و ماتغیض الارحام تزداو احببت یا عینائیل و بحق
سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح الا ما احببت وفعلت ما
اصرتک بہ اقسمت علیک یا صفیانیل الملک الموکل بفلک
المقاتل بحق من یعلم السِرّ واخفی اجب یاکسفیائیل بحضور
میمون ابانوخ یامیمون بحق الملک الغالب علیک امرہ
کسفیائیل و بحق ازلی ازلی ادراک ادراک ارزیال ارزیال
اقسمت علیکم یا ملائکۃ رب العلمین بحق بسم اللہ الرحمن
الرحیم الاما احبتم بحق من قال السموت والارض آئتیا طوعاً
اوکرھاً قالتا اتینا طائعین بحق الحق الحقیق الملک الوشق
مخرج الانسان من کل ضیق و بحرمہ محمد صل اللہ علیہ
وسلم وصاحبہ الصدیق الا ما سخرتم لی ھذہ الارضیہ
یکونولی عوناً فی طوعی ممتثلین امری بحق اھیا اھیا آقرش
یکموش عکش کشلخ و بحق الفرد الصمد الذی لم یلد ولم یو
لد ولم یکن لہ کفواً احد الاما اسرعتم احببتم ولم یبق منکم

احد العل الساعۃ بارک اللہ فیکم
و علیکم اجیواً و افعلوا ما امرتکم
بہ بحق ما اقسمت بہ علیکم و انہ
لقسم لو تعلمون○

قوت فلکیہ دراصل ہمارے نظام شمسی میں مختلف تاثرات جمع ہیں ہر سیارہ مخصوص قسم کی روشنیوں کا منبع ہے اور یہ روشنیاں بنی نوع انسان پر بھی اپنے مخصوص اثرات مرتب کرتی ہیں جو انسان کی روح حیوانی پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں اور یہی روشنیاں ادرا کی صورت میں جسم انسانی نوانچ دور تک یا دو فٹ دور تک محیط نظر آتی ہیں۔ ان افلاک پر مختلف موکلات حاکم ہیں جو ان افلاک کے امور کو سرانجام دیتے ہیں اور اپنی موکلات کی سفلی جہت زمین پر ہے جو ان سیارگان کے اثرات کو زمین پر وصول کر کے انسانوں تک منتشر کرتے ہیں۔ اگر بندہ ان روشنیوں کو جو بندہ کے اعیان پر براہ راست سیارگان کی اثر انداز ہو رہی ہیں۔ ان کو صیقل کر کے اور مخصوص وظائف کے ذریعے ان ملائکہ اور اعوان یعنی سفلی جہت کو اس کام پر معمور کر دیا جائے تو وہ ہمزاد کی صورت میں افلاک سے متعلقہ روشنیوں کو بندہ کا مطیع بنا دیتے ہیں۔

عمل سورۃ رحمٰن

یمعشر الجن والانس ان استطعتم

ان تنفذو من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا ط لاتنفذون الابسلطن○

یہ عمل حضرت عبدالرحمٰن سرہندی مدظلہ العالی نے راقم تعلیم فرمایا تھا جو اپنے اثرات میں بے بدل ہے۔طریقہ کار یہ ہے کہ عامل ایک بڑا شیشہ روبرو رکھے اور ایک پیالہ میں پانی بھر کر پاس رکھیں۔آئینہ میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے سورۃ رحمان پڑھیں (زبانی یاد ہونی چاہئے) جب پڑھتے ہوئے مندرجہ بالا آیت پر پہنچیں تو اس آیت کو ایک سو ایک بار پڑھیں پھر سورۃ کو مکمل اس آیت کے آگے پڑھیں۔

جب عمل ختم کرلیں تو پانی پر دم کر کے اپنے اوپر چھینٹے ماریں اور باقی پانی پی لیں یا دیوار پر پھینک دیں۔عمل با حصار اور شرائط عمل کو ملحوظ رکھ کر کریں۔کمرہ تنہا ہو چند یوم میں آثار عمل ظاہر ہونگے جو ہر کسی پر اس کی استعداد کے مطابق ہوتے ہیں۔اس طرح عمل کو اکیس یوم تک متواتر بلا ناغہ جاری رکھیں۔اکیسویں روز ہمزاد روبرو ہوگا اور قول و اقرار کرے گا۔یہ عمل نوادرات میں سے ہے اور حضرت عبدالرحمٰن سرہندی زوطنہ العالی نقشبندیہ سلسلہ کے ایک جلیل القدر بزرگ ہیں اور حضرت خواجہ مجدد الف ثانی کی اولاد میں سے ہیں۔انشاءاللہ انہی کے فرمودات میں سے چند اور عمل بھی جو ہمزاد سے ہیں ہم اسی کتاب میں بیان کریں گے۔

عمل ہمزاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا سمیع یا بصیر الھم سحرلی

ھمزاد بحق سمسائیل و سخرلی

ھمزاد بحق رفتمائیل و سخرلی

ھمزاد بحق لومائیل احضروا

احضرو ھذا الوقت واحضرو امن

الوقت الحاجات بحق حضرت

سلیمان بن داؤد علیہ السلام بحق

یا بدوح○

طریقہ اس کا یہ ہے کہ شرائط اعمال کا پابند ہو کر نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء تازہ غسل یا وضو کریں اور پھر تنہا اور پاکیزہ مکان میں جسے بخورات سے معطر کیا گیا ہو قبلہ رخ بیٹھ کر اور اپنی پشت پر چراغ جلائے جس میں خالص سرسوں کا تیل ہو۔اور سایہ کی گردن پر نظر جما کر عمل کو سوا گھنٹہ تک مسلسل پڑھیں تعداد کا لحاظ ہرگز نہ رکھیں محویت میں عمل کو پڑھتے رہیں۔نویں روز سایہ گم ہو جائے گا اور کبھی دائیں کبھی بائیں مختلف اشکال یا سائے یا روشنیاں نظر آئیں گی۔کبھی پیچھے سے کوئی آواز دے گا عمل چالیس یوم کا ہے جس روز عمل ختم کرنے کے بعد ہمزاد مخاطب کرے تو اس سے وعدہ وعید کرلیں۔اور ہمزاد کو آزاد کردیں روزانہ بطور مداومت عمل کو ایک بار پڑھتے

رہنا بہت ضروری ہے اور جب ہمزاد حاضر کرنا منظور ہو تو تین بار عمل پڑھ کر تین بار تالی بجائے انشاء اللہ بہت کامیاب عمل ہے۔ جب ذہن صاف ہو جائے تو اب کسی چیز کو خواہ بلور ہو یا کوئی چمکدار چیز اپنے سامنے رکھیں نظروں سے ذرا بلند اور چار فٹ کے فاصلے سے اس چیز کو دیکھتے رہیں۔ فرعون اس کے لئے ہیرا رکھتے تھے۔ جب نظر جما کر پلک جھپکائے بغیر اسے دیکھتے رہیں اور ذہن کو خیالات سے خالی کر دیں تو آنکھیں اوپر کی طرف مخمور کرنا شروع کر دیں گی جب آنکھیں ہمیشہ خمار آلود رہنے لگیں تو اس وقت خاموش بیٹھ کر مندرجہ بالا عمل طلسماتی کرنا شروع کریں اور استغراق طاری کرتے جائیں حتی کہ گم سم ہو کر زبان ہلائے بغیر کلمات پڑھتا رہے۔

یہ عمل اس وقت تک کریں جب تک کہ آپ عین مستغرق نہ ہو جائیں۔

جب اکثر ایسا ہونے لگے کہ آپ عمل پڑھتے گم ہو جایا کریں تو اس وقت ایسا کریں کہ اندھیرے میں نظر جما کر آنکھیں کھول کر عمل پڑھتا رہے۔ گیارہویں دن ایک عظیم نور ظاہر ہوگا۔ اسے مرآتی قوت کہتے ہیں۔ یہ قوت بہت عظیم طلسماتی ہے۔ بس اس میں عامل خود کو دیکھے گا اور خود سے ہمکلام ہوگا۔ اس عمل کے لئے اندھیرا اور تنہائی کی شرط ہے۔ نیند پر قابو پانے اور کھانے سے پرہیز کریں۔ بہت کم ملین اشیاء کھائے۔ گفتگو کسی سے نہ کریں۔ جب اندھیرے میں نظر جما کر پڑھنا ہے تو اس وقت بلند آواز سے عمل پڑھنا ہے۔ اندازاً ایک گھنٹہ سے تین گھنٹہ تک ضرور پڑھا کریں۔ یہ عمل اندازاً چالیس روز میں بندہ پورا کر لیتا ہے۔ یعنی اول دس روز تک تو خیالات کا محاسبہ کریں اور دوسرے دس روز تک نظر جما کر مشق کریں تیسرے نو دن تک انشاء اللہ آنکھیں بند کر کے استغراق حاصل ہو جائے گا اور گیارہ روز تک آنکھیں کھول کر پڑھنا ہے جس سے ہمزاد کی روشنی ظاہر ہوگی۔ جس میں عامل خود کو دیکھے گا۔

عمل ھندی

[illegible] آ تتا جاوے پکڑ لیا وے

[illegible] (اپنا نام لے) آوے

[illegible] لکھا ہوا ہے اپنا نام لے وہاں اپنا [illegible] کے سامنے کھڑے ہو [illegible] اور جس طرف منہ ہو اس طرف سایہ نہ [illegible] اور سایہ میرے سامنے ہے اسی پر میں نے نظر [illegible] عمل پڑھتے رہیں۔ چند یوم کے بعد جہاں آپ نے نظر [illegible] ہے۔ وہاں ہیولا سا روشنی کا نظر آنا شروع کر جائے گا۔ اس ہیولا پر توجہ نہ [illegible] سامنے خالی جگہ پر نظر جمائے رکھیں عمل کو روزانہ ایک ہزار بار پڑھنا ہے۔

چند روز کے بعد ایک ہیولا مستقل سامنے رہنا شروع ہو جائے گا کبھی غائب اور کبھی حاضر پھر قلابازیاں کھانا شروع کر دے گا عمل کے لئے حصار ضروری نہیں ہے۔ گیارہویں دن انشاء اللہ اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے بلکہ بعض کی تسخیر میں گیارہویں روز ہی ہمزاد آ جاتا ہے۔ اگر نہ آئے تو کم از کم اکیس روز اور زیادہ سے زیادہ چالیس یوم میں ہمزاد ضرور تسخیر ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو کرنے والے حضرات دماغی طور پر مضبوط ہوں اور شہوت سے سخت پرہیز ہے۔ اس عمل میں شاندار بات یہ ہے کہ اسے مسلمان بھی کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی مشرکانہ کلمات نہیں ہیں۔

دعوت قرشیہ

قریشیاً قریشیاً و جلاً و ملاً دیوثاً

تثویاً شھویاً شمویاً شموتکیاً ازرطاً
عنطاً غلطیاً طوطاً طوطیاً طوطنقیاً
طوطو طیاً اھیاً اشراھیاً قدمھیاً
ھلمھیاً ھلا مھیاً ھلموھیاً ھرجونا.

اس دعا کو دعائے قرشیہ کہتے ہیں یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی دعاؤں میں سے ایک ہے اور اپنی تاثیر میں منفرد ہے۔ان دعاؤں کے بے شمار خواص ہیں جن میں کچھ تو حضرت غوث گوالیاری نے اپنی تصنیف لطیف جواہر خمسہ میں درج کئے ہیں اور کچھ مندرجہ ذیل کتب میں دیکھ سکتے ہیں۔

عوارف الحروف: بن عربی معانی الاعوات: علامہ سعد اندسی۔رویائے صادقہ: علامہ حجر عسقلانی۔نور الانوار فخر الدین اصیہانی

ان کے علاوہ دیگر کتب میں بھی اس دعا کے متعلق کچھ نہ کچھ موجود ہے اس کی دعوت میں عجیب وغریب اسرار پنہاں ہیں۔ہمزاد کو تسخیر کرنے کی اس میں بہت عجیب تاثیر ہے۔اول اس کا نصاب ادا کرنا پڑتا ہے۔اس کے بعد تاثیر جاری ہو جاتی ہے۔اس دعا کے عمل میں کوئی پرہیز نہیں ہے اور نہ ہی کوئی خاص ہدایات ہیں اس کے اعمال میں سابقہ اوراق میں درج ہدایات پر عمل کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہیں۔دن یا رات کی کوئی قید نہیں ہے اور تعداد پڑھائی بہت معمولی ہے۔اس قدر معمولی ہے کہ ہمزاد کے لئے تو اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور شاندار مزے کی بات یہ ہے کہ تیس دن کے اندر اندر اپنی تاثیر ظاہر کر دیتا ہے ایسا شاندار اور شاہکار عمل شائد ہی کبھی دیکھنے میں آیا ہو۔غرضیکہ اس میں کوئی خاص پرہیز وغیرہ نہیں۔صرف غسل اور وضو کی شرط ہے

اور پڑھائی کے وقت الگ تھلگ جگہ پر بیٹھ کر کرنا ہے۔

عمل خالص

اس عمل کو ایک دوست جناب محمد نعیم وارثی جو میرے پیر بھائی بھی ہیں۔انہوں نے کیا اول نوروز میں اثرات کا مشاہدہ کیا ہے۔ویسے تو اس عمل کو نوروز کا بھی بتایا جاتا ہے۔مگر میرے خیال میں یہ عمل ستائیس دن کا ہے اور نو نو دن کے تین چلے کرنا پڑتے ہیں۔یہ عمل عروج ماہ کے پہلے بدھ یا جمعرات کے دن شروع کریں۔

عمل کے لئے ایک جست.کا چراغ بنوائیں۔اس کے پیندے اور اندر کی جانب عمل کے الفاظ لکھیں۔چراغ میں تلوں کا خالص تیل ڈالیں۔عمل کے آٹھویں دن الائچی سپاری سے تیار کردہ پان پاس رکھا کریں اگر نویں دن ہمزاد حاضر ہو تو اسے پان دے دیں ورنہ خود کھا لیں اس طرح نو نو دن کے تین عمل کریں۔پان شرائط طے کرنے کے بعد دیں۔حصار کی عبارت کو گیارہ بار پڑھ کر فولادی چاقو پر دم کر کے حصار کریں۔عبارت حصار یہ ہے۔

لا الہ کا کوٹ بحر کی کواڑی جو
کوئی اس کیل نبد سے دعویٰ
کرے دھائی اس کو محمد رسول
اللہ کی یا محمدؐ یا محمدؐ یا
محمدؐ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا

غوث یا غوث یا غوث .

اور عمل کی عبارت یہ ہے۔ اور یہی چراغ پر بھی کندہ کروانی ہے۔

یا خالص یا مخلص یا اخلاص

اور عمل پڑھنے کی تعداد اپنے نام کے اعداد کے مطابق ہے۔ اپنے نام معہ والدہ کے اعداد نکال کر اسی تعداد کے مطابق عمل کو پڑھنا ہے۔ سایہ پر نظر جما کر عمل پڑھیں پشت پر جست کا چراغ روشن ہو۔

عمل چھل کاف برائے تسخیر ھمزاد

کَفَاکَ رَبُّکَ یَا ختنائیلُ کَم یَکفِکَ وَکفِة یَا زولائیلُ

کفکافُھاککمِین یَا جبرائیلُ کانَ مِن کَلکَ یَا کنکائیلُ

تکرکرًا یَا میکائیلُ کَگرالکر یَا نعمائیلُ

فی کبدی تحکی مشکشکةِ یَا سرکائیلُ کلکلک اللّٰہُ بِکلکَ یَا ھمزائیلُ

کفاک مَابِی کفاک الکاف کرتبہٗ یَا عزرائیل یا کوکبا کان تجلی بَارائیلُ

کوکب الفلکِ یَا مھکائیلُ

یہ عمل جلالی ہے۔ چہل کاف وہ شعر ہے جو عالم سکر س حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان حق نما سے نکلے اللہ تعالیٰ نے ان اشعار میں غضب کی تاثیر رکھی ہے۔ بہت سے عامل حضرات نے اس پر عمل کر کے تعرفات حاصل کئے اور اس شعر سے متعلقہ موکلات کو تسخیر کیا ہے۔ اس شعر میں حیرت انگیز اثر ہے۔ اسی شعر کے موکلات عامل حضرا.ت نے استخراج کر کے لکھے ہیں۔ اگر ان موکلات کے ساتھ شامل کر کے اس شعر کا عمل کیا جا۔ ۂ تو ہمزاد تابع فرمان ہو جاتا ہے۔

[illegible] عمل اعظم اعمال ہمزاد میں سے ہے اور سخت ترین اعمال میں شامل [illegible] دوران عمل [illegible] جاری [illegible] جاری رہے۔ ہر وقت باوضو رہیں۔ جب وضو ساقط ہو [illegible] اور [illegible] کریں۔ دوران چلہ جو کی روٹی نمک سے کھایا کریں۔ دال ہر قسم اور [illegible] جو مرچ سے نہ کاٹی گئی ہو کھا سکتے ہیں۔ احرام باندھ کر عمل کرنا ہے۔ اکل حلال صدق مقال اور غیبت و فحش گوئی سے اجتناب کریں۔ اس دوران لوگوں سے الگ رہیں۔ شریعت پر عمل پیرا رہیں۔ طریقہ عمل یہ ہے کہ بعد از نماز عشاء جب لوگ سو جائیں تو اپنے سایہ پر نظر جما کر اکتالیس بار چہل کاف با موکل پڑھیں۔

چراغ میں سرسوں کا تیل جس میں خوشبو گلاب ڈالی ہو جلد لیں۔ سایہ کی گردن پر نظر جما کر عمل پڑھیں۔ اس میں حصار کرنا ہے۔ جس کا طریقہ ہم ہدایت میں اسی کتاب کے اندر بیان کر چکے ہیں۔ حصار آیت الکرسی کا کریں۔ اکتالیس یوم تک عمل کریں۔ اکتالیسویں دن نو موکلات بصورت تجلی ظاہر ہونگے۔ یعنی برف چمکتی ہوئی نظر آئے گی۔ جس سے عامل کی آنکھیں چندھیا جائیں گی۔ اس تجلی میں عامل کو بعض صورتیں نظر آئیں گی وہ اس سے ہمکلام ہونگی۔ اور پوچھیں گی کہ ہمیں کیوں بلایا ہے عامل کہے کہ میرا ہمزاد تابع کر دیں۔

وہ صورتیں قبول کریں گی اور اس نور میں سے ایک شعلہ عامل کے سینے میں داخل ہوگا جس کی لذت سے عامل مدہوش ہو جائے گا اس لذت کا اثر تا عمر رہے گا۔ بس جب عامل کچھ سنبھلے گا تو ہمزاد کو روبرو پائے گا۔ یہ ہمزاد بغیر شرائط کے عامل کے قبضہ میں آ جاتا ہے اور جو کام ہمزاد نہ کر سکے تو عامل اس عمل کو اکتالیس بار حسب طریقہ پڑھے وہی نور غیب سے ظاہر ہوگا اور ہمزاد کو نئی طاقت سے نواز کر غائب ہو جائے گا۔ اس طاقت کی بدولت ہمزاد وہ مشکل کام بھی سرانجام دے گا جو وہ [illegible] سکتا تھا۔

عمل ظل ثانی

الم تر الی ربک تا قبضنٰه الینا
قبضا یسیراًo (فرقان ۴۴.۴۵)

اس آیت کو سابقہ عمل ظل میں بیان کر چکے ہیں۔

مندرجہ ذیل عمل قبلہ محترم عبدالرحمٰن سرہندی مدظلہ کا ہے اور آپ نے یہ عمل میرے شاگرد جناب سرفراز احمد زاہد کو تعلیم فرمایا تھا۔

طریقہ یہ ہے کہ چاند کی سات تا اکیس تاریخ تک یہ عمل ہوگا۔ایسے دنوں میں عمل شروع کریں جن میں موسم کے ابر آلود ہونے کا خدشہ نہ ہو اور موسم سردیوں کا نہ ہو۔رات کو چاند کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو جائیں ایسے وقت کھڑے ہوں جب سایہ اصل قد کے برابر ہو اب پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ کر کھڑے ہو جائیں اور چودہ سو بار مذکورہ آیات پڑھیں۔نظر سایہ کی رگ گردن پر رہے حتی الامکان پلک نہ جھپکے۔تعداد کا خاص خیال رکھیں۔اگر پاؤں تھک جائے' تبدیل کر لیں یعنی ایک کی بجائے دوسرا پاؤں دوسرے پر رکھ لیں۔یہ تو رات کا عمل اب دن میں ایک وقت مقرر کر کے ایک قد آدم آئینہ میں اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے بلا تعداد عمل پڑھیں۔آدھا گھنٹہ یا گھنٹہ تک پڑھتے رہیں اپنے جسم کے ایک ایک عضو کو ذہن میں جذب کر لیں اور تصور قائم کریں۔پلک نہ جھپکیں یا بہت کم جھپکیں جتنا زیادہ کریں اتنا ہی اچھا ہے۔دن کو اس آئینہ میں دیکھ کر اور رات کو چاند میں سایہ دیکھ کر پڑھا کریں اگر کسی روز اچانک بادل ہو جائیں اور سایہ نظر نہ آئے تو عمل باطل ہو جائے گا از سر نو عمل شروع کرنا پڑے گا۔عمل کل چودہ یوم کا ہے۔انشاء اللہ چودھویں روز ہمزاد مطیع ہو جائے گا۔ان چودہ دنوں میں سخت ریاضت کریں بہتر ہے کہ دنیاوی کام چھوڑ دیں اور

جلالی جمالی پرہیز کریں۔ذہن کو خالی کر کے اپنے جسم کے تصور میں گم کر دیں اور دوسرے خیالات سے مکمل پرہیز کریں۔ مندرجہ بالا دعوت قرشیہ کو صرف چالیس بار پڑھا جاتا ہے۔دس بار پڑھ کر مشرق کی طرف پھونک دیں اور دس بار پڑھ کر مغرب کی طرف دم کریں پھر دس بار پڑھ کر شمال کی طرف پھونکیں اور دس بار عمل پڑھ کر جنوب کی طرف پھونک دیں۔درست اعراب کے ساتھ اس عمل کر پڑھیں اگر عمل کرنے سے قبل اجازت لے لیں تو درست ہے بہتر ہے اجازت کسی بھی کامل شخص سے لے لیں تاکہ وہ توجہ رکھے اور عمل کامیاب ہو اعراب کو درست کروا لیں یا مجھ سے بذریعہ خط تصحیح کروا لیں۔پڑھتے وقت جگہ الگ ہو اور دوسرا کوئی اس کمرہ میں نہ ہو۔دن رات میں کسی بھی وقت اس عمل کو کیا جا سکتا ہے۔انشاء اللہ تیسرے دن حیرت انگیز اثرات ظاہر ہوں گے۔جن کی عظمت دیکھ کر عامل کانپ جائے گا۔یہ عمل جلالی ہے پھر بھی اس میں پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔البتہ نقصان سے حفاظت کے لئے اجازت شرط ہے۔ایسے عمل شاید ہی کسی اور تصنیف میں لکھے گئے ہوں یہ ایک خاص راز تھا جسے ظاہر کر دیا گیا ہے نہ اس میں سایہ دیکھنا ہے نہ ہی جلالی جمالی پرہیز ہے نہ آئینہ ہے نہ ویرانہ ہے۔نہ ہی کوئی عملوں والی سختی یا ریاضت ہے۔دن رات میں ہر چار سمت میں ہر دس بار پڑھ کر پھونکیں۔وضو اور غسل شرط ہے اجازت شرط ہے۔درستی اعراب شرط ہے۔ان تین شرائط کے علاوہ کوئی شرائط نہیں ہیں۔تیسرے دن اثرات خواب اور بیداری میں شروع ہو جائیں گے اپنے ملنے جلنے والوں پر توجہ رکھیں گیارہ دن کے اندر اندر ہمزاد تسخیر ہو جائے گا یا زیادہ سے زیادہ بائیس روز میں اور پڑھائی کے دوران نظر کو اپنے سینے کے وسط میں مرکوز کر رکھیں۔

چند یوم میں سینے کے وسط میں پھڑ پھڑاہٹ اور اضطراب سا محسوس ہوگا اور سانس کی آمد و شد میں کچھ تبدیلی محسوس ہوگی طبیعت سرور اور انبساط کو اپنی توجہ اور کوشش سے ہمہ وقت اپنے اوپر طاری رکھنے کی کوشش کریں اور عمل کے وقت تو اس کو

اپنے اوپر مسلط کرلیں۔ روزانہ غسل اور وضو تازہ کر کے اور دو رکعت نفل ادا کر کے عمل شروع کیا کریں۔ عمل پاکیزہ مصلی پر بیٹھ کر کریں۔ بہت باادب بیٹھے اوراس طرح بیٹھے جیسے محبت کا مارا اپنا راز چھپا رہا ہے مگر راز اشکار ہوتا جارہا ہے۔ امید ہے کہ جب چند یوم میں جیسے ہم بارہ یوم تک کہہ سکتے ہیں یہ نسبت اور طبیعت صاف ہوتی جائے گی ان خوابوں کا اعتبار نہ کریں یہ نورانی حجابات ہیں۔ یہ سلسلہ بھی بارہ یوم تک برقرار رہے گا۔ پھر ایک عجیب بات ظاہر ہوگی کہ عامل کے بہت سے کام خود بخود ہونا شروع ہو جائیں گے عامل جس کام کی نیت کرے گا خود بخود ہو جایا کرے گا۔

اب چوتھی بار تیسرے بارہ دن ختم ہوں گے تو ایک عجائبات کا جہاں سامنے آئے گا جسے باطنی دُنیا کہا جاتا ہے اس میں عامل سے طرح طرح کے لوگ ملیں گے اور عجیب وغریب انسان ملیں گے یہ سب منفی ارواح اور ہمزاد اور کچھ عام ارواح ہونگی۔ سفلی سے میری مراد زمین پر چلنے والی ارواح ہیں۔ اب ان دنوں میں عامل کا روزانہ آنا شروع ہوگا مگر از تالیسویں روز قول واقرار کر کے تسخیر ہوگا اس عمل کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ باطنی ہمزاد کی دنیا اس پر منکشف ہو جاتی ہے اور وہ جب چاہتا ہے جس مرضی ہمزاد سے رابطہ کر کے اس کا راز معلوم کر سکتا ہے۔

دعوت کبیر

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

یـا حیـی حیـن لا حیـی فـی و بموتہ

مـلـکہ و بقالہ یا حیی یا قیوم یا اللّٰہ

یـا رحـمـن یـا رحـیـم یـا مالـک یوم

الـدیـن ایاک نعبد و ایاک نستعین

یـا حیی یـا قیـوم یـا اللّٰہ یا رب اوام

هـوام رهیـن نسـرین برین ابی بیرم

هنسـا اوام انـمـوصـجرانیه ملکیه

الـمـلـکیـه ادایـه ابـمـابـه ٥

داریـیـااشـمـنکـا فـجـرو منکا و

شبـلیـکـی واری اوریـا اقهـو کلا ما

مـلـوکـا اسـمیـس کتـابه مهابته هیه

درنـکـه سـلـکاکه و یلکاکه و اجل

مـرایـا خـرایا همتاتا یاشا یاونشکی

یاد ریوایا دری واناهبا ٥ منیایابکنا

بـلـكتا شمعنيه كهه همه هجمه مته
و تـه كتـه شينيه عنينه ملطه و طحيا
يـا مـطـايا وادى يورى كيدى كيبى
كببيـى فشكيـاتـه بـمطايا ياسرتكا
شـمينـى مـلـوى متامنـا مضـاديوه
اخبينـشه شنک خيک خيک جرا
جـرا كبيـر بـر بـرايـامـر ايـاكـه
اباشـمـكـنـى فـجريا شمهيا وارثيا
شـويـه جـريـا و منكا حزنكا عزنكا
كـمنكا ممنابه ديوار رناشنكا مرينا
عـمنكار كهنكا فبشيمخه و ماطلى
كـانى جونى جرنى حروثاتبوتا نوتا

مـقـدثـا سـرا سـاهيـريا هينه شادى
مـنـادى فـرديـا شـايه هايه ديو اہرايا
طفيكر احوا اكفشياقمطرشا.

مندرجہ بالا عمل نو امیس قدرت میں ہے اور اس ای ا مہ عمل اور عملی ہے۔ اول اس دعوت کبیر کو زبانی منقلا کر لین پھر ہر حرف کے بدلے دس بار پڑھ لیں شرائط جلالی جمالی اور جگہ وقت لباس وغیرہ کا خیال رکھیں۔ جب کہ ہم سابقہ اوراق میں بیان کر چکے ہیں جب ہر حرف کے بدلے دس بار دعوت پڑھ لے گا تو اب عمل کے لئے طبیعت موزوں ہوگئی ہے۔ اب عروج ماہ میں نو چندی جمعرات کو عمل شروع کریں۔ صبح کے وقت جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو سورج کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور دعوت کو اکتالیس بار پڑھیں تصور یہ ہو کہ ہمزاد تسخیر ہو رہا ہے۔ جو صاحب بھی اس عمل کو کریں مجھ سے اجازت لیں یا اپنے مرشد سے اس کے لئے ضروری ہے کہ مرشد اعمال ہمزاد سے واقف ہو الحمدللہ کہ ہم نے کتاب کو باحسن وخوبی تمام کیا اور اس میں وہ اسرار رموز بیان کر دیے ہیں جنہیں قدماء اخفا میں رکھا کرتے تھے۔ یہ کتاب ہمزاد کے اعمال میں ایک ایسا گنجینہ ثابت ہوگی کہ جس کی شہرت اور عزت تا قیامت قائم رہے گی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو کسی اہل کے ہی ہاتھ لگنے دے اور کوئی اہل ہی اس سے استفادہ حاصل کر سکے اور نا اہل استفادہ سے محروم رہے۔

آخر میں ایک اپیل ہے کہ ان ہمزاد کے اعمال وغیرہ میر ا بہت فریب ہے اور یہ فانی زندگی میں کام والی قوتیں ہیں اور یہ زندگی باقی نہیں رہے گی۔ آپ ان اعمال کے بعد ہمزاد سے ایسے کام لیں جوامت مسلمہ کو اور بنی نوع انسان کو فلاح کی طرف لے جائیں۔ بھائیو اس دنیا کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ آپ اللہ کی طرف رجوع

کریں اوراس کتاب میں درج ترتیب کواس کے اعمال پرعمل کرکے حواس کوفعال کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اپنا راستہ آپ کو دکھائے گا اور آپ فوز کبیر حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

عجیب دعوت ہمزاد

یارختیشو یابشمخ یا اھیاً اشراھیاً

یا بشمخ یا رحمیشاً

یہ عجیب وغریب حروف عبرانی زبان کے ہیں اور دعائے بشمخ میں مشائخ کرام سے سند کے ساتھ منقول ہیں۔ ان اسماء الٰہی میں ایک خاص تاثیر پنہاں ہے۔ بس مخصوص طور پر پڑھنا ہے اور الگ تھلگ جگہ ہو اگربتی وغیرہ جلا کر خوشبودار جگہ کر لیں اور کپڑوں میں بھی خوشبو لگائے۔ پرہیز وغیرہ سابقہ عمل کی طرح اسی میں کچھ نہیں ہے۔ اس میں بھی صرف اجازت عامل کامل کی ضرورت ہے اور اعراب کی درستی اور بوقت عمل تنہائی کی ضرورت ہے۔ تعداد کا خاص خیال رکھا جاتا ہے نہ ہی ایک دانہ کم اور نہ ہی ایک دانہ زیادہ رات کو چالیس عدد مغز بادام ثابت دانہ لے کر ہر دانہ پر ایک بار پڑھے اور ایک مٹی کے پاک صاف کوزہ میں صاف مسجد کا پانی بھر کر رکھا ہوا ہو ہر بادام کے مغز پر دس، بار عمل پڑھے اور مغز کو پانی کے کوزہ میں ڈال دیں اسی طرح چالیس باداموں پر عمل پڑھے چند منٹ کا عمل ہے۔ صبح اٹھ کر منہ وغیرہ صاف کر کے ایک ایک کر کے اچھی طرح چبا کر کھائیں ناشتہ نہ کریں۔ دوپہر کو صرف کشمش کھائے اور شام کو کھیر یا سادہ چاول بغیر نمک مرچ کے کھائے ساتھ دودھ پی سکتا ہے۔ تین دن صرف انہی چیزوں پر گزارہ کرنا ہے۔ انشاء اللہ پہلے دن اثرات شروع ہو جائیں گے اور تیسرے دن ایک عجیب قوت ظہور میں آئے گی۔ میں اس کی تفصیل نہیں لکھ سکتا۔